دلچسپ نظموں کا مجموعہ - ۲ر راجہ رسالو - ۱ر پچی کہانیاں - ۴ر

کتب بزبان ہندی

سچی دیویاں - ۱۲ر	ستری یا گوتکیہ سماد - ۸ر	دیر ماتائیں - ۱۲ر
چتوڑ کا ساکھا - ۴ر	سچی استریاں - ۱۲ر	عالم استریاں - ۴ر
ستی پرتاپ - ۱۲ر	راجپوتی کا بولا - ۴ر	پریاپن جنیدا مائیں ۱۲ر
ست کبیر کی ساکھی " ۱۲ر	چتوڑ کی مہارانیاں - ۱ر	شبد ستار لکھا - ۱۲ر

کتب بزبان گورمکھی

ساڈیاں ماواں - ۱۲ر سچیاں دیویاں - ۱ر پنجابی شُو بانسبیا ۱۲ر ۱۲ر

بنگالی زبان کے معرکتہ الآرا ناولوں کے شاندار تراجم

ترجمہ چھن چھن } یعنی ملک الشعرا سر رابندرا ناتھ ٹیگور کے مشہور عام بنگالی ناول چوکھیر بالی کا پُرلطف اردو ترجمہ اس کا ترجمہ قریباً تمام مروجہ زبانوں میں ہو چکا ہے - نہایت ہی دلکش و دیدہ زیب ناول ہے - قیمت ۱۲ر رعایتی صرف ۱۲ر

رسیلی چیتون } مشہور آفاق سلاٹے بہادر بابو بنکم چندر چٹرجی کے رجنی نامی ناول کا اردو ترجمہ ایک اندھی لڑکی کے حالات و خیالات کا نہایت مؤثر خاکہ ۱۲ر رعایتی ۸ر

اتھاہ ساگر } صوبہ بنگال کی لاثانی ناول نویس شریمتی نروپما دیوی جی کے ان پورنا کا مندر نامی بنگالی ناول کا ترجمہ - نہایت رقت آمیز - ۱۲ر رعایتی صرف ۹ر

کپال کنڈلا } زندہ جاوید رائے بہادر بنکم چندر چٹرجی سی آئی ای کے کپال کنڈلا نامی بنگالی ناول کا ترجمہ - طرز بیان نہایت ہی دلکش - ۱۲ر رعایتی ۶ر

بروگن } صوبہ بنگال کے مشہور سحر نگار بابو ابناش چندر داس ایم اے بی ایل کے کماری نامی ناول کا عکس لطیف - قیمت ۱۲ر رعایتی صرف ۱۲ر

اُما } حسرت و درد کی تصویر - دلی جذبات کا پُرکیف ساغر - قابل مصنف نے ایک اخلاق آموز معلم کا فرض ادا کیا ہے - قیمت ۱۲ر رعایتی صرف ۱ر

پتہ:- دیوا چند منیجر راد ہا سوامی کارخانہ راجگڑھ محلہ سادھو سٹریٹ لاہور

شاہی سلسلہ کے بےنظیر ناول

عدم تعاون

یعنی ایک شاہی طالب علم کا طرز عمل ناول کے پیرایہ میں - آج کل ہمارے ملک میں عدم تعاون کے خیالات زوروں پر ہیں ملک کے ہر طبقہ کے آدمی اسکے زیر اثر آگئے ہیں - نن کوآپریشن کیا ہے - اس کا مطلب جن کی سمجھ میں آگیا ہے وہ تو اسکی برکتیں اچھی طرح سمجھ گئے ہیں اور یہ جان گئی ہیں کہ یہ دوبارہ کسقدر مضبوط اور ضروری ہے لیکن جنہوں نے اسکو نہیں سمجھا - وہ اس ناول کے مطالعہ سے بخوبی سمجھ سکتے ہیں - اس کتاب میں ایک طالب علم کی زندگی کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں - جسکے دل میں پہلے پہل عدم تعاون کا جذبہ پیدا ہوا تھا - اور اس نے اپنی قابلیت کے موافق شاندار کامیابی حاصل کرلی تھی - عدم تعاون کیا ہے اور وہ کسطرح بعض دفعات یقینی طور پر کامیابی کی صورت پیدا کرلیتا ہے - قابل مصنف نے اس بحث کو اس کتاب میں کچھ اس انداز سے قلمبند کیا ہے - جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے - قیمت باوجود ان تمام خوبیوں کے صرف عہ/ رعایتی عہ/

شاہی سواجیہ

یہ کتاب بابو شیو برت لال صاحب ورمن کی تازہ ترین تصنیف ہے اس کتاب میں قابل مصنف نے بتایا ہے - کہ سواجیہ کیا ہے اور ہر قوم کیلئے حاصل کرنا کیوں ضروری ہے - اس میں کیسی کیسی برکتیں ہیں سواجیہ انسانی زندگی کی اصلی خیالی اور سچی معراج ہے - اور جس قوم کی دنیا میں اپنی حکومت نہیں ہے - وہ ناحق دھرم کرم اور روحانیت کی ڈینگ مارتی ہے - بغیر سواج کے ان میں سے کسی کا بھی اہتمام نہیں ہو سکتا - اس کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے - کہ اس ہندوستان میں ایک مردہ قوم کے دل میں کسطرح سواجیہ حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی - اور کسطرح اس جذبہ کو حرکت دیکر اس قوم نے اپنے آپ کو زندہ بنایا - اور اب تک بھی کسی حد تک زندہ اور زندہ دلوں کی تعظیم کی مستحق ہے - کتاب نہایت دلچسپ ہے - قیمت صرف عہ/ رعایتی ۱۲/

شاہی جوگی

جس میں مقدس مہاتما بھگوان مہاتما گوتم بدھ کے پوتر اور منوہر چرتر - جو ہندوؤں کے نویں اوتار اور بودھوں کے پچیسویں بدھ تھے قلمبند کیا گیا ہے - ویدانت کا اصلی تتو تصوف و گیان کا خاص جوہر اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے - عہ/

پتہ - دیوانچند مینیجر راوہا سوامی کارخانہ راجگڑھ محلہ سنت نگر ہوسٹل لاہور

بڑھی سُدھار | یعنی فاقی ترقی کے اصُول اور دُنیاوی عرُوج کے حصُول کے گُر۔ نہایت دلچسپ۔ پُرلطف بھگتی گیان۔ ویراگ اور تصوّف کے رموز سے پُر تواریخی واقعات اور چھوٹے چھوٹے دلپسند قصے کہانیاں آج کل کے حالات اور واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت پُراثر پیرایہ میں درج ہیں قیمت صرف ۱۰/

نوجیون سُدھار | یعنی سچا حقیقی اور برہم گیان۔ ادب اور اخلاق تصوف فلسفہ اور رُوحانی تعلیم و تلقین کی لاثانی اور لاجواب کتاب جو گھر بیٹھے ست سنگ کا لطف دیتا ہے۔ اور انسانی زندگی کی اصلاح کرتا ہے۔ قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف ۱۰/

سنت سنجوگ | جلد اول۔ یعنی سنت مت کی سچی اور تازہ ترین تصنیف جس میں طریق فقرا اور سنت مت کے اعلیٰ اصُول اور زبردست پرمانت پر مطول بحث کے سلسلہ میں وسیع النظری کے دلپسند سبق درج ہیں جن کے مطالعہ کرنے سے تمام مذہبی فلسفانہ مسائل کی نہ صرف وضاحت ہو جاتی ہے۔ بلکہ توہمات اور غلط خیال سے نجات مل جاتی ہے۔ قیمت صرف ۶/

سُندر بھائی کی ساکھی | یعنی بھگتی گیان۔ ویراگ وغیرہ کے پُراثر دوہوں کا مجموعہ۔ قیمت کچھ بھی نہیں۔ صرف ۱۲/

اُردو کا نیا بھگت مال | جلد اول بھگت مال ہندو مذہب کی نایاب کتاب دھرم کے خزانہ کا انمول رتن ہے۔ یہ اپنی طرز کی لاثانی کتاب ہے۔ جس کو مہرشی شیوبرت لال جی ورمن ایم اے نے اپنے طور پر لکھی ہے۔ کتاب نہایت ضخیم ہے۔ اور ایسی زبان میں لکھی گئی ہے۔ کہ پڑھنے والے عش عش کر اُٹھیں گے کیا مجال ہے کہ اس کا مطالعہ کر کے ایک شخص بھی بھگتی کی دولت سے محروم رہنے پائے۔ کتاب کیا ہے۔ معجزہ ہے۔ دو تین جلدوں میں یہ کتاب مکمل ہو گی۔ پرانے بھگتوں کے حالات پہلی جلد میں ہیں اور نئے بھگتوں کے حالات مثلاً سوامی رام تیرتھ۔ رام کرشن پرم ہنس اور تلک وغیرہ کے حالات دوسری جلد میں ترتیب دیئے جائیں گے۔ ہر عقیدہ کے آدمیوں کے لئے یکساں مفید ہو گی۔ سنت سماگم کے خریداروں کو اسی سلسلہ میں شائع ہو گی۔ سنت سماگم ۱۲ نمبر کی قیمت پیشگی دیں گے۔ اگر مستقل خریدار نہ بنیں گے۔ تو جلد اول کی قیمت صرف ۳/ میں مل جائیگی۔ باقی جلدیں زیر ترتیب ہیں ۔۔

پتہ:۔ دیوانچند منیجر راداسوامی کا کارخانہ انگر محلہ ساہو سٹریٹ لاہور

ستگورو پورن دھنی کے چرنوں میں پرارتھنا

۱	دھنیہ دھنیہ گورو دیو ۔ گیان پورا دیا	مہما جگ کا دکھ تہ ۔ سو سو اُسے مٹا دیا
۲	سَت چِت آنند روپ ۔ آیا ۔ گیان سے	اُن کی کرپا سو رگیان کا بھیا اُودے
۳	چھوٹا سب بھرم پیچ ۔ دُکھ دارن گیا	بھو کے جال سے بچ گئے ۔ ہوئی ایسی دیا
۴	بھاگ میرا ہے دھنیہ ۔ دھنیہ گورو دیو میرا	دھنیہ گیان اور دھیان ہے دھنیہ نشچل یہ چت
۵	شبد جہاز چڑھائے کر کیا بھو سے پار را	رادھا سوامی مہر سے ۔ چھوٹا سنسار ا

پڑھنے والوں کی سیوا میں بنتی

میں نے اس ضروری اور قابل عزت کتاب پنچدشی کے ذریعہ ویدانت کے سدھانت سمجھانے کی کوشش کی ہے ۔ تاکہ گھر بیٹھے میرے پڑھنے والوں کو وچار اور وویک کے ابھیاس کا موقع ملے اس میں جو بھی نظر آوے وہ قابل معافی ہے ۔ کیونکہ میرا اصلی مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ کسی طرح لوگوں کی رُچی اس طرف ہو ۔ اور اُن کا بھرم دُور ہو جائے ۔ اس کو پڑھکر پھر اگر وہ سنسکرت کی اصلی کتاب پنچدشی کو پڑھینگے تو اور بھی اُن کو زیادہ فائدہ حاصل ہوگا ۔ سو ویدانت امرت بانی کے سلسلہ کی یہ پہلی کتاب ہے جو جو جن اس سلسلہ کو پسند کریں وہ پہلے ہی سے دوسری کتاب کے لئے اپنا نام درج رجسٹر کرالیں تاکہ چھپتے ہی اُن کے پاس بھیجدی جائے اور جن کو منظور نہ ہو وہ بھی مینجر کو اطلاع دیدیا کریں تاکہ کارخانہ کو وی ۔ پی کے انکار کرنے سے نقصان نہ پہنچے یہ کام کسی ذاتی غرض سے نہیں کیا جارہا ہے ۔ اور نہ مالی مفاد مدنظر ہے ۔ کسی طرح یہ مفید کام جاری رہے ۔ صرف اتنا ہی مقصد ہے ۔ اور بس +

شیو

مقام دفتر وگیانی
لاہور

دیوالی کے بعد دوسرا دن
۱۵ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء

نہیں ہوتا۔ تھوڑھا انتہ کرن میں ستّا اور چیتنتا پرتیت ہوتی ہے آنند نہیں پرتیت ہوتا شانتی ورتی میں ستّا چیتنتا اور آنند تینوں پرتیت ہوتے ہیں۔ یہی برہم ہے جو گیان اور یوگ سے جانا جاتا ہے +

اعتراض۔ اگر برہم سچدانند روپ ہے تو مایا کا کیا روپ ہوگا ؟

جواب۔ استّا۔ جڑتا۔ اور دکھ یہ تینوں مایا کے روپ ہیں اسکی استّا خرگوش کی سینگ وغیرہ میں رہتی ہے۔ مایا کی جڑتا لکڑی پتھر وغیرہ میں ہے۔ اور مایا کی دکھ روپتا موڑھ ورتیوں میں پرتیت ہوتی ہے اسطرح مایا سب میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اور شانتی وغیرہ ورتیوں میں برہم کے سہت پرپنچ کی پرتیتی ہوتی ہے

اعتراض۔ پرپنچ سہت برہم کا ذکر آپ کیوں کرتے ہیں ؟

جواب۔ برہم کے دھیان کیواسطے تاکہ جگیاسو پتھر وغیرہ کے نام روپ کو چھوڑکر صرف ستّا مات برہم کا چنتن کرے۔ پتھر اور لکڑی کا دھیان کنشٹ ہے اور وہ صرف تھوڑھ ورتی والوں کیلئے ہے شانت چت کیلئے صرف برہم کا دھیان مناسب ہے۔ منددوالے کا دھیان صرف اس لئے اس سے مخالف ہے، ورتی رہت دھیان گیان اور یوگ سے پیدا ہوتا ہے +

اعتراض۔ برہم ودّیا کس طرح پیدا ہوتی ہے ؟

جواب۔ دھیان کے ایکاگر ہونیسے برہم ودّیا اتپن ہوتی ہے اور وہ سچدانند اکھنڈ اور ایک رس ہے۔ مگر اپادھیوں کی وجہ سے کھنڈ کھنڈ پرتیت ہوتا ہے۔ شانت ورتیوں میں اپادھی کا زور نہیں رہتا تب ابھید پد کی پرتیتی ہونے لگتی ہے +

اعتراض۔ اپادھیوں کا ابھاو کس سادھن سے جلد ممکن ہے ؟

جواب۔ یوگ اور ویویک دونوں اسکے سادھن ہیں دونوں سے ترپتی کا بھرم دور ہوتا ہے اور اس حالت کا نام برہمانند ہے +

اس وشیانند میں برہم آنند کی انترگتا دکھائی گئی ہے۔ وشنو اور شیو بھگوان پرش ہیں جو ان شدھ چت والے پرانی کو جنم مرن کے دکھ سے آزاد کریں! یہ آشیرباد ہے +

ختم ہوا پنچدشی کا پندرھواں برہمانند وشیانند پرکرن جس میں ۳۵ شلوک ہیں اور ہم نے اپنے طور پر دو پرچھید اور آٹھ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے +

پنچدشی سماپت

اُس میں دو طرح کا ہے - مگر انتہ کرن ایک رُوپ ہے اُس میں جو برہم کے اِس ایک انش کا بھان ہونا کیسے لیل ہے؟

جواب - اگر اس مثال سے تمھاری تسلّی نہیں ہوتی تو اور سہی - جل کے اندر آگ کی گرمی داخل ہوتی ہے - مگر پرکاشت نہیں ہوتی - ویسے ہی گھور اور مُوڑھ برتیوں میں برہم کی چیتنتا پرتیت ہوتی ہے - آنند پرتیت نہیں ہوتا - صرف شانت ورتی میں چیتن اور آنند دونوں کی پرتیت ہوتی ہے - جیسے لکڑی میں آگ کی گرمی اور روشنی دونوں پرگٹ ہوتے ہیں ❊

اعتراض - مُوڑھ اور گھور برتیوں میں صرف چیتن اور شانت برتیوں میں چیتن اور آنند دونوں پرگٹ ہوتے ہیں - یہ آپ نے کیسے جانا؟

جواب - یہ کچھ آشرے کا سوبھاؤ ہی ہوتا ہے - جل میں آگ کی گرمی تو آ جاتی ہے پرکاش نہیں آتا - اور لکڑی کا سوبھاؤ یہ ہے کہ اُس میں گرمی اور پرکاش دونوں پرگٹ ہوں - اسی طرح گھور اور مُوڑھ برتیوں اور شانت ورتیوں کا حال ہے - اور یہ انبھو سے جانا گیا اور جانا جاتا ہے - شانت ورتیوں میں بھی گو چیتن اور آنند دونوں پرگٹ ہوتے ہیں مگر کسی ورتی میں سُکھ زیادہ ہے اور کسی میں کم ہے - رجوگن میں چنچلتا رہتی ہے - اور کامناؤں کی وجہ سے انبھو نہیں ہوتا - دُکھ بنا رہتا ہے - اور دُکھ سے غصّہ آتا ہے - اور غصّہ کی وجہ سے سُکھ نہیں ہوتا - کامنا کے پُورے ہونے میں جو رُوپ ورتی آتی ہے - وہی شانت ورتی ہے - اور جب تھوڑا سا سُکھ پراپت ہو لیا - تو پھر کامنا کی چیز کے پراپت ہونے سے کچھ ویراگ ہو جاتا ہے جس سے بڑا سُکھ ملتا ہے - اِس کا ذکر ودیا نند میں آ گیا ہے - اِس طرح کامنا کی نورتی کے بھید سے چار قسم کا سُکھ پراپت ہوتا ہے - چھٹا ورتی میں شانتی کا سُکھ - کرودھ اور لوبھ کی نِوارن ورتی میں اُدارتا کا سُکھ ہوتا ہے - شانتی ورتی میں برہم کا پرتی بمب رُوپ سُکھ ہے - اور یہی برہم رُوپ سُکھ دینے والے گُرو اپنے شِشیہ کو اسی برہم سُکھ کی یاد دہانی کرتے ہیں - ستّا چیتن سُکھ دست چت آنند یہی برہم کے سوبھاؤ ہیں - مٹّی اور پتھر میں برہم کی ستّا پرتیت ہوتی ہے - چت اور آنند کا بھان

جواب ـ نہیں۔ وشے کا آنند لوک میں پرسدھ ہے وہ بھی برہمانند کا ایک انش ہے اس لئے اُس کا بیان بے سُود نہیں ہے ؛

دُوسرا پرچھید
تین گُنوں کی ورتیاں

اعتراض ـ وشیانند برہمانند کا ایک دیش یا ایک انش ہے۔ اس کا پرمان کیا ہے ؟

جواب ـ تیترے اُپنشد کہتی ہے " آتما کا سروپ پرمانند ہے اکھنڈ ہے اور ایک رس اُسی سے برہما سے لیکر سمپورن پرانی اور بھوت جیتے ہیں۔ وشیانند بھی برہمانند کا ایک انش ہے "۔ وشیانند کی اُپادھی رُوپ انتہ کرن کی ورتیاں ہیں۔ یہ ورتیاں تین قسم کی ہیں (۱) شانت (۲) گھور۔ (۳) مُوڑھ۔ شانت ورتیاں ستوگن کے کارن ہیں۔ گھور ورتیاں رجوگن کے کاج ہیں۔ اور مُوڑھ ورتیاں تموگن کے کاج ہیں۔ ویراگ۔ چھما۔ اُداتا وغیرہ شانت ورتیوں میں رہتے ہیں۔ ترشنا راگ۔ سنیہہ۔ لوبھ وغیرہ گھور ورتیوں میں رہتے ہیں۔ موہ۔ بھَے وغیرہ مُوڑھ ورتیوں میں رہتے ہیں۔ ان تین قسم کی ورتیوں میں برہمہ کا ست۔ چیتنا۔ اور آنند تین پرتی بمب بھاو رہتے ہیں۔ شرُتی کہتی ہے " جیسا جیسا ورتی کا رُوپ ہوتا ہے ویسے ویسے برہم پرتی بمب بھاو کو پراپت ہوتا ہے "۔ ویاس جی نے سُوتر میں ایسا ہی بیان کیا ہے۔ آتما سُورج سے مشابہ ہے۔ جیسے جل کے کانپنے سے سُورج کانپتا ہوا پرتیت ہوتا ہے۔ اور جل کے ستھر ہونے سے ستھر معلوم پڑتا ہے۔ ویسے ہی ساتوک ورتی میں آتما ساتوک پرتیت ہوتا ہے۔ اور ورتیوں کے ملین ہونے سے آتما ملین نظر آتا ہے۔ ایک ہی آتما ویاپک ہو کر بہت رُوپ میں نظر آ رہا ہے۔ جیسے جل میں چاند انیک رُوپ نظر آتا ہے۔ وہ شُدھ جل میں شُدھ اور اشُدھ جل میں اشُدھ پرتیت ہوتا ہے۔ ساتوک ورتی میں تو وہ صاف رہتا ہے۔ اور رج اور تم کی ورتیوں میں صاف نظر نہیں آتا۔ ایک میں چنچل اور ایک میں مُوڑھ دکھائی دیتا ہے ؛

اعتراض ـ جل دو طرح کا ہے۔ شُدھ اور اشُدھ۔ اسلئے چندرماں کا پرتی بمب

۱۰۱- کرتیہ کرتیتا اور سرب کا ماپتی کا بیان ترپتی دیپ پرکرن میں آگیا ہے اس کے پھر و چار ہو نے کے لئے یہ شلوک ہیں "لوک پرلوک کے سکھوں کی سدھی کیلئے کھیتی- تیج- یگیہ- دان- ورت- شرون- منن- ندھیاسن وغیرہ صرف اگیان کے وقت کئے گئے- اب گیان کے پراپت ہونیسے سب کا ناش ہو گیا- بندھن پرتیت نہیں ہوتا- اب کچھ کرنا دھرنا باقی نہیں رہا" اسی کو کرتیہ کرتیتا کہتے ہیں- اگیانی کو پتر وغیرہ کی کاماؤں کا دکھ رہتا ہے- وہ جنم مرن- لوک پرلوک کی مصیبت میں لاچار رہتا ہے- گیانی کو تو کوئی بھی اچھیا نہیں وہ سب کو اپنے بس کلپا ہوا دیکھتا ہے- اس کو نہ اب سننے ہے نہ دیکھے ہے- بیوہار اور بیوہار کے پھل کی باسنا ایکبھی نہیں- صرف پراربدھ کو بھوگ رہا ہے- اور خواہش کی جڑ کٹ گئی ہے- سرب کا ماپتی ہے اُس کو فکر نہیں کہ کام اپنے موافق ہو یا مخالف وہ خوش ہے کرتیہ کرتیہ ہے- اُس کی مراد پوری ہو گئی- پراپت اور پراپتیہ ناسے ترپتی ہے- وہ دھنیہ ہیں- دھنیہ ہیں- نت کہتا ہے میں دھنیہ ہوں- میں دھنیہ ہوں- اب مجھ کو کچھ بھی کرنا نہیں رہا- جو پراپت ہونیوالا تھا پراپت ہو گیا- میرا سروپ آشچریہ ہے- شاستر آشچریہ ہے- گورو آشچریہ ہیں- گیان آشچریہ ہے- برہمانند کا سکھ آشچریہ ہے- اِس طرح کی حالت کا نام وِدّیا نند ہے +

ختم ہوا پنچدشی کا برہمانندے وِدّیانند پرکرن جس میں ۶۵ شلوک ہیں اور ہم نے اپنے طور پر تین پرچھید وں اور دس پیراگرافوں میں بیان کیا ہے

پندرھواں پرکرن برہمانندے وِشیانند

پہلا پرچھید

وِشیانند

اعتراض- اب آپ وشیانند کا بیان سُنانے والے ہیں- موکش شاستر کے ذیل میں وِشے کا بیان کرنا بالکل بے سود ہے؟

پھر ترپش میں بھوگ کی اچھا نہیں رہتی۔ گیانی نے بھوگ کو نشٹ کئے ہوئے آن کی تُشٹی چھوڑ دیا ہے
گنتے جا ہے اُس پر گریں مگر گیانی کو تو ذرا بھی اُس کی خواہش نہ ہوگی اور چکرورتی راجہ کو تو ممکن ہے کہ
راج کے ناش کا دُکھ بھی ہو مگر گیانی کو یہ دُکھ نہیں ستاتا۔ اسلئے گیانی چکرورتی راجہ سے بھی
بڑھکر ہے۔ چکرورتی راجہ کو گندھرب آنند کی خواہش ہوتی ہے گیانی ادھر توجہ تک نہیں کرتا
گندھرب آنند دو طرح کا ہے۔ ایک منشیہ گندھرب کا۔ دوسرے دیو گندھرب کا۔ اس سے بڑھکر
پتر آنند کا سُکھ ہے۔ اس سے اُدھک دیوتاؤں کا آنند ہے۔ یہ دیوتا تین پرکار کے ہیں۔ ایک
آجان دیوتا۔ دوسرے کرم دیوتا۔ تیسرے دیوتا۔ اشومیدھ وغیرہ یگیہ کرنے سے آجان دیوتا کی جونی
ملتی ہے۔ شُدھ کرم سے کرم دیوتا بنتے ہیں۔ اگنی۔ اندر۔ برہسپتی وغیرہ اور دیوتا ہیں۔ ان سب سے
بڑھکر پرجاپتی کا سُکھ ہے پھر وراٹ ہے۔ پھر ہرنیہ گربھ ہے۔ ان کی صراحت اس طرح پر ہے (۱)
چکرورتی راجہ (۲) منشیہ گندھرب (۳) دیو گندھرب (۴) پِتر (۵) آجان دیوتا (۶) کرم دیوتا (۷)
دیوتا (۸) اندر (۹) برہسپتی (۱۰) پرجاپتی (۱۱) برہما۔ ان میں سے سب کے سُکھ بالترتیب سو گنے
بڑھتے گئے ہیں۔ ان گیارھوں سے گیانی کا سُکھ زیادہ ہوتا ہے۔ گیانی انبھو دوارا سب
سُکھوں کی خواہش سے آزاد ہو جاتا ہے ؛

اعتراض۔ یہ سُکھ اگیانی کو بھی پراپت ہوتے ہونگے کیونکہ اگیانی بھی ساکشی چیتن روپ
ہونے سے تمام دیہوں کے آنند کا انبھو کر سکتا ہے؟

جواب۔ اگیانی کو یہ گیان نہیں ہے کہ میں سب کا ساکشی ہوں۔ اسلئے اُس کو آنند پراپت
نہیں ہوتے۔ تیتریے اُپنشد کا واکیہ ہے کہ جو پرش یہ جانتا ہے کہ سب جیووں کا ساکشی چدآتما میں
ہی ہوں وہ سب کامناؤں کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ سام وید سے سب آتماؤں کا سدا گان کرتا رہتا ہے یعنی
ہمیں ہی ان ہنوں میں ہی سب شریروں میں آن کا بھوگتا ہوں ؛

تیسرا پرچھید

کرتیہ کرتیہ تا اور ہرش کا مانتی۔

پاپ نہیں لگتا ۔ کیونکہ اس کو نشچے ہے کہ مَیں نے کسی کو بھی نہیں مارا۔ کوشتکی اُپنشد کا پرمان ہے "گیانی کو ماں باپ کے مارنے۔ سونا چرانے۔ وید ویتا براہمن کے قتل کرنے۔ گربھ وغیرہ کے بگاڑنے سے پاپ نہیں لگتا۔ کیونکہ گیانی کو تو شریر میں اہم بدھی نہیں ہے۔" گیانی کو پاپ کرنے کی اچھیا ہی نہیں ہوتی پھر اُس کا موکش کیسے بگڑیگا ❊

دوسرا پرچھید
سربا کا ماپتی

۱۶۱۔ ایترے اُپنشد کی شرتی کہتی ہے "گیانی سب کامناؤں کو پراپت ہو کر جنم مرن سے چھوٹ گیا" چھاندوگ اُپنشد کا واکیہ ہے "گیانی ہنستا ہوا۔ بھوجن کرتا ہوا۔ جاتی کرم میں لگا ہوا۔ ستری کے ساتھ ولاس بھوگتا ہوا۔ سواری کا آنند لیتا ہوا بھی "اہم" بھاو کے سمرن کو پاس نہیں آنے دیتا۔ اور صرف پراربدھ کرم کے بھوگ کیلئے جی رہا ہے"۔ تیترے اُپنشد کا پرمان ہے "گیانی سمپورن کامناؤں کو ایک ساتھ ہی پراپت ہو جاتا ہے" ❊

اعتراض۔ گیانی کے کرموں کے پھل ماننے سے اُسکے جنم کو بھی ماننا پڑیگا؟

جواب۔ گیانی کے سنچت کرم تو ناش ہو گئے اب جنم کیسے ہوگا۔ اُس کی سب کامنائیں ایک ساتھ پوری ہو گئیں۔ اب خواہش کس کی رہیگی۔ تیترے اور ورہد آرنیک اُپنشد کہتی ہیں۔ "تندرستی۔ جوانی۔ ودیا۔ صحت۔ دیڑھ چھاتی۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ پیادے۔ رتھ کی چار قسم کی فوج۔ دھن۔ دولت۔ اور چکرورتی راج تک کا سُکھ گیانی کو حاصل ہو جاتا ہے"۔ اور برہما نند میں مگن ہونے سے پھر اُس کو کوئی اِچھا باقی نہیں رہ جاتی ❊

اعتراض۔ چکرورتی راجا اور گیانی کی مشابہت درست نہیں ہے؟

جواب۔ دونوں کو کوئی اِچھیا نہیں ہے اسلئے مشابہت درست ہے کہ اُسکی اِچھا راج بھوگ سے گئی۔ اُس کی اِچھا شاستروید کے وچار اور برہما نند بھوگ سے جاتی رہی۔ تیترائی اُپنشد میں ماجہ ورہد رتھ نے یاودھ سے مختلف قسم کے بھوگوں کے دوش اور چت کے دوش بیان کئے ہیں تو یک

(۱) سرب کا مناواپتی (۳) کرتیہ کرتویم (۴) پراپت پراپیو ہم ؂

۲۔ دُکھ کیا بھاو دو طرح کے ہیں۔ اول اس لوک کا دُکھ۔ دوسرے پرلوک کا دُکھ۔ لوک کے دُکھ کے متعلق وربد آرینک شرتی یوں کہتی ہے "جب انیک جنم کے پُنیہ پربھاو سے یہ جیو آتما کو ایسا سمجھ لے کہ میں اسنگ کوٹستھ ہوں" تو پھر شریر کی جو کوئی کامنا نہ رہیگی اور اس کا تاپ ہوگا؟ اس لوک کے دُکھ کا ابھاو ہے۔ آتما دو طرح کے ہیں۔ ایک جیو آتما دوسرے پرماتما۔ تینوں شریروں کے ساتھ تادامیہ بھرم رکھتا ہوا چیتن بھوگتا جیو آتما ہے۔ اور سچدانند برہم ست کا اُدھشٹان اور نام روپ کے تادامیہ کو پراپت ہو کر بھوگیہ روپ ہوا ہوا پرماتما ہے۔ تینوں شریر وغیرہ کے بویک سے چیتن کا بھوگتا پنا دور ہو جاتا ہے اور نام روپ بویک سے چیتن کا بھوگ پنا جاتا رہتا ہے اور تب یہ آتما اور پرماتما کا بھید جاتا رہتا ہے۔ اصل میں تو تاپ آتما کو نہیں ہے صرف شریروں کو تاپ ہے؂

۳۔ کس شریر کو کیا تاپ ہوتا ہے؟ اُس کو سُنو۔ کپھ بات پت سے ستھول شریر کو تاپ ہوتا ہے۔ کام کرودھ وغیرہ سے سوکشم شریر کو تاپ ہوتا ہے۔ ور ستھول اور سوکشم تاپوں کی جڑ کارن شریر میں ہوتی ہے۔ یہ سب شکد برہم وچار سے جلتے رہتے ہیں۔ کوٹستھ کا اسنگ پنا پرتیت ہوتا ہے اور چیتن کے بھوگتا پنے کا بھرم جاتا رہتا ہے۔ یہ تو لوک کے دُکھ کا ابھاو ہوا؂

۴۔ پاپ پُنیہ کی چنتا پرلوک کے دُکھ کا کارن ہے۔ اُسی کا بیان برہمانندے یوگانند پرکرن میں آگیا ہے۔ گیانی کو یہ دُکھ نہیں ہوتا؂

اعتراض۔ گیانی کو پاربدھ کرم کی چنتا نہ ہو مگر آگامی (آگے آنیوالے) کرم کی چنتا تو ہوگی؟

جواب۔ جیسے پانی کمل کے پتے کو نہیں چھوتا۔ ویسے ہی گیانی کو آگامی کرم نہیں چھوتے شرتی کا واکیہ ہے "تل کی لکڑی جس طرح آگ میں رکھتے ہی جل جاتی ہے۔ ویسے ہی گیانی کے سنچت کرم دگدھ ہو جاتے ہیں" گیتا بھی کہتی ہے "اے ارجن! جس طرح پرچنڈ اگنی سے لکڑیاں بھسم ہو جاتی ہیں ویسے ہی گیان روپ اگنی سے کرم بھسم ہو جاتا ہے جس پُرش کا آتما اہنکار کے ساتھ تادامیہ (ایکتا) کو نہیں پراپت ہوا جس کی بدھی میں سنشے وپریے نہیں ہیں وہ پُرش اگر سب کو قتل بھی کر دے تو اُس کو

جواب - برہم میں بُدّھی استھر ہوئی ہو ؎

اعتراض - جگیانی کو بیوہار کیسے ہوگا؟

جواب - جیسے ناٹک کرنیوالا کبھی راجہ کبھی پرجا کبھی کچھ اور کبھی کچھ بنتا ہے اسطرح اُسکا بیوہار ہوگا

اعتراض - تب اُس میں راگ دویش ضرور آئیگا ؟

جواب - ساتھ ہی آتم گیان بھی تو رہیگا۔ بُدّھی کا ساکشی آتما راگ دویش میں نہ پھنسیگا اور وہ بیوہار کرتے ہوئے بھی اچل اور نشچل رہیگا ؎

اعتراض - برہم اکھنڈ ہے۔ اُس کی کھنڈ کھنڈ جگت کی پرتیت کیسے ہوتی ہے ؟

جواب - ٹوٹے ہوئے شیشہ میں انیک روپ نظر آتے ہیں اسی طرح اُس میں بھی یہ بات نظر آتی ہے

اعتراض - برہم نظر نہیں آتا اُس میں نظر آنیوالے جگت کی پرتیت کیسے بنیگی ؟

جواب - پہلے چدانند کی پرتیت ہوتی ہے پیچھے جگت کی پرتیت ہوتی ہے جیسے جبتک کہ آئینہ کو نہ دیکھو تبتک اُس میں عکسی صورت نظر نہیں آتی ویسے ہی اس کا بھی حال ہے ؎

اعتراض - نام روپ جب جاتے ہیں تو برہم جو خود شے ہے کیسے جانا جائیگا ؟

جواب - نام روپ برہم میں کلپت ہیں۔ پہلے اُن پر سے ورتی کو روکو تب برہم چدانند کی پرتیت ہوگی۔ اور آہستہ آہستہ ودیانند کا گیان ہوگا ؎

ختم ہوا پنچدشی کا تیرھواں برہمانندسے ودیانند پرکرن جس میں ۵۰ اشلوک ہیں اور

ہم نے ۵ پرچھید میں اور ۴۵ پیراگرافوں میں اپنے طور پر بیان کیا ہے ؎

چودھواں پرکرن برہمانندسے ودیانند

پہلا پرچھید

دکھ کا بھاؤ

اعتراض - ودیانند کی بھی ودیانند بھی بُدّھی کی ورتی [illegible]

جواب - نام روپ کمیت ہیں یہ ان کی کتی ہے جتنا مرناان میں ہی ہے۔ یہ کتی سے تیاگ کر کے ان کے متھیا دویت کے چھوٹنے سے ادویت کی سدھی ہوتی ہے ادت بھوتے نام روپ کا تیاگ ہو جاتا ہے اور پھر ان میں سے کسی کا ابھان نہیں رہتا اسی کا نام دویت کی نورتی ہے ؞

اعتراض - دویت کی پرتیتی انادی کال سے ہے برہما بھیاس سے اسکی نورتی کیسے ہوئی؟

جواب - وچار اور برہم ابھیاس سے دویت باسنا کی نورتی ہو جاتی ہے ؞

اعتراض - برہم ایک روپ ہے اُس سے انیک روپ والا جگت نہیں بن سکتا؟

جواب - مایا کیا تو نیک روپ بنا جاتی ہے مرتی تو ایک ہے مگر مٹی کی شکتی سے ہی مٹی انیک پدارتھوں کے متھیا روپ دھارن کر لیتی ہے ویسے ہی مایا برہم کیا تو اس متھیا جگت کی رچنا کرتی ہے

اعتراض - مٹی کی شکتی تو صحیح ہے مگر برہم کی شکتی متھیا ہے اسلئے یہ مثال ناقص ہے؟

جواب - مثال ناقص نہیں ہے صرف تمہاری سمجھ کا پھیر ہے جیسے مٹی کی شکتی سے متھیا روپ جگت جس طرح بنتا ہے ویسے ہی برہم میں یہ جگت پرتیت ہو رہا ہے سپنے میں اڑنا کودنا اچھلنا ہونا برس ان سب ہی تم کو ہیں اس میں تعجب کیا ہے ایسے ہی مایا شکتی متھیا ہوتی ہوئی کاشی خیر کو پیدا کر دیتی ہے

اعتراض - اگر یہ مایا ہی وکار ہے تو پھر کوئی جڑ اور کوئی چیتن کیوں نظر آتا ہے؟

جواب - جس میں چیتن کا پرتی بمب پڑتا ہے وہ چیتن اور جس میں پرتی بمب نہیں پڑتا وہ جڑ جیسا پرتیت ہوتا ہے پرتی بمب پرانیوں کے انتہ کرن میں پڑتا ہے ؞

اعتراض - برہم ہی کو سرشٹی کا کارن کیوں نہ مانیں؟

جواب - ست چدانند چیتن ہے اور نام روپ تینوں جڑ ہیں جیسے کپڑے میں ہاتھی گھوڑے کی تصویر کلپت ہیں ویسے ہی مایا نے ادھشٹھان برہم میں جگت کی کلپنا کر رکھی ہے۔ اس مایا ہی سست بدھی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اسکے کاریہ ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی جوانی کبھی بڑھاپا کبھی [illegible] کبھی جنما یہ منورا جیہ کے کھیل ہیں اسلئے اس متھیا کا تیاگنا ہی اچھا ہے ؞

اعتراض - نام روپ کے تیاگ سے لابھ کیا ہے؟

رُوپ سے بسمرتی (بھُول) ہو جاتی ہے +

اعتراض - اوکاش شونیہ ہے ؟

جواب - جو جی میں آئے کہہ لو مگر آکاش کا آدھار تو مانو گے کہ نہیں +

اعتراض - پرسنگ میں کیا ماننا چاہیئے ؟

جواب - پرسنگ میں یہ ماننا چاہیئے کہ آکاش کا اَدھشٹان برہم ہے اور وہ ستیہ ہے - اور وہ تمہارا ہی اُداسین سُکھ رُوپ آتما ہے +

اعتراض - اُداسین اُس کو کہتے ہیں جو نہ انوکول (موافق) ہو نہ پرتی کول (غیر موافق) ہو اُس میں سُکھ کیسا ؟

جواب - ان دونوں سے مختلف نج سُکھ ہے انوکول آتما میں ہرش بدھی و ربپتی کول انا تم میں دُکھ بدھی ہے - آتم وستو نہ پرتی کول ہے نہ انوکول ہے اسلئے اُس کا آتم نج آنند کہلاتا ہے +

اعتراض - جب سُکھ ہے تو دُکھ بھی تو ہوگا ؟

جواب - دُکھ میں نج رُوپتا کی سِدھی نہیں ہوتی - نج نام اپنے آپ کا ہے - اپنے آپ میں سب کو پریم پریتی رہتی ہے - اُس میں دُکھ نہیں ہوتا +

اعتراض - اگر نج آنند ہمیشہ آنند روپ ہے تو ہمیشہ ہی ہرش منا رہنا چاہیئے شوک کبھی ہونا چاہیئے

جواب - من کی برتی چونکہ لمحہ لمحہ بدلتی رہتی ہے اسلئے ہرش بھی بدلتا رہتا ہے اور اسی لمحہ لمحہ بدلتے رہنے میں شوک کی پرتیتی ہوتی ہے سو رنہ نج آنند تو ایک رس رُوپ ہی رہتا ہے آنند تو سب میں ہے مگر پون کی حرکت - اگنی کے رُوپ - جل کے رس - اور پرتھوی کے گندھ وغیرہ میں تبدیلی ہے - من کرنے سے کارو سمجھ میں آتا ہے - یہ سب ہیں تو آنند کے آدھار پر جو اپنا رُوپ ہے اور وہی ستہ اُسی کی ستا اور اُسی کی چیتنتا اور اُسی کا آنند سب کا آدھار بنا ہوا ہے - اور اسی آدھار کے سبب اِن میں بھی آنند پرتیت ہوتا ہے - نام رُوپ کی بھِنتا سے چھنک (لمحہ میں بدلنے والے) ہونے کے سبب بھرم ہوتا ہے +

اعتراض - اگر پدارتھوں کے نام رُوپ بھنن بھنن ہیں تو ان کی کیا گتی ہے ؟

جواب - برہم سچدانند ہے اور جگت نام رُوپ ہے ۞

اعتراض - کس پرمان سے تم برہم کو سچدانند کہتے ہو ؟

جواب - نرسنگھ تاپنی سے لیکر تمام اُپنشد ایسا ہی کہتے ہیں۔ اتھروید کے جاننے والے رشیوں نے نرسنگھ تاپنی اُپنشد کے اُتر کھنڈ میں برہم کو سچدانند رُوپ کہا ہے۔ چھاندوگ اُپنشد میں آرُن منی کے بیٹے اُدّالک منی شویت کیتو سے برہم کو ست بتایا ہے۔ ایتریہ اُپنشد میں برہم کو چیتن کہا ہے۔ چھاندوگ اُپنشد میں سنت کمار نے نارد کو برہم کا نام بھوما بتا کر آنند رُوپ جتایا ہے "اے نارد! یہ بھوما جاننے کے قابل ہے اور کوئی محدود شے جاننے کے قابل نہیں ہے"۔ تیتریہ اُپنشد بھی برہم کو آنند رُوپ کہتی ہے شرتیوں پر ان ہے۔

اب جگت کے نام رُوپ کے متعلق پرمان سُنو۔ "پرماتما نے سینو ارُن رُوپوں کا خیتن کرکے اُن کو نام دیا اور اُن میں ستھت ہو کر بولا "یہ جیو میرا آتما ہے اس میں پرویش کرکے نام رُوپ پرگٹ کرونگا"۔ ورہد آرنیک میں کہا گیا ہے کہ "یہ جگت اُتپتی سے پہلے اویاکرت ہوا اور نام رُوپ پرگٹ کیا گیا"۔ اویاکرت کا اچھا ترجمہ میں ستھت اُچنتیہ مایا شکتی ہے۔ شویتا شوتر اُپنشد میں آیا ہے "مایا کو اُپادان سمجھ اور مایا کے آشرے ہو سے پرماتما مایا کا پریرک ہے۔ مایا وکاری ہے اور متھیا ہے۔ پرماتما نروکار اور ستیہ ہے مایا اُپہت برہم کا پہلا کاریہ آکاش ہے۔ آکاش میں پرماتما کی ستا چیتنتا اور آنند ہے۔ آکاش کا اوکاش متھیا ہے کیونکہ وہ آکاش کے بعد پیدا ہوئے سے پہلے نہیں تھا اور ناش ہونے پر بھی پیچھے نہ رہیگا جو آدانت میں نہ ہو وہ مدھیہ میں بھی در اصل نہیں ہوتا صرف متھیا ہی متھیا ہے۔ گیتا کے دوسرے ادھیائے میں بھگوان کہتے ہیں "اے ارجن! ان بھوتوں کا آکار پہلے بھی کچھ نہیں تھا پیچھے بھی کچھ نہ رہیگا صرف مدھیہ (درمیان) میں پرتیت ہوتا ہے اس لئے متھیا ہے"۔

اعتراض - آکاش میں ست چت۔ آنند ہے۔ اس کا کیا پرمان ہے ؟

جواب - اسکا انبھو پرمان ہے جیسے مٹی سے بنے ہوئے گھڑے میں مٹی رہتی ہے ویسے ہی سچدانند سب میں پُورن رہتا ہے ۞

اعتراض - کیا آکاش کو چھوڑ کر اور میں سچدانند نہیں ہے ؟

جواب - کیوں نہیں۔ نہ اپنے سروپ میں بھی تو پرتیت ہوتی ہے۔ آکاش کے اوکاش

اعتراض ۔ کارج کے متھیا روپ کا نشچے کرنا کس غرض سے ہے؟

جواب ۔ اُدّالک رشی اپنے بیٹے کو چھاندوگیہ میں کہتا ہے "اے بیٹے! ایک مٹی کے ٹکڑے کو جان لینے سے تمام مٹی کا سروپ جان لیا جاتا ہے" اور یہی غرض ہے تاکہ سارا جگت متھیا پرتیت ہو ؛

اعتراض ۔ سونے اور مٹی کے گیان سے کنگن اور کنڈل کا متھیا گیان نہیں بنتا؟

جواب ۔ کارج میں ستیہ انش بھی ہے اور متھیا انش بھی ہے۔ سونا اور مٹی ادھشٹھان ہونے سے ست ہیں۔ کنگن گولا کا روپ متھیا ہیں ۔

اعتراض ۔ مگر اتنے ہی کارن گیان سے کارج گیان کا پورا پتہ تو نہیں لگا؟

جواب ۔ متھیا انش کے پرتیت ہونے سے ست انش کا گیان ہو گیا اور یہی پورا پتہ ہے ؛

اعتراض ۔ کارج میں ستیہ انش اور متھیا انش دونوں ہیں اسلئے دونوں کا گیان ہونا چاہیئے۔

جواب ۔ متھیا انش جاننے کے یوگ نہیں ہے کیونکہ اُس کے جاننے کا کوئی مقصد نہیں ہے ؛

اعتراض ۔ چھاندوگیہ شرتی یعنی اصلی ارتھ تو چھوڑ کر آپ اپنی یکتی سے مختلف ارتھ کیا کرتے ہو؟

جواب ۔ چھاندوگیہ شرتی کا ارتھ یہ ہے "ایک کارن کے گیان سے انیک کارجوں کا گیان ہوتا ہے" شرتی ایک مثال میں جتلاتی وہ صرف شویت کیتو ہی کو سمجھاتی ہے۔ ایک کارن انش ست ہے اور انیک کارج انش متھیا ہے یہ لکھے جتانے کا مقصد ہے۔ شرتی کہتی ہے "اے بیٹے! ایک مٹی کے جاننے سے ساری مٹی کے کارج کا گیان ہو جاتا ہے"۔ شویت کیتو نے اپنے باپ اُدّالک کو تھوڑا پڑھا ہوا جان کر نمسکار نہیں کیا۔ باپ کو غصہ نہیں آیا۔ بلکہ اُس نے شانتی کے ساتھ سوال کیا "جس ایک کے سننے سے سب سنا گیا وہ بھی سنا جاتا ہے کیا تو نے یہ سوال بھی اپنے گورو سے کیا یا نہیں؟" تب شویت کیتو کی آنکھ کھلی اور یہ نشچے ہوا "جس کے جاننے سننے اور منن کرنے سے سب کا جاننا سننا اور منن کرنا ہوتا ہے"۔

پانچواں پرچھید

برہما اور جگت

اعتراض ۔ برہما اور جگت میں کیا بھید ہے؟

جواب - مٹی نے اپنے روپ مٹی پنا کو نہیں چھوڑا اور گھڑے روپ سے نظر آرہی ہے اس طرح مٹی سے پورت کا نشچے کیا جاتا ہے +

اعتراض - گھڑے کو مٹی کا پرنیام کیوں نہ مانا جائے ؟

جواب - پرنیام کہتے ہیں بدلنے کے وکار کو۔ اگر گھڑے کو مٹی کا پرنیام مانوگے تو پھر یہ کہنا پڑیگا کہ مٹی نے اپنی پہلی صورت چھوڑ دی اور گھڑے کی شکل میں ظاہر ہوئی مگر اصل میں ایسا نہیں ہے مٹی تو بنی کی بنی ہے اسلئے گھڑا مٹی کا پورت ہے پرنیام نہیں ہے +

اعتراض - پورت میں کیا ادھشٹان روپ کی پورتی نہیں ہوتی ؟

جواب - مٹی کے پورت گھڑے ہیں - سونے کے پورت کنڈل ہیں - ان میں سے کسی میں بھی مٹی یا سونے کی پورتی نہیں ہوتی +

اعتراض - گھڑا پھوٹ گیا تو دو مٹی نہیں بلکہ ٹھیکرے کی صورت نظر آتی ہے مٹی تو نہیں ہے اسلئے پورت نہیں کہا جا

جواب - ٹھیکرے پھوٹ کر مٹی ہو جاتے ہیں مٹی تو جیسی تھی ویسی ہی ہی اسلئے گھڑا مٹی کا پورت ہے

اعتراض - پھر دودھ میں دہی پورت سکتی کیوں نہیں مانتے ؟ دہی کو اسکا پرنیام کیوں بتاتے ہو ؟

جواب - اسلئے کہ دہی پھر دودھ نہیں بنتا اسلئے پرنام ہے پورت نہیں ہے مگر مٹی اور سونے کے پورت گھڑے اور کنڈل میں وہ ٹوٹ پھوٹ کر مٹی ہی رہتے ہیں +

اعتراض - اگر ان بدلی ہوئی صورتوں کو آربھک کہو تو کیا فرق آتا ہے ؟

جواب - مٹی اور سونے کو اس ہیتو سے آربھک نہیں مانتے کیونکہ آربھ وادیوں نے کارج کے روپ رس وغیرہ کے گن کو بھنن کر کے مانا ہے۔ انکی نظریت کارج کے تول کو کم از کم کارن کے تول سے زیادہ ہونا چاہیے مگر ایک تولے سونے کا کنڈل دو تولہ نہیں پایا جاتا ایک سیر مٹی کا گھڑا دو سیر نہیں پایا جاتا ہے اسلئے وہ پورت ہیں آربھک نہیں ہیں - چھاندوگ اپنشد ان سب باتوں کو منتقبا بناتی ہے اور جگیاسو کو صرف اسی قدر نشچے کرنا چاہئے

چوتھا پرچھید
کارج کا متھیاپنا

کر مٹی میں گھڑے بننے کی طاقت موجود تھی +

اعتراض ۱۵ - اگر شکتی کا کارج کارن سے بھن ہے تو پھر کارن اور کارج کا ابھید کیسے پرتیت ہوتا ہے؟

جواب - وچار کے رہوتے بھید کی پرتیت نہیں ہوتی - بوجہ استھول اور گولے کا رج اور شبد سپرش آدی گن والی کارن روپ مٹی کو اوِچار سے اکٹھا کرکے گھڑا روپ مان لیتے ہیں اور بیوہار کرنے لگ جاتے ہیں - اگر وہ وچار سے کام لیتے تو کارج کارن کا ابھید پرتیت ہوتا +

اعتراض ۱۶ - اگر گھٹ روپ مٹی کی گھٹ روپتا اوِچار سے ہے تو پھر گھٹ وِناس کیسے؟

جواب - کمہار کے بیاپار سے!

اعتراض ۱۷ - اصل میں تو گھٹ کے متعلق انروچنی شکتی کا کارج بنا نہیں بنتا ہے؟

جواب - اصل میں تو گھٹ بھی نہیں ہے وہ انروچنی ہے کیونکہ کوئی گھڑا مٹی سے بھن دیکھنے میں نہیں آتا - اور گھڑا مٹی سے ابھن بھی نہیں ہے اسلئے انروچنی ہے +

اعتراض ۱۸ - گھٹ اور شکتی دونوں اگر انروچنی ہیں تو پھر شکتی اور اس کے کارج کا بھید کس وجہ سے ہے؟

جواب - جب تک ستھول گولا کار روپ گھڑا نہیں مانا تھا تب تک اس کا نام شکتی تھا اور جب وہ بن گیا تو پھر اس کا نام گھڑا ہو گیا - اس سے ظاہر ہے کہ شکتی اور کارج کا بھید ہوا کہ کارن ستھول گولا کار روپ کی پرگٹتا اور اپرگٹتا ہے +

اعتراض ۱۹ - پرگٹ یا اشکتی پیچھے پرگٹ ہوتی ہے ایسا پرسِدھ مایا کا روپ پرتیت نہیں ہوتا!

جواب - اندر جال کرنیوالے مداری کے منتر کی شکتی پہلے پرگٹ نہیں ہوتی پیچھے اس کے تماشوں میں پرگٹ ہوتی ہے ویسے ہی شکتی کا بھی حال ہے - چھاندوگ اپنشد کہتی ہے کہ باک کے کارج ہونیسے گھٹ وغیرہ مِتھیا ہیں - اور گھٹ وغیرہ کا ادھشٹان روپ مٹی ست ہے - گھٹ صرف نام ماتر ہے کہ ایک ہی وستو کسی وقت شکتی کہلاتی ہے اور کسی وقت کارج کہی جاتی ہے پھر شکتی اور اس کے کارج کا جو ادھشٹان ہے وہ دونوں صورتوں میں یکساں بنا رہتا ہے - گھٹ وغیرہ شبد

اور فرضی کہانی سناتی تھی۔ اور وہ یقین کرتے تھے۔ ویسے یہ مِتھیا سنسار بھی سَت پرتیت ہوتا ہے۔ قصہ یہ ہے کہ دایہ نے لڑکوں سے کہا "ایسے ایسے کسی دیش میں ایک راجا کے تین بلوان لڑکے ہوئے۔ دو تو جنمے ہی نہیں اور ایک گربھ میں آیا ہی نہیں۔ یہ تینوں دھار مک لڑکے استیہ نگر میں جاکر آباد ہوئے اور باپ سے رخصت ہو کر شکار کو نکلے۔ جاتے جاتے آکاش میں تین پھلدار درخت نظر آئے۔ اور وہ لڑکے ابتک شکار ہی کھیلتے ہیں"۔ اے رام! جیسے بچے ایسی کتھا کو سُن کر سچا یقین کرتے ہیں۔ ویسے ہی بغیر وچار والے پُرش بچوں کی طرح اس استیہ جگت کو ست مانتے ہیں"۔ یہ یوگ وسِشٹھ کا بیان ہے۔ وسِشٹھ جی آگے چل کر یہ بھی کہتے ہیں کہ "مایا شکتی اپنے کاریہ جگت سے وپریت (مخالف) سوبھاؤ والی ہے۔ جیسے اگنی شکتی اپنے کاریہ چھالا وغیرہ سے بالکل بھِن ہوتی ہے۔ اور اگنی شکتی کے آشرے انگارا اور چھالے دونوں ہی رہتے ہیں۔ چھالا اور انگارا تو پرتیکش ہیں مگر شکتی پرتیکش نہیں ہے۔ صرف چھالا رُوپ کاریہ کے دیکھنے سے اُس شکتی کا انومان ہوتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شکتی اپنے کاریہ اور اپنے آشرے رہنے والے سے بالکل وپریت سوبھاؤ والی ہے۔ مٹی کی شکتی بھی اپنے کاریہ اور آشرے سے وپریت ہی پرتیت ہوتی ہے ✦

اعتراض۔ جب یہ شکتی اچنتیہ ہے تو اچنتیہ تا ہی شکتی کا سروپ سِدّھ ہوتا ہے؟

جواب۔ یہ شکتی چنتن کرنے یوگ نہیں ہے اِدھِشٹھان سے اُسکے بھید ہی کا چنتن ہوتا ہے مثلاً بھید ہی کا۔ اِسی وجہ سے اُس کو اَنِروچنی کہا گیا ہے ✦

اعتراض۔ شکتی اگر کاریہ کے سروپ سے بھِن ہے تو پھر کارن کی طرح پرتیت کیوں نہیں ہوتی؟

جواب۔ مٹی کی شکتی گھڑے کے بننے سے پہلے مٹی ہی میں چھپی رہتی ہے اسلئے گُپت ہونے کے کارن مٹی میں پرتیت نہیں ہوتی ✦

اعتراض۔ جب شکتی پہلے چھپی رہتی ہے تو پیچھے بھی اُس کو پرگٹ نہ ہونا چاہیئے؟

جواب۔ گھی پہلے دُودھ میں چھپا تھا متھے جانے پر پرگٹ ہوا اسی طرح مٹی میں گھڑے کی شکتی چھپی ہوئی تھی۔ کمہار کے ہتھیار سے گھڑے کے روپ میں پرگٹ ہو گئی اور تب اس کا ظہور ہوا

منیشوروں نے جگت کے بارہ میں بہت بحث کیا۔ آخر بس وہ شویتاشوتر منی کے پاس گئے تب منی نے ان سے کہا۔ تم دھیان کرکے جگت کا کارن دیکھو۔ اور ان کو یوگ میں چت لگاکر دھیان کرنے سے جگت کے کارن کا پتہ لگا۔ اور آتما میں اس کی چھپی ہوئی شکتی جگت کا کارن پرتیت ہوئی۔ نہ صرف شرتی سے بلکہ سمرتی سے بھی شکتیوں کا پتہ نکلتا ہے۔ یوگ وا سشٹ کے اُتپتی پرکرن میں بھی مایا کے انیک پرکار کی شکتیوں کا برنن ہوا ہے۔ مثلاً اے رام! برہمہ سرب شکتی نتیہ ہے۔ پورن ہے۔ سب سے پرے اور ادوتیہ ہے جس وقت جس شکتی کا پورت ہوتا ہے اس وقت وہی شکتی پرگٹ ہوتی ہے۔ جیسے سیپ کا چاندی کی صورت میں پورت ہوتا ہے تب چاندی کی پرتیت ہوتی ہے۔ اور جب سیپی کا پارہ یا ابرق کے روپ میں پورت ہوتا ہے تب وہ ویسی ہی نظر آتی ہے۔ اے رام! برہمہ کی چیتنا شکتی۔ دیوتا۔ منشیہ۔ پشو وغیرہ کے شریر میں پرتیت ہوتی ہے۔ حرکت کی شکتی ہوا میں۔ درڑھتا شکتی پتھر میں۔ حرارت کی شکتی آگ میں۔ شونیہ شکتی آکاش میں۔ ونا شی شکتی وناشی پدارتھوں میں پرتیت ہوا کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اے رام! جیسے سانپ کے سوکشم انڈے میں بڑا سانپ رہتا ہے ویسے ہی سوکشم پرماتما میں ستھول جگت رہتا ہے بیج میں درخت کی جڑ۔ ٹہنی تنہ۔ پھول۔ پھل۔ سب ہی تو ہیں۔ کبھی کوئی شکتی پیدا ہوتی ہے اور کبھی کوئی۔ پرتھوی میں کبھی کسی حصہ میں چاول پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی حصہ میں کیسر ویسے ہی یہ شکتی ہے۔ اے رام! یہ جگت کلپنا ماتر روپ ہے اصل میں نہیں ہے۔ من نے اس جگت کو کلپا ہے آتما سروویاپک۔ ایک رس اور پرکاشوان ہے۔ اور دیش کال وستو کے بھید سے رہت ہے۔ جب آتما جس وقت گیان روپ من شکتی کو دھارن کرتا ہے جو مایا کی پرنامی شکتی ہے اس وقت اس کا نام من ہوتا ہے۔ اے رام! پہلے آتما من شکتی روپ پورت سے من رہت ہوتا ہے پھر من سے بندھ موکش کی کلپنا ہوتی ہے۔ اور منشیہ دیوتا۔ بن پربت ندی نالے اور سارے پرپنچ کی کلپنا ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس جگت کی پیدائش ہوئی ہے ورنہ اصل میں یہ متھیا ہی ہے جیسے دایہ چھوٹے بچوں کو جھوٹی

تیسرا پریچھید
مایا شکتی

اعتراض ۔ اگر اَدوَیانند رُوپ آتما میں جگت کی کلپنا کا کوئی کارن نہیں ہے ۔ اس لئے اُس میں جگت کا بھرم نہیں ہو سکتا ؟

جواب ۔ اَدویانند آتما میں بھرم کی کلپنا کا کارن مایا شکتی ہے جیسے اِندر جال کرنیوالے مداری کے منتر رُوپ مایا شکتی گندھرب نگر وغیرہ کی کلپنا کا کارن ہے +

اعتراض ۔ اگر آنند رُوپ آتما سے مختلف مایا شکتی کو مانو گے تو پھر آتما اَدویت کیسے ہوگا ؟

جواب ۔ اَنروچنی ہونیکی وجہ سے مایا متھیا ہے اسلئے مایا شکتی سے اُسکے اَدوَیت رُوپ میں کوئی نقص نہیں آتا ۔ جیسے مرگ ترشنا کی ندی کے کنارے کیچڑ نہیں ہوتی ویسے ہی مایا شکتی پرماتما سے بھِن اور ابھِن کرکے نہیں کہی جاسکتی ۔ جیسے آگ وغیرہ کی طاقت آگ سے بھِن اور ابھِن نہیں ہے ویسے ہی اس کا حال ہے ۔ آگ میں جھالے وغیرہ کرنے کی طاقت اگنی کے اصلی سروپ سے بھِن نہیں ہے ۔ اور اُس سے ابھِن بھی نہیں ہے ۔ مگر منتر وغیرہ سے شکتی کا کاریہ چھالا وغیرہ پرتی بندھ ہو جاتے ہیں ۔ اسلئے وہ بھِن مانی جاتی ہے +

اعتراض ۔ پرتی بندھ اور اگنی اور اگنی کی شکتی کا بھید ہو لیکن بھید کے ابھاو ماننے میں نقص کوئی نہیں ؟

جواب ۔ اگنی کا رُوپ پرتیکش ہے مگر اگنی کی شکتی پرتیکش نہیں ہے ۔ اگنی کا پرتی بندھ نہیں ہے ۔ مگر شکتی کا پرتی بندھ ہے ۔ اس لئے بھید ماننا ہی پڑتا ہے +

اعتراض ۔ شکتی اندریوں سے پرتیت نہیں ہوتی اسلئے شکتی کے پرتی بندھ کا علم کیونکر ہو ؟

جواب ۔ اندریوں سے تو پرتیت نہیں ہوتی ۔ ہاں اپنے کاریہ سے جانی جاتی ہے اسلئے پرتی بندھ کی کلپنا کی جاتی ہے ۔ جیسے جلتی آگ پر پاؤں رکھنے سے کسی کو چھالا نہ پڑے تو وہاں ماننا پڑیگا کہ منتر وغیرہ پرتی بندھ ہیں ۔ اسی طرح مایا کے متعلق شروتیا شروتی پرتیکش ہے ؛

دوسرا پرچھید

ارنبھک پرنیامی اور وورت

اعتراض - مٹّی گھڑے کا اُپادان کارن ہو مگر پرسنگ میں کیا آیا؟

جواب - پرسنگ میں یہ آیا کہ جیسے گھڑا مٹّی سے بنکر مٹّی میں لے ہوتا ہے ویسے ہی یہ جگت آنند سے پیدا ہوکر آنند ہی میں لَے ہوتا ہے۔ تیترے اُپنشد کا پرمان ہے کہ "بھوت آنند میں اُتپت اور آنند ہی میں لے ہوتے ہیں"۔ اسلئے آنند ہی جگت کا اُپادان کارن ہوا۔ اُپادان تین طرح کا ہوتا ہے (۱) وورتی (۲) پرنیامی (۳) آرنبھک۔ ان میں سے پرنامی اور آرنبھک توساکار وستوؤں میں پرتیت ہوتے ہیں۔ اور نراکار وستو برہما کی اُپادان اور آرنبھک اُپادان نہیں ہوتے۔ آرنبھ وادی کہتے ہیں کہ "اُپادان کارن کارج سے بھِن ہے۔ اور کارج اُپادان کارن سے بھِن ہے۔ جیسے سُوت کپڑے سے اور کپڑا سُوت سے مختلف ہے۔ کیونکہ اگر سُوت اور کپڑے کا بھید نہ ہو تو سُوت سے کپڑے کی اُتپتی نہیں ہوسکتی۔ کپڑے سے کپڑا کبھی نہیں پیدا ہوتا اسلئے سُوت کپڑے سے مختلف ہے"۔ پرنیام نام ہے تبدیلی کا۔ ایک حالت کو چھوڑکر دوسری حالت کو قبول کرنا پرنام ہے۔ جیسے دُودھ دہی بنجاتا ہے اور مٹّی گھڑا ہوجاتی ہے سونا کنڈل ہوجاتا ہے یہ پرنیام کہلاتا ہے۔ وِورت نام ہے پہلی حالت کو نہ چھوڑکر اپنے میں دوسری حالت کا پرتیت کرانا۔ جیسے رسّی اپنے اصلی رُوپ کو نہیں چھوڑتی مگر اس میں سانپ کی پرتیتی ہوجاتی ہے۔ یہ وِورت پرنیام اور آرنبھ کی تشریح ہے +

اعتراض - رسّی وِورت کو پراپت ہوئی گروہ ساکار ہے نراکار نہیں ہے۔ اسلئے نراکار کا وِورت نہیں ہوتا۔ اور اس کا آرنبھ اور پرنیام بھی نہیں ہوتا؟

جواب - نرویو (بغیر عضو والے) کا وِورت تو ہوتا ہے۔ جیسے نراکار آکاش میں بھی رنگ اور کڑاہ کی صُورت کا بھرم دکھائی دیتا ہے۔ پس جس طرح نراکار آکاش میں بھرم ہوتا ہے ویسے ہی نراکار آنند رُوپ آتما میں بھی جگت رُوپ وِورت کو ماننا پڑیگا۔ کیونکہ وِورت بھرم ہے +

چونکہ آتمانند ان تینوں سے مختلف ہے اسلئے اُس کا شمار اس فہرست میں نہیں آسکتا ؟

جواب ۔ آتمانند برہمانند رُوپ ہے آتما اور برہمہ دونوں ایک ہیں اور یوگ کے ذریعہ انبھو کرنے سے اُسی کا نام نج آنند رکھا گیا ہے وہ آتمانند ہی ہے جسکا بیان برہمانند یوگانند پرکرن میں کیا ہے

اعتراض ۔ آتمانند کو یوگانند نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ یوگانند ادوتیہ ہے اور آتمانند سدوتیہ ہے آتمانند کے سجاتیہ گون آتما پتر استری دیہہ وغیرہ ہیں۔ اور آتمانند کے وجاتیہ اناتم رُوپ آکاش وغیرہ ہیں۔ اسلئے وہ یوگانند نہیں ہو سکتا ؟

جواب ۔ آتمانند ادوتیہ ہے۔ سجاتی گون آتما پتر استری وغیرہ متھیا ہیں اور اسی طرح وجاتی آکاش وغیرہ بھی متھیا ہیں تیترے اُپنشد کہتی ہے کہ "سچدانند رُوپ آتما ہی سے آکاش اور آکاش سے پون۔ پون سے اگنی۔ اگنی سے جل۔ اور جل سے پرتھوی۔ اور پرتھوی سے ان۔ اوشدھی اور شریر وغیرہ پیدا ہوئے" اس نظر سے یہ جگت اپنے کارن آتمانند سے بھن نہیں ہے اور اسوجہ سے آتمانند کی ادویتہ برہمانند ہے

اعتراض ۔ شرتی آتما کو جگت کا کارن بتاتی ہے آتمانند کو نہیں ؟

جواب ۔ اور جگہ تیترے اپنشد نے "آتمانند کو جگت کا کارن اور جگت کو اُسی آنند میں سے ہونیوالا" بتایا ہے ۔

اعتراض ۔ جو جس سے پیدا ہو وہ اُس سے بھن نہ ہو گیا یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے کمہار سے گھڑا بنا مگر وہ کمہار سے بھن ہے ؟

جواب ۔ کارن دو قسم کے ہیں۔ ایک نمت دوسرا اُپادان۔ کمہار تو صرف نمت کارن ہے اور گھڑے کا اُپادان کارن مٹی ہے نمت کارن سے کارج مختلف ہوتا ہے مگر اُپادان کارن سے مختلف نہیں ہوتا۔ آتمانند جگت کا کارن ہے۔ اُس سے یہ جگت بھن نہیں ہے ؟

اعتراض ۔ کمہار کیوں اُپادان کارن نہیں ہے ؟

جواب ۔ جو کارج کی استھتی اور لے کا آدھار ہو وہ اُپادان کارن ہوتا ہے۔ گھڑے کی لے اور استھتی مٹی میں ہے کمہار میں نہیں ہے یہ تم پرتیکش دیکھتے ہو ۔

جواب۔ یہ دوش درشٹی یوگ میں بھی ہوتی ہے۔ ورنہ کوئی یوگ کرتا ہی کیوں!
اعتراض۔ مگر یوگ سادھن کیوقت یوگی میں سانپ وغیرہ کی طرف دیش درشٹی نہیں ہوتی؟
جواب۔ بودھی کو بھی آتم ساکشاتکار کے وقت دویش درشٹی نہیں رہتی ٭
اعتراض۔ بودھی کو دویت پرتیت ہوتا ہے۔ مگر یوگی کو نہیں اسلئے یوگ میں ادھکتا ہے
جواب۔ بیوہار کیوقت یوگی کو بھی دویت پرتیت ہوتا ہے اسلئے کوئی ادھکتا نہیں بنتی ٭
اعتراض۔ سمادھی کیوقت یوگی کو دویت نہیں پرتیت ہوتا ٭
جواب۔ بودھی کو بھی شرتیوں کے وچار میں آروڈھ ہونے سے جگت کے متھیا پرتیت ہونے سے دویت نہیں ہوتا
اعتراض۔ برہم آنند کا انبھو کرنیوالا اور ادویت کی پرتیت رکھنے والا یوگی ہے بودھی تو ایسا نہیں ہوتا
جواب۔ ایسے شخص کو تم یوگی ہی کہا کرو۔ ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے۔ برہمانند پرکرن میں ہم آتم ساکشاتکار کے واسطے آتمانند کا بوبک بتا آئے ہیں۔ بات ایک ہے چاہے جیسے مانو۔ ناک چاہے سیدھی پکڑو یا ہاتھ کو پھیر کر پکڑو۔ اس سے فرق کیا آتا ہے ٭
ختم ہوا پنچدشی کا بارھواں برہمانندے آتمانند پرکرن جس میں ۹۰ شلوک ہیں۔ اور ہم نے ۹ پرچھید وں اور ۳۲ پیراگرافوں میں اپنے طور پر بیان کیا ہے ٭

تیرھواں پرکرن برہمانندے ادویتانند

پہلا پرچھید

کارن کارج

اعتراض۔ آپنے تین قسم کے آنند بتلائے (۱) برہمانند (۲) ودیانند (۳) وشیانند مگر

اعتراض۔ جب ساتوِک ورتی میں چیتن اور آنند کا بھید ہے تو بھید کس میں ہے؟
جواب۔ راجسی ورتی میں بھید ہے۔ کیونکہ وہ نرمل نہیں ہے +

چوتھا پرچھید

یوگ اور بویک

اعتراض۔ جب ساتوِک ورتی کی نرملتا سے برہم وکش گیان ہوتا ہے تب یوگ کریا کو ضرور موکش کا کارن ماننا چاہیئے وہی اس کا سادھن ہے؟
جواب۔ یوگ کی طرح بویک بھی موکش کا کارن کہا جا سکتا ہے +
اعتراض۔ گیان کی سِدّھی کیواسطے یوگ کا سادھن پرکٹ اپیکشا ہے؟
جواب۔ اسی طرح پنچ کوشوں کے بویک اور پرنے سے گیان کی آپ لبدھی بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے پرکرن میں کہا گیا ہے +
اعتراض۔ "یوگ اور بویک دونوں گیان کے سادھن ہیں" اسکا پرمان کیا ہے؟
جواب۔ گیتا کا بچن پرمان ہے "آتما اور اناتما کے بویک کرنیوالے کو جس طرح موکش روپ ستھان پراپت ہوتا ہے۔ ویسے ہی یوگ والے کو بھی ہوتا ہے" +
اعتراض۔ اگر یوگ اور بویک کا پھل ایک ہے تو شاستروں کے مضمون میں ایکتا ہونی چاہیئے؟
جواب۔ موکش کے ادھکاری مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ کسی سے یوگ ہوتا ہے کسی سے بویک کا سادھن ہوتا ہے۔ ورنہ اور کیا بھید ہوتا +
اعتراض۔ یوگ میں محنت کرنی پڑتی ہے اور بویک سے سہولیت ہوتی اسلئے یوگ کی ادھکتا ہے؟
جواب۔ جب دونوں ہی سے راگ دویش کی نورتی ہو جاتی ہے تو پھر یوگی اور بویکی دونوں ایک جیسے ہوئے۔ ادھکتا کس کی ہوئی؟
اعتراض۔ بویکی کی نظر میں بیوہار کے سمے پرپنچ میں دویش درشٹی ہوتی ہے؟

ہے۔ اس لئے وہی پرم پریا اور سب میں پردھان ہے۔ اس سے پرتی وادی کو شاپ بھی اور شنیہ کو آتم رُوپتا کی قمھیتا پرگٹ ہوئی +

اعتراض ۱۷ ۔ آتما پرم پریہ سہی مگر اُس کی پرمانند رُوپتا تو نہیں جنچی ؟

جواب ۔ پرم پریہ ہی کو تو پرمانند کہتے ہیں ۔ ور ہ آرنیک او تیترے اپنشد دونو کہتے ہیں ۔ کہ "چکرورتی راج سے لیکر ہرنیہ گربھ تک درجہ بدرجہ اُدھک سُکھ ہے" مگر آتما کا سُکھ سب سے اُدھک ہے +

اعتراض ۱۸ ۔ اگر آتما پرمانند ہے تو بھیو رن انتہ کرن کی ورتیوں میں پرمانند پرتیت ہونا چاہیئے ۔ جیسے آتما کے چیتن رُوپ کی پرتیتی ہے ؟

جواب ۔ چیتن اور آنند دونوں ہی آتما کے سُروپ ہیں ۔ جیسے چراغ کی گرمی اور پرکاش دونوں رُوپ ہیں +

اعتراض ۱۹ ۔ پھر انتہ کرن کی ورتی میں چیتن اور آنند دونوں کو ابھید پرگٹ ہونا چاہیئے ؟

جواب ۔ ابھید ہوتے ہوئے بھی چیتن کی پرکٹتا کے ساتھ آنند کی پرکٹتا نہیں ہوتی جیسے پھول میں رُوپ ۔ رس ۔ گندھ ۔ سپرش سبھی ابھید ہیں مگر گندھ ہی کو نہ یادہ ناک گرہن کرتی ہے ؟

اعتراض ۲۰ ۔ چیتن کا اور آنند کا بھید نہیں ہے ۔ گندھ ۔ رُوپ ۔ رس ۔ سپرش کا بھید ہے ۔ اس لئے یہ مثال ناقص ہے ؟

جواب ۔ چیتن اور آنند کا بھید صرف ساکشی آتما میں ہے ۔ اُپادھی رُوپ ورتیوں میں نہیں ہے ۔ اسلئے مثال ناقص نہیں ہے ۔ کیونکہ ناک اِندری سوا پھول کے گندھ کے اور کچھ نہیں گرہن کرتی ۔ اسی طرح ورتیوں کو چیتن اور آنند کا بھید پرتیت ہوتا رہتا ہے +

اعتراض ۲۱ ۔ اگر ورتیوں میں چیتن اور آنند کا بھید ہے تو پھر ابھید کس میں ہے ؟

جواب ۔ شنیہ رُوپ کرم کے اُدے ہونے پر ورتی سانوک ہو جاتی ہے تب چیتن اور آنند کا ابھید بنا پرگٹ ہوتا ہے +

گورو دکھ دوارا تھا وہ الکیہ سن کر یہ گیان ہو گیا کہ "میں ہی سچدانند برہم ہوں"۔ تب سب کی
سمجھ آ گئی چلی گئی۔ پر سپتی سُشوپتی کے وقت براہمن کی پردھانتا ہے۔ کشتری اور ویش کی نہیں ہے
راجسُو یگیہ میں کشتری پردھان ہے براہمن اور ویش نہیں ہے۔ اسی طرح ویشیستو میہ یگیہ
میں ویش مکھیہ ہے۔ براہمن اور کشتری نہیں ہے۔ اس طرح تم کو سمجھ کر چیت کو سادھ دھیان کر
لینا چاہیئے۔ پرمارتھ میں صرف آتما پردھان ہے۔ اور کوئی بھی نہیں ہے۔ اور سب اسپنی
تعلقات ہیں۔ چار طرح کی وستو ہیں (۱) آتما (۲) آتما کا شیش یعنی پیارا (۳) اُپیکش اور (۴) دویش
ان میں سے جس کو جیسا دیکھتا اُس کو ویسا ماننا چاہیئے۔ اُپکار کرنے والا شیش ہوتا ہے۔ برودھی دویش ہوتا ہے
جو نہ اُپکار کرے نہ دویش کرے وہ اُپیکش ہے۔ سپ پہلے نظر سے شیر کے ساتھ دویش ہوتا ہے
مگر جب وہ چلا جاتا ہے تب وہ اُپیکش ہو جاتا ہے +

اعتراض۔ مگر کیا ایک ہی پدارتھ میں چاروں حالتیں ہو سکتی ہیں؟

جواب۔ کیوں نہیں۔ جو پیارا لگے وہ پیارا۔ جو پیارا نہ لگے وہ دویشی۔ اور جو دویشی
اور پیارا نہ لگے وہ اُپیکش ہے۔ ان میں سے صرف آتما سب سے پیارا ہے۔ یہ چاروں مختے ہیں۔
اور آتما ہی سب میں مکھیہ ہے۔ یاگیہ ولکیہ رشی ورہد آرنیک اُپنشد کے پُوروب براہمن ادھیائیں
اس طرح کہتے ہیں "یہ آتما پتر اور دھن اور اندریوں سے بھی پیارا ہے۔ کیونکہ یہ سب کے اندر ہے"
تیترے اُپنشد نے پنچ کوشوں کے اندر استھت آتما ہی کو سب سے پیارا بتایا ہے جو آتما سے
جس قدر نزدیک ہے اُتنا ہی پیارا اور جو جتنا ہی دُور ہے اُتنا ہی پیارا نہیں ہے آدمی اپنے
حفاظت کے لئے دھن پتر وغیرہ تک کو اپنے سے جدا کر دیتا ہے مگر آتما سے کون اور کب اور
کیسے جدا ہوا ہے۔ وہ تو اپنا رُوپ اور پریم پد ہے۔ شرُتی کہتی ہے "ایک مرتبہ گیانی اور اگیانی
کے درمیان مباحثہ ہوا۔ گیانی ساکشی رُوپ آتما کو اور اگیانی پتر کو پریم پد بتاتے تھے آخر
وہ شرُتی کے پاس فیصلہ لیئے۔ آخر میں یوں نپٹارا ہوا کہ مرنے یا ضایع جانے پر جو دُکھ ایں
اور دُکھ کے کارن بنیں وہ دُکھ رُوپ ہیں۔ جیسے پتر وغیرہ۔ لیکن آتما نہ مرتا ہے نہ ضایع جاتا

ہی ہے۔ مثلاً کسی نے کہا کہ "دیودت شیر ہے" دیودت کو شیر کی طرح بتانا گون پکش ہے کیونکہ شیر اور دیودت کا فرق ظاہر ہے۔ اسی طرح اپنا اور بیٹے کا بھی فرق ظاہر ہے۔ بیٹا آتما ہے کوش وغیرہ دوسب ٹھیک ہے۔ مثلاً کسی نے درخت کے ٹھونٹھ کو دیکھکر چور یا ڈاکو بتایا یہ بھرم ماتر تھا۔ اس لئے بیٹھیا ہے۔ اسی طرح آدمی بھرم میں پڑکر شریر ہی کو آتما سمجھنے لگتا ہے۔ حالانکہ شریر اور ساکشی آتما کا بھید ہے وہ بھید آلیانی کو پرتیت نہیں ہوتا۔ اور تیلر ویس میں نے مکھیہ آتما بتایا ہے وہ ساکشی ہے۔ ساکشی اور آتما میں کوئی بھید نہیں ہے مکھیہ آتما اصل میں یہی ہے ؞

تیسرا پرچھید
ساکشی مکھیہ آتما

اعتراض۔ ساکشی کو آپ نے مکھیہ کیسے کہہ دیا؟

جواب۔ ساکشی آتما سب پتر۔ دیہہ وغیرہ کے اندر پرتیت ہوتا ہے اسلئے وہ مکھیہ ہے۔ اگر وہ سب کے اندر نہ ہوتا۔ تو کبھی مکھیہ نہ کہلاتا ؞

اعتراض۔ آتما تین قسم کے ہیں مگر پتر کی پردھانتا کا ابھی تک نرنے نہیں ہوا؟

جواب۔ میں نے تم کو سمجھا دیا کہ بیوہار کی نظر سے پتر کو پردھانتا ہے۔ اور جہاں بیوہار نہیں ہے وہاں پر دھانتا نہیں ہے۔ اسی طرح جگت بیوہار میں متھول شریر کی پردھانتا ہے مگر پرمارتھ میں اُن کی پردھانتا نہیں ہے۔ مرتے وقت دھن دولت کے مقابلہ میں کریا کرم کرنے کے خیال سے پتر آتما پردھان ہے۔ مرنے کے بعد وہ گون ہے۔ اور صرف ساکشی کی پردھانتا رہجاتی ہے پتر کی یہ دھانتا شاعرانہ اور استعارہ کے طور پر مانی گئی ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ "یہ لڑکا اگنی سروپ ہے" تو وہاں کوئی یہ تو نہیں سمجھتا کہ یہ لڑکا چولھے کی آگ کی طرح جل رہا ہے۔ بلکہ کچھ اور ہی مطلب ہے یہ بیوہار بیوہار ہے۔ اور پرمارتھ پرمارتھ ہے۔ موڑھ ہیرانی کو گنگا سنان اور سوگ کی اچھا ہے۔ یہ دھرم بیوہار ہے۔ مگر جب شم دم وغیرہ کرکے شرون منن سے تتھا بھیاس کے بعد

مکھیہ آتما ہی ہے تو ایسا کیوں کہا گیا؟

جواب - یہہ کہنا دھرم بیوہار کی درشٹی سے ہے - بیوہار میں دو آتما مان کر کہا جاتا ہے ایک آتما باپ اور دوسرا بیٹا ہے - باپ کے مرنے پر چونکہ بیٹا اُس کی جگہہ لیتا ہے - اس لئے وہ مکھیہ آتما کہا گیا - کیونکہ دھرم کی درشٹی سے جس کے لڑکا نہیں ہے اُس کی سدگتی نہیں ہوتی - اور نہ وہ سورگ کو پراپت ہوتا ہے - اُس شرتی کے منتر یہ ہیں "(۱) تو برہم ہے (۲) تو یگیہ ہے - (۳) تو لوک ہے - اور سنسار کا جو کچھ ہے - اُس کا کارن تو ہے" (برہد آرنیک اُپنشد کہتی ہے "پِتر لوک پُتر ہی سے جیتا جاتا ہے - اور کسی کرم سے نہیں جیتا جاتا" مطلب یہہ ہے - کہ "یگیہ - دان - درشٹ - جپ - تپ سے پِتر لوک میں سکھ نہیں ملتا - بلکہ بغیر پُتر کے دھن وغیرہ بھی دُکھ روپ ہو جاتے ہیں - اور وارث کے نہ ہونے سے آدمی کو دُکھ ہوتا ہے ؂

سوال - آپ نے جو شرتیاں سُنائی ہیں - کہ "(۱) تو برہم ہے - (۲) تو یگیہ ہے - (۳) تو لوک ہے" اُس کا اُپدیش کب ہوتا ہے؟

جواب - مرنے کے وقت باپ بیٹے کو اُپدیش دیتا ہے - کہ "(۱) بیٹے! تو برہم ہے" یعنی گھر میں سب سے بڑا ہے - میرے پیچھے گھر کو سنبھالنا - جیسے اپنا ہی خیال رکھنا - (۲) "تو یگیہ ہے" یعنی جیسے میں یگیہ کرم وغیرہ کرتا رہا ہوں ویسے ہی میری جگہہ تو کرتے رہنا - (۳) "تو لوک ہے" یعنی میرے لوک کی پراپتی کے لئے تو شرادھ ترپن اور گیا وغیرہ کرنا - غرضیکہ اس نظر سے پُتر کو مکھیہ کہا گیا ہے ؂

سوال - تو آپ بھی کیوں نہیں ایسے آتما کو مکھیہ مانتے ہو؟

جواب - آتما تین پرکار کے ہیں (۱) گون آتما (۲) مِتھیا آتما اور (۳) مکھیہ آتما - بیوہار میں جس آتما کو مکھیہ کہا ہے - وہ اُسی جگہہ اُسی وقت اور اُسی نظر سے ہے - دوسری جگہہ دوسرے وقت اور دوسری نظر سے نہیں ہے - ان تینوں قسم کے آتماؤں کے درمیان بیچ ...

جواب - ایک کو ایک ہیں بھوگیہ رُوپتا اور بھوگتا رُوپتا نہیں بنتی اِس لئے آتما کو نہیں بھوگتا ॥

اعتراض - پریت تو وشیوں میں بھی دیکھی جاتی ہے ؟

جواب - وشیوں کی پریت کبھی پیدا ہوتی ہے کبھی دُور ہو جاتی ہے - ایک رس نہیں رہتی - اِس وجہ سے پُرش ایک وشے کے سُکھ کو چھوڑتا اور دوسرے کو پکڑتا ہے - آتما کی پریت پرم پریت ہے - ایک رس ہے - اُس میں نہ تیاگ ہے نہ گرہن ہے - اور نہ وہ کبھی دُور ہوتی ہے ॥

اعتراض - اگر آتما میں گرہن تیاگ نہیں تو وہ گھاس کے تنکے کی طرح بے حقیقت ہے ؟

جواب - گرہن اور تیاگ تو اُس کا کیا جاتا ہے جو اپنے سے علیحدہ ہو - اور آتما تو اپنا آپ ہے - اُس کو تم کیسے گرہن کروگے اور کیسے تیاگوگے ؟

اعتراض - یہ بات بے دلیل ہے - غصّہ کے وقت آدمی مرنے کی اِچھیا سے تم تیاگ (آتم گھات) پر اکثر مستعد ہو جاتا ہے ؟

جواب - یہاں تم نے اصلیت کو نہیں سمجھا - کسی کو آتما سے نفرت نہیں ہوتی بلکہ دیہہ سے ہو جاتی ہے - آتم تیاگ یا آتم گھات میں آتم معنی لفظ ہیں - دیہہ تیاگ اور دیہہ گھات تم کہہ سکتے ہو - اور یہ دیہہ آتما نہیں ہے - بلکہ وہ آتما سے بھنّ ہے - یاگیہ ولکیہ نے اِسی وجہ سے میتریّی کو بتایا تھا کہ آتما پرم پیارا ہے - لڑکے بالے ستری میں تھوڑی پریت ہوتی ہے - آتما میں پرم پریت ہے - مرنے کی خواہش کسی کو بھی نہیں ہوتی - بلکہ حالت کی تبدیلی اور دیہہ کے بدلنے کی حالت کا خیال اکثر ہوتا ہے ॥

دوسرا پرچھید

تیتر آتما

اعتراض - تیترے اُپنشد کی شرتی نے ایسا بھی تو بتایا ہے - کہ پتر باپ کا

آتما کی نظر سے ہی پیار ہوتا ہے غیریت کی نظر سے نہیں - لڑکے کا منہ جب باپ چومتا ہے تو لڑکا اُس کی ڈاڑھی دیکھکر کبھی رو پڑتا ہے - کیا اِس سے ظاہر نہیں ہے کہ بیٹے کا پیار باپ کو صرف اپنی نظر سے ہے - بیٹے کی نظر سے نہیں ہے - ایسے ہی اور باتوں کا حال جان لو - بیل اور ہاتھی گھوڑے وغیرہ کو ہم صرف اپنے ہی واسطے پیار کرتے ہیں - اُنکے واسطے نہیں - برہمن - کشتری - سورگ - برہم لوک - شیو - وشنو - وید - پرتھوی - دھن - بھوت - نوکر - چاکر - سب کا پیار صرف اپنے آتما کے واسطے ہے - اِن میں سے کسی کے واسطے بھی کسی کا پیار نہیں بنتا +

اعتراض - شرُتی نے اتنی مثالیں کثرت کے ساتھ کیوں دی ہیں ؟

جواب - تاکہ جگیاسو خوب ذہن نشین کرے - کہ کوئی پدارتھ اپنی حیثیت یا اپنی نظر سے کبھی پیارا نہیں - بلکہ سب کچھ صرف آتما کے سنتشٹ کرنے کے خیال سے پیارے ہوتے ہیں +

اعتراض - مگر یہاں مشکل تو یہ ہے - کہ کسی کو آتما کے پیار کے رُوپ کی خبر نہیں ہے - آپ یہ بتائیں آتما میں جو پریتی ہے وہ کس وجہ سے ہے - وہ راگ سے ہے یا (۲) شردھا سے یا (۳) بھگتی سے یا اچھیا کی وجہ سے ہے ؟

جواب - پریت جب ہوگی پراپت وستو کے لئے ہوگی اپراپت وستو کیلئے اچھیا وغیرہ ہوگی - تم اس موقع پر تو ساتوک ورتی کو پریت سمجھو +

اعتراض - جیسے دھن لبتر وغیرہ میں سکھ کے سادھن کی وجہ سے پریت ہے ویسے آتما بھی سکھ کا سادھن ہے - اِسلئے اُس سے پریت ہے محض آتما کیلئے پریت نہیں ہے ؟

جواب - آتما سُکھ کا سادھن نہیں بلکہ سکھ کا رُوپ اور سکھ کا بھوگنے والا ہے آتما کو کون بھوگتا ہے ! وہ کسی کا بھوگ نہیں ہے - دوسرے سامان کو بیشک سکھ کا سادھن سمجھو +

اعتراض - آتما ہی آتما کو بھوگتا ہے ؟

مُورکھ یوگی کو نہیں ہو گا۔ پھر وہ کیا کرے ؟

جواب ۔ اتی مُورکھ کو برہمہ وِدّیا کا ادھکار نہیں ہے ۔ وہ اننت جنموں کے پچھلے پاپ کے سنسکاروں سے گھرا ہوا ہے ۔ اُس کو ہم سِکشا نہیں دیتے ؛

اعتراض ۔ آپ آچاریہ ہیں پہلے کچھے مُورکھوں کا حال سُنائیے ۔ اور پھر آپ کو تو جیوؤں پر دیا بھی ہونی ہی چاہیے ۔ اِس لئے اگر کوئی ایسا مُورکھ جیو شرن میں آئے تو اُسکی اُدّھار کی صُورت بھی ہونی چاہیئے ؟

جواب ۔ مُوڑھ اور مُورکھ سنسار میں بے شمار ہیں ۔ اور اُن کی باسنا کے موافق اُنکو تعلیم بھی دی جا رہی ہے ۔ ایک مُوڑھ جگیاسُو تو وہ ہے جو برہم لوک کی پراپتی کا خواہشمند ہے ۔ دوسرے مُوڑھ کا راگ سؤرگ کے واسطے ہے یہ برہم لوک کا خواہشمند اپنا سنا کرے اور سؤرگ کی خواہشمند ہو تو اپنے برن آشرم وغیرہ کا دھرم پالن کرے ۔ انکے سوا جو آتم جگیاسُو ہیں ۔ گرو صرف اُن کو آتم آنند یوگ کا اُپدیش کرتے ہیں ۔ اوروں کو نہیں ۔ اس طرح کا اُپدیش یاگیہ ولکیہ رشی نے اپنی ستری کو دیا تھا " اے میترییٔی ! شوہر کی نظر سے عورت پیاری نہیں بلکہ آتما کی درشٹی سے عورت پیاری ہے " ۔ اسی طرح (۱) شوہر (۲) ستری (۳) پُتر (۴) دھن (۵) براہمن (۶) کشتری (۷) لوک (۸) دیوتا (۹) وید (۱۰) بھوت (۱۱) ایشور وغیرہ سب کا ذکر کر کے اُس کو سمجھایا کہ ان میں سے کوئی بھی اپنی حیثیت سے پیارے نہیں ہیں بلکہ آتما کی وجہ سے پیارے ہیں ۔ آدمی کیوں ایشور کی پُوجا کرتا ہے ؟ صرف اپنے واسطے ۔ اِس لئے اُس کو اپنا پیار زیادہ ہے ۔ یہی حال اور چیزوں کا بھی ہے ؛

اعتراض ۔ اگر اکیلے مرد کی خواہش ہو ۔ تو یہ بات کہی جا سکتی ہے ۔ لیکن مرد و عورت جب دونوں ہی کی اپنی خواہ دوسرے کے لئے اچھا ہو ۔ تو پھر اس وقت ستری کو خواہش شوہر کی نظر سے شوہر کے لئے ہے ۔ اور شوہر کی خواہش ستری کیلئے ستری کی نظر سے ہے

جواب ۔ اُس وقت بھی دونوں اپنے اپنے سُکھ کے لئے اچھیا کرتے ہیں اِسلئے

دونوں کا انجھو کرتا ہوا دونوں کو بھوگتا ہے - اور پرار بدھ کرم کے بھوگ کے ساتھ ان لبنتر کے سکھ کو بھی ساتھ ساتھ بھوگتا رہتا ہے +

اعتراض - اگر دُکھ کی پراپتی کیوقت بدھی کیحالت بگڑ جاتی ہے اُس وقت برہمانند کا انجھو کیسے ہوگا؟

جواب - گیانی اور اگیانی میں یہی تو فرق ہے وہ دُکھ میں بھی صبیر ہو جاتا ہے اور اس میں سہن سکتی رہتی ہے - وہ جانتا ہے کہ پرار بدھ بھوگنا ہی پڑیگا - اسلئے برہمانند کا انجھو اُس سے دُور نہیں ہوتا جیسے گرمی کے ستائے ہوئے پُرش کو گنگا میں غوطہ لگانے سے گرمی اور سردی دونوں کا گیان رہتا ہے - ویسے ہی گیانی سنسار کے دُکھ کو جانتا ہوا برہمانند کا بھی انجھو رکھتا ہے +

اعتراض - گیانی کے سُخن کو برہمانند کے انجھو کی باسنا سے صرف برہمانند کی پرتیتی ماننی چاہیئے - اور وشیہ سکھ کی پرتیت نہ ماننی چاہیئے ؟

جواب - صرف برہمانند کے انجھو کی باسنا سے سُخن نہیں ہوتا - بلکہ اودیا کی باسنا سے ہوتا ہے - جب تک انتہ کرن ہے تب تک باسنا ہے - اور انتہ کرن کے ہوتے ہوئے گیانی بھی اگیانی کی طرح سُخن میں سکھ دُکھ دونوں کا انجھو کرتا ہے +

ختم ہوا پنجدشی کا گیارھواں برہمانندسے یوگانند پرکرن جس میں ۱۳۴ شلوک ہیں اور ہم نے اپنے طور پر ۵ پرچھیدوں اور ۶۷ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے +

بارھواں پرکرن برہمانندکے آتمانند

پہلا پرچھید
آتما کا پیار

اعتراض - برہمانندسے یوگانند پرکرن میں آپنے جو کچھ کہا ہے اُس کا انجھو

جواب۔ سدیر تک کی سمادھی دُرلبھ ہے۔ مگر وہ ایک لمحہ کی تو ہو جاتی ہے۔ اسی سے برہمہ آنند کا نشچے ہو رہتا ہے +

اعتراض۔ شروَن۔ منن۔ ندھیاسن کئے ہوئے پُرش بھی برہمانند سے رہت ہو کر باہر مُکھی نظر آتے ہیں؟

جواب۔ شردھا رکھنے والوں کو آنند کا نشچے ہوتا ہے۔ شردھا سے سمادھی سِدھ ہو جاتی ہے۔ اور سمادھی سے آپ نشچے ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ بھی اگر ایسا نشچے آجائے تو پھر باہر مُکھتا اپنا نقصان نہیں کرتی۔ اور برہمانند کی پرتیت بنی رہتی ہے مثال۔ سُنو۔ بڑی بدچلن عورت گھر کا کام کاج کرتی ہوئی بھی دوسرے پُرش کے آنند کا چنتن کرتی رہتی ہے۔ اور بیوپار بھی کرتی رہتی ہے۔ جب بیوہار میں یہ بات ہے تو پرمارتھ میں کیوں نہ ہوگی۔ اور جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے۔ وہ کیوں برہمانند کا نشچے نہ کریگا سر کے بوجھ اُتر جانے سے سب کو سُکھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی سنسار کے بیوہاروں کے تیاگ دینے سے برہمانند کی پراپتی ہوتی ہے +

اعتراض۔ سُکھ پرتی کول ہے۔ اور سُکھ انوکول ہے۔ سب کو اچھا ہوتی ہے۔ پھر یوگی کو وِشے سُکھ کی اچھیا کیوں نہ ہوگی؟

جواب۔ یوگی نے وِشے بھوگ کو مِتھیا پرتیت کر لیا ہے۔ اِس لئے اُس میں وِشے کی پرورتی نہیں ہوتی۔ اِس وجہ سے وہ صرف نج آنند برہمانند کا چنتن کرتا ہے۔ چنتامنی کو چھوڑ کر کون کوڑیوں کی خواہش کریگا!

اعتراض۔ برہمانند نے سُکھ کی لذت کے برودھی سُکھ کی اچھیا نہ سہی۔ مگر چت بہت آسانی سے باہر مُکھی ہو جاتا ہے۔ اسلئے ممکن ہے کہ اُس کو وِشیوں کی اچھیا ہو۔

جواب۔ یوگی کو یہ تجربہ ہو جاتا ہے کہ وِشے کی اچھا سے بدھی جلد بھرشٹ ہو جاتی ہے۔ اسلئے وہ سنبھل کر رہتا ہے۔ لیکن گیانی کا حال اور طرح کا ہے۔ وہ وِشیانند اور برہمانند

اعتراض ۔ آتما کے موکش کے لئے آتما کا شودھن کرنا چاہیئے نہ کہ چت کا؟

جواب ۔ جیو کا چت جس چیز میں لگا رہتا ہے وہ اُسی کا رُوپ ہو جاتا ہے۔ اگر دھن دولت اولاد کی کمی ہے۔ تو ادھر چت دینے سے وہ اپنے آپ کو کم سمجھنے لگتا ہے اور اگر زیادتی ہے تو زیادہ ماننے لگتا ہے۔ اس وجہ سے چت ہی کے شودھن کی ضرورت ہے۔ آتما تو سوبھاو ہی سے شُدھ ہے۔ چت ہی کے سمبندھ سے پُرش راگ دویش اور جنم مرن کو پراپت ہوتا ہے۔ ورہد آرنیک اُپنشد کہتی ہے "چت کے دھیان کرنے سے آتم دھیان اور چت کے چنچل ہونے سے چنچلتا آتی ہے۔ یہی چت ہی سنسار کا کارن ہے"۔

اعتراض ۔ انادی کال کے جنموں سے سنچت کئے ہوئے سُکھ دُکھ دینے والے پُنیہ پاپ کرموں کے ہوتے ہوئے محض چت کے شودھن سے سنسار کی نورتی کیسے ہوگی؟

جواب ۔ چت کے شودھن سے چت نرمل ہوتا ہے۔ اور نرمل چت میں برہم ودیا اُدے ہوتا ہے۔ اس برہم وچار سے برہم گیان ہوتا ہے۔ اور برہم گیان سے تمام کرموں کا ناش ہو جاتا ہے۔ "جیسے تیز آگ لکڑی کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے ویسے ہی شُدھ چت والے پُرش کے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں" یہ شرتی کا مت ہے۔ "گؤ بدھ اور برہم ہتیا تک کے مہا پاپ چت کے شودھن کرنے سے ناش ہوتے ہیں" یہ سمرتی کا مت ہے۔ "پُنیہ پاپ کے کمزور ہونے پر پُرش اپنے اوِدّیا نند رُوپ میں ستھت ہوتا ہے۔ اور ناشی برہم کے سُکھ کو لے لیتا ہے۔ اور بندھن کو کاٹ کر موکش ہو جاتا ہے" "من دو ہیں۔ ایک شُدھ اور دوسرا اشُدھ۔ کام کرودھ والا من اشُدھ ہے۔ اور بغیر کام کرودھ والا من شُدھ ہے اور یہی شُدھ من موکش کا کارن ہے۔ اور اشُدھ من بندھن کا کارن ہے" "سچدانند رُوپ برہم میں استھت چت کو سمادھی نے دھو کر نرمل بنا دیا ہے۔ اب اُس میں رنج اور تم کے میل نہیں ہیں۔ اور یہی سُکھ کا پاتر ہے"۔

اعتراض ۔ ایسی سمادھی دُرلبھ ہے۔ اسلئے برہم آنند کا نشچے کیسے ہو؟

کیا ہو رہا ہے؟ جواب دیا "سمندر نے ہمارے انڈے بہا لئے۔ ہم اسی کو خشک کر دینگے"۔ ناردو نے کہا "تم سے اس کام کا سرانجام پانا مشکل ہے" لوا بولا "آپ اپنی راہ لیجئے یہاں تو جو دل میں ٹھن گئی ٹھن گئی"۔ نارد مُن کے استقلال کو دیکھکر خوش ہوئے۔ دُعا دی۔ کہ "تمہاری مُراد پوری ہو"۔ اور آپ وشنو لوک میں پہنچکر گرڑ سے بولے "سمندر تمہاری جاتی والے پرندوں کا انڈا بہا لے گیا۔ اور سب پرند اپنی چونچوں سے اُسے اُلیچ رہے ہیں۔ تم کو بھی مدد دینی چاہیئے۔ ورنہ تمہاری نسل دُنیا سے معدوم ہو جائیگی"۔ یہ سُنکر گرڑ کو غصّہ آیا۔ اور سمندر کے کنارے پہنچکر ایک پر مارا جس کی وجہ سے چار کوس تک سمندر خشک ہو گیا تب اُس کو ہوش ہوا۔ اور گرڑ سے منت کرنے لگا۔ کہ "آپ کیوں مجھ پر غصّہ کرتے ہو"۔ اُس نے انڈوں کا واقعہ سُنایا۔ سمندر نے شرمندہ ہو کر انڈا تلاش کر لایا۔ اور پھر اپنی حد سے آگے نہ بڑھنے کا وعدہ کیا"۔ یہ قصّہ ہے۔ جگیاسُو بھی اسی طرح سنسار ساگر کو گورو۔ ایشور اور من کی مدد سے جیت لیتا ہے۔ صرف استقلال اور ہمّت چاہیئے۔ پس دہیش کی عادت سے کام نہیں نکلتا۔ میتر اینی نام یجروید کی ایک شاکھا میں بھی ایسی مثال آئی ہے "شاکاے نام رشی کا ورہدرتھ راجا شاگرد ہوا۔ رشی نے اُس کو تعلیم دی۔ کہ جیسے آگ اپنی جوتی میں مستغرق ہو کر لکڑی وغیرہ کو جلا دیتی ہے۔ ویسے ہی سمادھی کے ابھیاس سے تو بھی راجس تامس ورتیوں کو جلا کر ستا اما تر شانتی کو پراپت ہو۔ ستّ ماتر کی کامنا کو جیت دیکر اُپ شم (شانتی) کو حاصل کر لے۔ یہ شکھ مُکھ ستری اُپتر دشن سب ہی متھیا ہیں"۔

اعتراض۔ چت کے ایکاگر ہونے سے اُپ شم کی پراپتی سے جگت متھیا روپ ہو جاتا ہے۔ یہ آپ کیسے کہتے ہیں۔ چت جگت کا اُپادان کارن نہیں ہے؟

جواب۔ گو سروپ سے چت جگت کا اُپادان کارن نہیں ہے۔ مگر جگت کے بھوگ کا کارن ہے۔ جب چت کا ئے سُوشپتی اوستھا میں ہو جاتا ہے۔ تب جگت پرتیت نہیں ہوتا۔ اور متھیا ہی ہو جاتا ہے۔ اِس لئے ابھیاس اور ویراگ کی طرف توجّہ دلائی جاتی ہے۔

لے کرتے تا اس سے چت سوکشم ہو جائیگا تب نج آنند پرگٹ ہوگا۔ اور جیوں جیوں ورتیوں کا نرودھ ہوتا جائے گا تیوں تیوں اہنکار کا ابھاو ہوتا ہوا۔ نج آنند کی پراپتی ہوتی جاویگی"۔

اعتراض ۵۶ — اہنکار کا تو بالکل ابھاو سوشپتی میں ہو جاتا ہے۔ اس لئے ندرا ہی کو بدھی کی پرم سوکشمتا کہنی چاہیئے؟

جواب — بدھی کی سوکشمتا ندرا نہیں ہے۔ انتہ کرن کی تمام ورتیوں کے لے ہونے پر بھی انتہ کرن کے سروپ کا لے نہیں ہوتا۔ بلکہ انتہ کرن کی کارن روپتا کی استھتی کا نام سوشپتی ہے۔ بدھی کی سوکشمتا نروکلپ سمادھی ہے ندرا نہیں ہے نروکلپ سمادھی میں شریر نہیں گرتا۔ سوشپتی میں اہنکار کے لے ہونے سے گر جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ نروکلپ سمادھی میں انتہ کرن کے سروپ کا لے نہیں ہوتا۔ اس سے صاف صاف ظاہر ہے۔ کہ جس وقت دویت کی پرتیت نہیں ہے۔ اور ندرا بھی نہیں ہے اُس وقت جو پرتیت ہوتا ہے وہ سکھ برہمانند ہے +

اعتراض ۵۷ — ندرا اور دویت کے نہ پرتیت ہونے سے جو سکھ ہوتا ہے۔ اس کو آپ نے کیسے برہمانند جانا؟

جواب — بھگوان نے گیتا کے چھٹے ادھیائے میں ارجن سے یوں کہا ہے۔ دویت کی اپرتیت اور ندرا کے ابھاو سے جو سکھ پرتیت ہوتا ہے وہ برہمانند ہے"+

اعتراض ۵۸ — گیتا وغیرہ کے ذرا اُن شلوکوں کا مطلب تو سنایئے؟

جواب — سنو" ادتھ کے کرم کے موافق برہمانند کی خواہش والا جگیاسو آہستہ آہستہ اُپرامتا کو پراپت ہوتا ہے" "من کی آتما میں سمیک استھتی تک اُپرامتا کی اودھی (حد) ہے سمپورن جگت آتم سروپ ہے۔ آتما کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اسلئے اناتم وستو کا چنتن نہ کرے" "یوگی کا من پہلے جس جس وشے کے واسطے اندریوں کی راہ سے نکل جائے اور

ہوتی ہے۔ اُداسین اوستھا سوبھاوک ہے۔ وہ کرم سے پیدا نہیں ہوتی۔ سُکھ دُکھ دو قسم کے ہیں۔ ایک باہری وِشیوں کا بھوگ۔ دوسرا منو راج (دلی) دُکھ سُکھ اور ان دونوں سے علیحدگی اُداسین اوستھا ہے۔ اِس اُداسین اوستھا میں نج آنند کا بھان ہوتا ہے۔ اور کوئی چنتا نہیں رہتی"۔

اعتراض۔ اُداسین اوستھا کے آنند کو اب آپ نج آنند کہتے ہو۔ پہلے نج آنند کو برہمانند کہتے تھے۔ اور اُس کو واسنا بتایا تھا۔ کیا پہلی پچھلی باتوں میں برودھ نہیں ہے؟

جواب۔ اُداسین اوستھا میں صرف سامانیہ آہنکار رہتا ہے۔ اور وہی آورن ہے میری باتوں میں برودھ نہیں ہے۔

اعتراض۔ تو اُداسین اوستھا میں پرتیت ہوئے سُکھ کو تب مکھیہ نج آنند نہ کہنا چاہیے۔ پھر اُس کا رُوپ کیا ہوا؟

جواب۔ تب واسنانند کہو۔

اعتراض۔ مکھیہ آنند سے مخالف کوئی واسنانند پرسدھ نہیں ہے؟

جواب۔ مکھیہ آنند سے بھن واسنانند انومان سے جانی جاتی ہے۔ جیسے پانی سے بھرے ہوئے گھڑے کے باہر جو شیتلتا ہے وہ جل نہیں ہے۔ مگر شیتلتا جل کا گُن ہے اور اُس گُن سے جل کا انومان کیا جاتا ہے۔ انومان کا رُوپ یہ ہے "گھڑا جل والا ہے کیونکہ شیتل ہے جس گھڑے میں جل نہیں ہوتا۔ وہ سیتل نہیں ہوتا۔ کیونکہ کمہار کے آگ کے ترادے سے نکلا ہوا گھڑا گرم ہوتا ہے کیونکہ اُس میں جل نہیں ہے"۔ اِسی طرح اُداسین اوستھا میں جو واسنانند پرتیت ہوتا ہے۔ اُس کو انومان سے نج آنند سمجھنا چاہیے۔ "کٹھ ولی اُپنشد کہتی ہے۔ پہلے جگیا سُو اپنی اِندریوں کی ورتیوں کا من میں نرودھ کرے"۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کام کرودھ وغیرہ کے ساتھ براہمن کی جاتی وغیرہ کے وِشیش ابھمان کو چھوڑ کر پہلے سامانیہ ابھمان میں لے کرے۔ پھر سامانیہ ابھمان کو نِروکلپ سمادھی کے ابھیاس سے

اعتراض ۱۵ - اگر برہمانند اور نج آنند ایک ہے - تو پھر یوگی واسانند اور برہمانند سے بھِن نج آنند کا انبھو کیا کریں گے اور یوگانند کیا ہوگا؟

جواب - برہمانند ہی اُپادھی کی وجہ سے مختلف نام کہے جاتے ہیں - واستو میں ان کے درمیان کوئی بھید نہیں ہے - ایک پُرش استری روپ اُپادھی سے گرہستی بنتا ہے - دوسرا اُس کو چھوڑ کر برہمچاری ہوتا ہے - پُرش کے اپنے رُوپ میں تو کوئی بھید نہیں ہے - اِسی طرح برہمانند ہی کے اُپادھی بھید سے مختلف نام رکھ دیئے گئے ہیں - سارے بھوت آنند سے پیدا ہو کر آنند ہی میں لین ہو جاتے ہیں - ایسا اعتراض کرنا فضول ہی ہے ✦

اعتراض ۱۶ - اس پرکرن میں آپ صرف برہمانند کا کتھن کر رہے ہیں - اور آنندوں کو پھر کیوں بیان کرتے ہیں؟

جواب - اِس لئے کہ اِن سب کے سوچنے دیکھنا اور سمجھنے سے برہمہ آنند رُوپ کا گیان ہوتا ہے - پُتر ہی پتا کا جاننے والا ہوتا ہے - برہمہ آنند کے متعلق کیولیہ اُپنشد وغیرہ شرتیاں یُوں کہتی ہیں "سوشپتی کال میں 'اہم' 'اوم' وغیرہ سب کا لیے ہو کر اوران سے گھرا ہوا جیو سُکھ رُوپ برہم کو پراپت ہوتا ہے" "جاگرت اور سوپن کو وہ کرم کے سنسکاروں کی وجہ سے سوشپتی سے اُٹھنے پر پاتا ہے" "نیتر میں بسنے سے جاگرت اوستھا آتی ہے" "کنٹھ میں رہنے سے سوپن اوستھا پراپت ہوتی ہے" "ہردے میں باس کرنے سے سوشپتی ہوتی ہے" "جاگرت میں سر سے پاؤں تک لیکر دیہہ کا ابھمانی دیہہ کے ساتھ تناتمن کیا جاتا ہے - جیسے تپایا ہوا لوہا آگ کے ساتھ ملا ہوا ایک رُوپتا کو حاصل کر لیتا ہے - اور تب منشیہ اپنے کو منشیہ سمجھتا ہے" "شریر ہی کے تناتم ابھمان کر لینے سے یہ تین اوستھائیں ہوا کرتی ہیں - ایک اوستھا دُکھ رُوپ، دوسری سُکھ رُوپ اور تیسری اُداسین رُوپ ہے" "سُکھ دُکھ رُوپ اوستھا کرم سے پیدا

یہ مذاق اُڑانا کہ میں سمپورن برہم کو نہیں جانتا فعل عبث ہے۔ برہم میں پورا
اور ادھورا پنا کیسا؟

جواب۔ پورا اور ادھورا کیوں نہیں! میں سوال کرتا ہوں۔ تم نے طوطے کی
طرح ایک اُس ادوتیہ سچدانند روپ برہم کا نام رٹ لیا ہے یا اُس برہم کو بھی جانتے
ہو۔ جو شبد وغیرہ کے پرے ہے۔ اگر تم شبد اور ارتھ میں پڑے ہو تو ابھی پورے برہم
کو نہیں جانا۔ ابھی پستکوں میں اٹک رہے ہو۔ جب سنشے وپریے دور ہو جاینگے۔
اور ساکشاتکار کر لو گے تب سمپورن برہم کے جاننے والے بنوگے۔ ابھی تو تم کو اتنی
بھی خبر نہیں ہے۔ کہ برہم آنند کا سکھ اندریوں کے بغیر ہوتا ہے۔ ہاں یہ برہم آنند کی
باسنا ہے۔ تم میں برہمانند نہیں ہے بلکہ باسنانند ہے۔ یہ دو بھی آنند ہیں تیسرا آنند
وشیانند ہے۔ یہ آنند وشیوں کی خواہش میں چت کی ورتی کے انترمکھ ہونے سے
چیتن پرتی بمب کی ایکتا سے اپنے ہی میں پراپت ہوتی ہے۔ ان سب آنندوں کا نام
پھر سن لو۔ برہمانند۔ واسنانند۔ اور وشیانند۔ وشیانند کو پرتی بمب آنند کہہ سکتے
ہو۔ ان تین کے سوا چوتھا آنند نہیں ہے۔

اعتراض۔ آپ نے پہلے اور آنند بھی بتائے تھے۔ یوگ کے سادھن سے
نج آنند پراپت ہوتا ہے۔ وہ بھی آنند ہے۔ یوگانند۔ ادویتانند۔ وشیانند۔ ودیانند
وغیرہ بھی تو ایسے ہی ہیں۔ اس لئے آپ کا تین آنند بتانا بے دلیل ہے؟

جواب۔ ودیانند تو وشیانند کے انترگت ہے۔ وہ انتہ کرن کی ورتی روپ ہے
یہ ہم تیسویں پرکرن میں کہیں گے۔ نج آنند۔ مکھیانند۔ آتمانند۔ یوگانند۔ ادویتانند ان
پانچوں کی برہم آنند تا روپ ہے۔ اہنکار کی ورتی جس قدر بھولتی جائیگی پرش کو اسی
قدر سوکشم ورتی سے نج آنند پرتیت ہوگا۔ ادویتی یوگانند ہے۔ پھر فرق کیا ہوا؟ ان
سب کا بیان آگے چل کر کیا جائے گا۔

میں سُوشُپتی کے جاگنے پر کچھ دیر برہم آنند کے سنسکار رہتے ہیں - اُس کا سُکھ آپ اُن اندریوں دوارا پایا نہیں تھا - اس لئے وہ تھوڑی دیر چُپ بھی رہتا ہے +

اعتراض ۴۵ - اس چُپ رہنے کا دوسرا نام تُوشنی ہے یہ ہمیشہ کیوں نہیں قایم رہتی ؟

جواب - پُنیہ پاپ کے کرموں کی پریرنا سے دُکھوں کا چنتن کر کے آہستہ آہستہ برہمانند کو بھول جاتا ہے +

اعتراض ۴۶ - گورو کی سیوا اور شرون وغیرہ سے برہمانند کی تُوشنی سے آلسی تک کو کرتا رتھ ہو جانا چاہئے - اور جب آپ ایسا کہتے ہیں تب تو سیوا اور شرون وغیرہ سادھن فضول ہی ہو گئے ؟

جواب - یہ فضول نہیں ہیں - کیونکہ گورو بانی کی شکتی سروگیہ سرب انتر یامی چِدرُوپ برہم کو پراپت کراتی ہے +

اعتراض ۴۷ - میں برہم آنند کا جاننے والا ہوں مگر آپ کی بانی سے تُوشنی کو پراپت کرتا ہوا بھی میں کرتارتھ نہیں ہوا ؟

جواب - (مذاقیہ) - ایک شخص نے کسی سے سُن لیا تھا - کہ چاروں وید جاننے والے کو دھن ملتا ہے - اُس نے کسی سے کہا کہ میں ویدوں کا جاننے والا ہوں تو اپنا دھن مجھ کو دیدے - اس نے نہیں دیا - ایسا ہی تمہارا حال ہے +

اعتراض ۴۸ - وید چار ہیں - اس طرح کا جاننے والا صرف گنتی جانتا ہے - وہ وید پڑھا ہوا تو نہیں ہے ؟

جواب - ویسے ہی تم نے بھی برہمانند کا نام تو سُن لیا ہے مگر سُشُپتی والے برہم کی خبر نہیں ہے +

پانچواں پرچھید

آنند

اعتراض ۴۹ - برہم سجاتی وجاتی اور سوگت بھید سے رہت ہے اس لئے آپ کا

میں لین ہو جاتی ہیں صرف چیتن۔ اُپادھی سے آتما اگیان کے سہت رہ جاتا ہے
اور یہی وجہ ہے۔ کہ پُرش اُٹھکر کہتا ہے "میں ایسا سویا کہ کسی کی خبر تک نہ رہی"
اس سے اگیان میں من اور اندریوں وغیرہ کا لین ہونا پایا جاتا ہے ❖
اعتراض۔ لین ہونے کا نام نِدرا (نیند) ہے۔ آپ کو یوں کہنا چاہیئے۔ کہ
وگیان مے اور منومے نِدرا میں لین ہو گئے۔ اور یہہ نہ کہنا چاہیئے۔ کہ وگیان مے اور
منومے میں اگیان میں لین ہو گئے ؟
جواب۔ بہت خوب! ایسا ہی سہی جس کو تم نِدرا کہتے ہو۔ گیانی اسی کو اگیان
کہتے ہیں ❖
اعتراض۔ جب وگیان مے سوشپتی کے اگیان میں لین ہو گیا۔ تو پھر جاگرت
اوستھا میں سُکھ اور گیان کی یاد کس کو آتی ہے ؟
جواب۔ سُکھ اوستھا میں وگیان کے سروپ کا ابھاو نہیں ہوتا۔ لے اُپادھی
ماتر کا ہوتا ہے۔ اور وہاں دوسری اُپادھی گرہن ہوتی ہے۔ اس لئے آنندمے اُپادھی
والے کو انبھو ہوتا ہے۔ اور وگیان نام جو سُکھ اُپادھی ہے اس سے سمرن (یاد) کرتا
ہے۔ اس لئے انبھو اور سمرن اُپادھی بھید سے دونوں بنتے ہیں۔ سوشپتی کے پہلے
حصہ میں انترمکھی بُدھی میں آتما کا آنند روپ پرتی بِمب پڑتا ہے۔ اسی کا جاگرت میں
سمرن ہوتا ہے۔ اور چونکہ پرتی بِمب سہت انترمکھ بُدھی کے ورتی میں سُکھ کے سنسکار
کے ساتھ اگیان کی اُپادھی والا جو آنندمے ہے وہ سوشپتی میں جدا بھاس سہت اگیان
سے پیدا ہوئی ورتیوں سے سُکھ کو جانتا ہے اسلئے وہی برہم سُکھ کا انبھو کرتا ہے ❖
اعتراض۔ اگر اگیان کی ورتیوں سے سوشپتی میں انبھو ہوتا ہے تو سُکھ کے
انبھو کرنیوالا بھان بھی ضرور ہوگا۔ جیسا کہ جاگرت میں ہوتا ہے ؟
جواب۔ اگیان کے انبھو کرنے والی ورتیاں بُدھی کی ورتیوں سے بہت

ودیہ مُکت ہو جانا چاہیئے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا؟

جواب۔ تموگن پردھان اگیان آورن رہتا ہے۔ جیو سُکھ رُوپ برہم کو تو پراپت ہوتا ہے۔ مگر آورن کے بھنگ نہ ہونے سے ودیہ مُکت نہیں ہوتا۔ اگر سُکھ نہ مِلتا تو سوشپتی سے اُٹھ کر جیو یہ کبھی نہیں کہتا۔ کہ میں ایسا سُکھ سے سویا۔ کہ دُکھ کا نام تک بھی نہیں تھا +

اعتراض۔ سوشپتی میں سُکھ اور اگیان کی خبر سمرتی گیان (یادداشت) دیتی ہے مگر سمرتی گیان پرمان نہیں ہو سکتا؟

جواب۔ سمرتی گیان پرمان نہیں ہے۔ مگر اُس کے ساتھ انبھو تو ہے جس سے سوشپتی کا سُکھ انبھو سے سِدھ ہوتا ہے۔ انبھو پہلے ہوتا ہے۔ سمرتی پیچھے ہوتی ہے اور اس لیے انبھو پرمان ہے +

اعتراض۔ مگر سوشپتی میں من اور گیان اِندریاں سب لین ہو جاتی ہیں۔ اس لئے سوشپتی میں انبھو کیسے ہوگا؟

جواب۔ سوشپتی کے سُکھ کے انبھو کا کوئی سادھن نہیں ہے۔ وہ سُکھ سُوپرکاش چیتن رُوپ ہے۔ یہاں من اور اندریوں کے سادھن کی ضرورت نہیں ہے +

اعتراض۔ کیا سوشپتی کے سُکھ کی برہم رُوپتا کے متعلق آپ کوئی پرمان دے سکتے ہیں؟

جواب۔ وید آتھربن اُپنشد آنند کو برہم رُوپ بتاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا پرمان ہو سکتا ہے +

اعتراض۔ پُرش سوشپتی سے اُٹھ کر جو سمرن (یاد) ہوتا ہے وہ وگیان مے نام جیو کا دھرم ہے۔ وہ تو رہتا نہیں۔ پھر انبھو کس کو ہوتا ہے؟

جواب۔ وِگیان مے کی اُپادھی۔ وگیان۔ مَن کا اندریاں۔ بدھی رُوپ سوشپتی

ماں کا دودھ پی کر میرے تیرے پنے کے جھگڑے سے آزاد بچہ آرام سے لیٹا ہوا آنند بھوگتا ہے۔ ویسے ہی چکرورتی راجہ بھی سارے سکھوں کو پراپت ہو کر اور راگ دویش کو چھوڑ کر خوش رہتا ہے۔ گیانی جیون مکت دشا کو پا کر پرمانند روپ میں استھت ہوتا ہے ویسے ہی سوشپتی کا آنند بھی ہے +

اعتراض ۱۲ - صرف تین ہی درشٹانت کیوں ہیں کیا اور مثالیں نہیں دی جا سکتیں؟

جواب - اس موقع پر تین ہی کافی ہیں۔ چھوٹا بالک ابویکی ہے۔ چکرورتی راجہ بویکی کے ساتھ بیوہار کرنے والا ہے۔ اور گیانی برہمانند ادوتیہ آتما کا ساکشاتکار کرنیوالا ہے۔ ان تینوں ہی کو سکھ ہوتا ہے۔ باقی اور لوگ اہنکار اور ابھمان کی رسی سے بندھے ہوئے دکھ کو بھوگتے ہیں۔ کوئی اپنے کو باپ کوئی بیٹا۔ کوئی براہمن۔ کوئی راجہ۔ کوئی دانی سمجھ کر دکھی رہتے ہیں۔ سوشپتی میں یہ دکھ نہیں ہے +

اعتراض ۱۳ - سوشپتی میں سارے سنسار کی نورتی نہیں ہوتی۔ باپ بیٹے کے اہنکار کا ابھاو تو ہو جاتا ہے۔ مگر سکھ کا ابھمان تو رہتا ہی ہے۔ اس لئے جیوپنا دور نہیں ہوتی؟

جواب - سوشپتی میں جگت کی نورتی ہو جاتی ہے۔ تن بدن تک کا تو ہوش نہیں رہتا۔ پھر ابھمان کس کا ہوگا! شرتی کا بچن ہے "سوشپتی میں دیہ ابھمان کا ابھاو ہو کر پرش تمام شوکوں کے پرے پہنچ جاتا ہے" +

اعتراض ۱۴ - ان شرتیوں سے سوشپتی اوستھا میں سکھ کی پراپتی ساکشات نہیں ہوتی۔ ہاں شوک تو ضرور چلا جاتا ہے؟

جواب - کیونکہ اپنشد کی بانی ہے "آلیان کے ساتھ ابھید کو پراپت ہو کر جیو سکھ روپ برہم کو پراپت ہو جاتا ہے" +

اعتراض ۱۵ - اگر سوشپتی میں جیو سکھ روپ برہم کو پراپت ہوتا ہے تو اس کو

روکی ہی نہیں کرتا۔ یہ اعتراض تھا اِبھرم کی وجہ سے ہے ۔

اعتراض ۔ اگر آپ کی بات مان بھی لیں تو سُوشپتی کے سُکھ کی اِن سامانوں سے پیدائش ہوئی۔ اِس لئے وہ آتم رُوپ نہیں ہوتا؟

جواب ۔ گہری نیند آنے کے پہلے بیشک تم کھاٹ وغیرہ کے سُکھ کو پیدا کیا ہُوا مان لو۔ مگر سُوشپتی کا سُکھ ان سے پیدا نہیں ہوتا۔ اگر یہ بات ہوتی تو پتھر کے چٹان پر سوئے ہوئے آدمی کو سُکھ نہ ملتا۔ اب اور سُنو۔ پُرش انترمکھی ورتی کو پراپت ہو کر آنند رُوپ برہم کی طرف جاتا۔ اور اُس کے ساتھ ایکتا کرتا ہے۔ اور برہم رُوپ ہو جاتا ہے۔ اور ترپتی کے دیکھنے سے جو تھکاوٹ پیدا ہوئی تھی جاتی رہتی ہے۔ بوند سمندر میں جا کر سمندر ہی ہو جاتا ہے۔ سرُتی میں اُدالک رِشی نے اپنے بیٹے سویت کیتو کو اسی طرح سمندر کے پانی کے بُدبُدوں کی مثال دیکر سمجھایا ہے۔ ایک بُدبُدا بُلبُل۔ دوسرا باز۔ تیسرا کُمار۔ چوتھا چکرورتی راجہ۔ پانچواں برہم گیانی وغیرہ وغیرہ ہیں۔ چھاندوگ اُپنشد کی شرُتی ہے "جس طرح تاگے سے بندھا ہُوا بُلبل اِدھر اُدھر اُڑتا ہے۔ مگر اپنے اڈے یا ہاتھ کو نہیں چھوڑ دیا۔ بھٹک بھٹک کر اسی پر آتا ہے۔ اِسی طرح جیو کی اُپادھی من بھی اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ مگر سوا پرماتما کے اُس کو اور کسی سے چین نہیں ملتا اُس من کا بندھن یا پ پُنیہ کا بھرم ہے۔ اور اِسی سے دُکھ سُکھ پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ جاگرت اور سُپن کے پدارتھوں کا تجربہ کر کے اپنے کارن اگیان میں لین ہو جاتا ہے۔ اور من کی اُپادھی کے چھُوٹ جانے سے جیو پرماتما میں لین ہو جاتا ہے"۔ ورہا۔ نیک اپنشد کہتی ہے "آکاش میں باز اِدھر اُدھر اُڑتا رہتا ہے۔ پھر تھک تھکا کر آرام کے خیال سے پروں کو سمیٹ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اِسی طرح من اور چدابھاس اُپادھی والا جیو جاگرت سپن میں بھٹکتا ہُوا تھک تھکا کر برہمانند کی خواہش سے ہردے آکاش کی طرف دَوڑ جاتا ہے۔ اور پھر جاگرت کی خواہش نہیں کرتا"۔ وہی شرُتی یہ بھی کہتی ہے "من

میرا سُکھ ہی نہیں ہے۔ جیسے اندھکار اور پرکاش آپس میں ورودھی ہیں ویسے ہی دکھ بھی سُکھ کا ورودھی ہے۔ سُشُپتی میں دُکھ تم کو بھی نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ سُکھ روپ ہے۔

اعتراض۔ سُشُپتی میں دُکھ نہیں ہوتا۔ اس کا پرمان کیسے ؟

جواب۔ شُرتی اور انُبھو دونوں ہی پرمان ہیں۔ شُرتی کہتی ہے۔ سُشُپتی میں اندھے پنے کا ابھمان نہیں ہوتا۔ اور شاستروں کے قول کے موافق زخمی آدمی کو زخم کا۔ درد مند کو درد کا۔ اہنکاری کو اہنکار کا۔ شریر دھاری کو شریر کا ابھمان نہیں ہوتا۔ اور شدھ برہما میں ان اندریوں کا ابھمان نہ ہو۔ سُشُپتی کی اوستھا میں جا کر سُکھی ہی رہتے ہو۔ اور تم خود اپنے انُبھو سے سمجھتے ہو۔ یہ انُبھو پرمان ہے۔

اعتراض۔ جہاں دُکھ کا ابھاو ہو وہاں سُکھ ضرور ہوگا۔ یہ کوئی نیم نہیں ہے۔ لوہے کی شِلا میں دُکھ کا ابھاو تو ہے مگر سُکھ نہیں ہے۔

جواب۔ یہ مثال ناقص ہے۔ شُرتان کا بھاو ابھاو مانا جاتا ہے۔ لوہے کی شِلا میں دُکھ سُکھ کی پرتیتی نہیں بنتی اور ہی پرتیت ہوتا ہے۔ مگر یہ بات لوہے کی شلا میں نہیں ہے۔ دُکھی سُکھی کی صورت کو دیکھ کر اس کے دُکھ سُکھ کا انومان ہوتا ہے۔ سُشُپتی میں تم نے اپنے سُکھ کا انُبھو کیا ہے۔ وہاں نہ خوشی پرتیت ہوتی ہے نہ دُکھ۔ سُشُپتی میں سُکھ کا ورودھی کوئی سامان پرتیت نہیں ہوتا۔ یہ انُبھو پرتیکش ہے۔ اس کے سوا تم دیکھتے ہو کہ سُشُپتی کے لیے آدمی کس شوق کے ساتھ چارپائی توشک اور تکیہ وغیرہ کا اہتمام کرتا ہے۔ اگر اس میں سُکھ نہ ہوتا تو یہ سادھن کیوں کیے جاتے۔ اس لیے اتفاقی پرمان سے اس کا سُکھ روپ ہونا ثابت ہے۔

اعتراض۔ یہ تو کوئی پرمان نہیں ہے۔ یہ سامان اس غرض سے تو نہیں اکٹھا کیے جاتے کہ سُکھ کا ناش ہو؟

جواب۔ جس کو پہلے دُکھ نہیں ہے وہ بھی چارپائی وغیرہ کا اہتمام کرتا ہے صرف

نظر سے ؟ تمہاری سُوشپتی کا علم کسی غیر کو ہے نہیں۔ اور کسی غیر کی سُوشپتی کا علم تم کو نہیں ہے۔ اس لئے یہ درشٹانت ناقص ہے ؛

اعتراض۔ دوئیت کے پرتیت سے رہت ہونے کی وجہ سے دوسروں کی سُوشپتی کی طرح میری سُوشپتی بھی ادوئیت ہے ؟

جواب۔ تم ذرا ہوش کی دوا کرو۔ ابھی تک تم نے اپنی سُوشپتی کو تو انبھو سِدّھ مانا نہیں۔ اور لگے دُوسروں کی سُوشپتی سے مقابلہ کرنے! پہلے اپنی سُوشپتی کے صحیح ہونے کی تو دلیل دو ؛

اعتراض۔ انُومان سے دُوسرے پُرش کی سُوشپتی سِدّھ ہوتی ہے ؟

جواب۔ انُومان اپنے ہی انبھو کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے تم اُلٹ پھیر کر آخر مجبوراً اپنی سُوشپتی کے سُوپرکاش ہونے کے انبھو پر آگئے ؛

اعتراض۔ مجبوراً مجھے کو اپنی سُوشپتی کا نشچے کیسے ہوا ؟

جواب۔ سُوشپتی کی اوستھائیں اندریاں اگیان میں لین ہوتی ہیں۔ اس لئے نہ تم کو میری سُوشپتی کا پتہ نہ مجھ کو تمہاری سُوشپتی کا پتہ ہے۔ نہ تم میری نہ میں تمہاری سُوشپتی کا درشٹانت دے سکتا ہوں۔ مگر ہر شخص اپنی سُوشپتی مانتا ہے۔ اور سُوشپتی ادوئیت رُوپ ہے۔ اس سے اُس کی سُوپرکاشتا سِدّھ ہو گئی۔ جو کسی اور کے سادھن کے بغیر پرکاشت ہوئے وہ سُوپرکاش کہلاتا ہے۔ سُوشپتی ہی کی درشٹانت سا انکھیہ آتما کے متعلق پربھاکر میمانسک گیان کے متعلق اور بودھ مت والے سوا تم کے متعلق اور یہ سب یوں بھی پیرے کے متعلق بھی دیتے رہتے ہیں۔ جس سے اُس کی ادوئیت رُوپتا اور سُوپرکاشتا سِدّھ ہوتی ہے ؛

اعتراض۔ مانا سُوشپتی سُوپرکاش اور ادوئیت ہی سہی۔ مگر اس میں سُکھ کہاں ہے ؟

جواب۔ سُکھ کے مخالف دُکھ کا سُوشپتی میں ابھاو رہتا ہے۔ اس لئے سُوشپتی

ہیں - پڑھنا سیکھ لنا - زیادہ پڑھے ہوئے سے رشک اور حسد - اور کم پڑھے ہوئے کے مقابلہ میں اہنکار - یہہ تاپ اگیانی میں ویسے ہی بڑھتے ہیں جیسے بیمار کا دُکھ کھی دغیرہ کے استعمال سے بڑھ جاتا ہے - نارد کو یہ دُکھ تھا +

اعتراض ۱۵ - نارد باعلم تھے - اُن کو اس طرح کا شوک کیوں ہونے لگا تھا ؟

جواب - نارد نے خود سنت کماروں کے پاس جا کر اقرار کیا کہ وید شاستر پڑھنے پر بھی مجھ کو آتم گیان کی پراپتی نہیں ہوئی - اس لئے شوک میں ہوں " اور تب سنت کماروں نے اُن سے کہا " برہمہ بھوما کے سُکھ رُوپ جان لینے سے شوک کی نورتی ہو جاتی ہے - کیونکہ وہ محدود نہیں ہے " +

اعتراض ۱۶ - دُنیا کی تمام چیزیں پھول - چندن وغیرہ محدود ہیں - اُن سے سُکھ ہوتا ہے ؟

جواب - یہہ سب اصل میں دُکھ رُوپ ہیں - وِشے کی چیزوں کو شاستروں نے وِش زہر ہی بتایا ہے - اور سنت کماروں نے بھی نارد سے ایسا ہی کہا تھا - دویت کی جہاں تک حد ہو گی وہاں تک دُکھ ہی دُکھ ہوتا ہے +

اعتراض ۱۷ - سُکھ کا علم - سُکھ کا سامان - اور سُکھ - ان تینوں کی ترپٹی ہمیشہ ہوا کرے گی - اور ترپٹی دویت اور محدود ہے - پھر دویت میں بقول آپ کے سُکھ کہاں اور کیسے ہو گا ؟

جواب - دویت میں سُکھ نہیں ہے - مگر ادویت تو سُکھ رُوپ ہے +

اعتراض ۱۸ - پرمان کیا ہے ؟

جواب - پرمان تو پرکاش وستو کے لئے ہوتا ہے - سُو پرکاش وستو کے لئے کیا پرمان ہو سکتا ہے +

اعتراض ۱۹ - اسی کا کیا پرمان ہے کہ ادویت سُو پرکاش ہے ؟

گیان (علم) ہے۔ اور شبد سپرش رُوپ وغیرہ کے (معلوم) ہے گیاتا۔ گیان۔ گئے تینوں کا بیج رُوپ ہونے سے اپنی اُتپتی سے پہلے اپنے کارن سے بھن نہیں تھے۔ جیسے گھڑا پیدا ہونے سے پہلے مٹی سے مختلف نہیں تھا۔ گیاتا (گیانی) گیان۔ گئے اِن تینوں کے ابھاو سے دویت رہت پُورن آتما کا انبھو ہوتا ہے۔ گیانی تو سمادھی میں اور باقی تمام جیو سُوشپتی اور بیہوشی (مورچھا) میں ترپٹی سے رہت آتما کا انبھو کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سُوشپتی سے اُٹھکر کسی دویت وستو کی خبر نہیں دیتے۔ کیونکہ وہاں اصل میں دویت نہیں ہے ✦

اعتراض۔ سُوشپتی اور مُورچھا میں دویت کا ابھاو ہو۔ مگر پرسنگ میں کیا کہو گے؟

جواب۔ پرسنگ میں یہ نشچے ہؤا۔ کہ سُوشپتی میں گیاتا۔ گیان۔ گئے کی ترپٹی نہیں ہے۔ ویسے ہی اس جگت میں بھی اُتپتی سے پہلے ترپٹی اور دویت بھاو نہیں تھے اور برہم ہی پُورن تھا ✦

اعتراض۔ برہم کی پُورنتا سہی۔ مگر برہم کی آنند رُوپتا تو ثابت نہیں ہوئی؟

جواب۔ جو بھوما ہے وہی سُکھ ہے۔ سنت کماروں نے نارد کو ایسا ہی بتایا ہے ✦

اعتراض۔ نارد کیوں سنت کماروں کے چیلے ہوئے تھے؟

جواب۔ شوک دُور کرنے کے واسطے۔ پُورن آنند کی پراپتی۔ اور سب دُکھوں کی نورتی اِن کا مطلب تھا ✦

اعتراض۔ وید اور شاستر کے گیان کے لئے شوک کا کارن تو ہو سکتا ہے مگر نارد کے شوک کا کیا کارن تھا؟

جواب۔ اگیانی میں وید شاستر کے پڑھنے سے پہلے تین تاپ (دُکھ) ادھیاتم ادھی بھوت اور ادھی دیو ہوتے ہیں۔ وید اور شاستر پڑھنے میں چار تاپ اور ہوتے

دیتا ہے"۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہے۔ کہ گیانی کو چنتا نہیں ہوتی؟ بِرہدآرنیک اپنشد
کی شرُتی ہے "اگیانی کو پُنیہ پاپ کی آگ تپاتی ہے۔ کئے ہوئے پاپ کا افسوس اور
نہ کئے ہوئے پاپ کا ہرش۔ اور نہ کئے ہوئے پُنیہ کا شوک اور کئے ہوئے پُنیہ کا
ہرش صرف اگیانی میں رہتے ہیں۔ اور اُسی کو تپاتے ہیں" تپنا چت کے وِکار کا
ہے۔ اور یہ اگیانی میں ہے۔ گیانی میں نہیں ہے۔ کین اُپنشد کہتی ہے "اِنّی
دُرلبھ منشیہ جنم پا کر پرانی پرماتما کو آتم رُوپ جانے تب جنم مرن سے رہت ہو کر ست
پرماتما رُوپ ہو جائے گا۔ اور جو ایسا نہیں جانتا وہ کشٹ کو پراپت ہوتا ہے اور
چوراسی لکش یونی میں بھٹکتا ہے۔ جو برہم کو آتم رُوپ جانتے ہیں موکش پاتے ہیں
اور جو نہیں جانتے وہ دُکھ پاتے ہیں۔ جن جن دیوتاؤں نے برہم کو جانا وہ برہم رُوپ
ہو گئے۔ جن جن رشیوں نے برہم کو جانا وہ بھی برہم رُوپ ہو گئے۔ اور اسی پرکار
کو جان کر اور سننے و پڑھنے سے چھوٹ کر پرانی موت کا اُلنگھن کر جاتا ہے"۔ پس
شرُتی سمرتی اور پُران سب ہی تو اُسی ستچدانند کی پراپتی کا گیت گاتے ہیں۔ آتم
یاجی یعنی آتما کا یگیہ کرنے والا خواہ آتما کا جاننے والا پُرش چکرورتی راج کو پاتا ہے
یعنی اُس کا حکم سب پر رہتا ہے۔ اور اس پر کوئی حکم نہیں چلاتا۔

دوسرا پرچھید

آنند کی قسمیں

سوال۔ آنند کتنے قسم کے ہیں؟

جواب۔ آنند تین قسم کے ہیں۔ (۱) برہمانند (۲) ودیانند۔ اور (۳) وِشیانند
ان میں سے وِدیانند اور وِشیانند دونوں برہمانند سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ پرسدھ
ہے۔ اس برہمانند کی بابت تیترے اُپنشد کی شرُتی ہے "ورُن دیوتا کے لڑکے

ہے" اس نظر سے صرف گیان ہی مُکش کا کارن کیسے مانا جائے؟

جواب - موکش تو گیان ہی سے ہوتی ہے - گیان سہت اُپاسنا اور کرم سے مُکتی نہیں ملتی - اندھیرا چراغ سے دُور ہوتا ہے - چراغ کے سہت کرم اور اُپاسنا سے اندھیرا دُور نہیں ہوتا - شرُتی اور سمرتی کے مطلب کی سمجھ سب کو نہیں ہے - شرُتی اور سمرتی کے موافق کرم کرتے رہنے سے کرم لیپایمان نہیں ہوتا - آ گاون تو بنا ہی رہیگا - اور گیتا میں سن سدّھی وغیرہ شبد کے سادھن چت کی شُدّھی سے مُراد ہے - یہ موکش کے کارن نہیں ہیں - شوتیا شوتراپ نشد کی بانی ہے - کہ "ایک آتما کے ماننے سے مرنے کا بھئے دُور ہوجاتا ہے" اور یہی گیان سے موکش کا پدپراپت کراتا ہے ✤

اعتراض - آپ نے جو جو شرُتیاں سُنائی ہیں اُن سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ برہمہ گیان سے لوک کا دُکھ تو چلا جاتا ہے - مگر پرلوک کے دُکھوں کا ابھاؤ تو گیانوان کو نہ ہوتا ہوگا؟

جواب - گیانی کو دُکھ کیسے ہوگا - وہ شریر کے بھرم کو تیاگ چُکا ہے جنم مرن کے دُکھ اودّیا سے ہوتا ہے - گیان نے سب کی جڑ کاٹ دی ہے - شوتیا شوتراپ نشد کی شرُتی ہے " دیو شوپرکاش برہمہ کا جو آپ اپنا ہے - اپروکش انبھو کرکے گیانی اپنے میں ستھت ہوجاتا ہے - اور نکام کر وہ کلیش کی پھانسی کٹ کر پھر جنم اور کرم کا کارن نہیں بنتی" ✤

اعتراض - شوک سے ترنے کے پھل کا شروَن تو گیانوان کرتا ہے مگر اُس کا انبھو نہیں ہوتا - اِس لیے اُس کو بھی اِشٹ کی پراپتی اور انِشٹ کی نِورتی کی پردرتی ہوتی ہے؟

جواب - شنو کٹھ ولی اُپنشد کہتی ہے " برہمہ چریہ وغیرہ سادھن جگت پرش نِسچیاتمد چیتنا تما کو سننے دیکھنے رہت آتم رُوپ جان کر ہرش شوک کو اسی جنم میں تیاگ

اعتراض - پُنیہ پاپ کو آتم رُوپ سے دیکھنا - اور گیانیوں کا اُنکے پھل بھوگ دُکھ سُکھ سے بچا رہنا بے دلیل ہے - پُنیہ پاپ بے شمار ہیں - اور جنم جنم تک بغیر بھوگے کبھی نہیں کٹتے - شاستر ایسا ہی کہتے ہیں ؟

جواب - جس طرح رسی کے گیان سے سرپ وغیرہ کا خوف ہمیشہ کے لئے دُور ہو جاتا ہے - ویسے ہی اناتما کا تادا تم ادھیاس بھی آتما کے اسنگ جان لینے سے ناش ہو جاتا ہے - اور یہ جگت اتینت است پرتیت ہوتا ہے - اور کرم کا تعلق جگت سے ہے - اس لئے اُن کا بھی ابھاو ہو جاتا ہے - کرم تین قسم کے ہیں - سنچت - اگامی - پراربدھ - اِن میں سے سنچت اور اگامی کرموں کے مُول کارن اگیان کے ناش ہو جانے سے اُن کا بھی ناش ہو جاتا ہے - اور پراربدھ گیان کے ساتھ بھوگنے پر دُور ہوتا ہے - شریر کے اہم بھاو کے جاتے سے آتما کا ابھید رُوپ پرتیت ہونے لگتا ہے - اور جاگرت - سوپن اور سشوپتی سب میں آتما ہی بھاسنے لگتا ہے - یہی حال اندریوں کا بھی ہوتا ہے - سنشے اور وپریئے صرف اگیانی کو ہوتے ہیں - گیانی کو نہیں ہوتے - اور سنشے وپریئے کے نہ ہونے سے ست پدارتھ کا آپ ہی آپ بھان ہوتا ہے ؁

اعتراض - آپ گیان سے موکش مانتے ہیں - مگر شرتی سمرتی شاستر کرموں کو خواہ گیان اُپاسنا کے سہت کرموں کو موکش کے کارن بتاتے ہیں - ایشا واسیہ اپنشد کہتی ہے - کہ " آدمی کی عُمر سو برس کی ہے - اور اس عُمر تک جیو کرموں کو کرتا ہوا جینے کی خواہش کرے " گیتا میں بھی کرم کی پردھانتا مانی گئی ہے - اور جنک وغیرہ کی سن سدھی کرموں کی وجہ سے بتائی گئی ہے - وہی اپنشد پھر کہتی ہے - کہ گیان کو پراپت ہوا پُرش جو کرم اُپاسنا کرتا ہے - وہ اُن کی مدد سے پاپ اور وکشیپ کو ترجاتا ہے - اور برہم ودیا سے ودیہ کیولیہ کو پا جاتا ہے " سمرتی کا قول ہے " اِن کے ساتھ ملا ہوا شہد اور شہد کے ساتھ ملا ہوا اَن جیسے اوشدھی کو ویسے ہی تپ اور برہم ودیا بلکہ پرم اوشدھی بنتی

یوگ ہے۔ جن کو اُس کے ایکتا کا گیان نہیں ہے۔ وہ بھی (ڈر) میں رہتے ہیں۔ تیتریہ اُپنشد میں رچا۔ اگنی۔ اندر۔ یم۔ یون کو ڈرنے والا بتاتی ہے۔ اور یہ سب کے سب اُس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کٹھ ولی اُپنشد بھی ایسا ہی کہتی ہے "بھید دیکھنے سے دیوتا ڈرتے رہتے ہیں۔ اور منشیہ بھی بھید دیکھنے سے بچنے والا بنا رہتا ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ بھید درشٹی کو چھوڑ کر برہم کے ساتھ ابھید بھاو رکھنا چاہئے۔

اعتراض۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے پتہ نہیں لگتا کہ برہمانند گیان سے انرتھوں کا ابھاو ہو جاتا ہے؟

جواب۔ جب برہم کا سروپ ہی آنند ہے تو اُس کا جاننے والا کیسے بھئے کے دکھ کو پراپت ہوگا۔ اس لوک میں سانپ شیر چور وغیرہ کا ڈر رہتا ہے۔ پرلوک میں پاپوں کا خوف لگا رہتا ہے۔ یہ سب خوف شریر کے ادھیاس سے ہوتے ہیں۔ گیانی کو شریر کا ادھیاس نہیں رہتا۔ اور نہ کام کرودھ وغیرہ پاپوں کا ڈر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سب دویت سے پراپت ہوتے ہیں۔ دویت گیان کے ناش ہوتے ہی سب کا ناش ہو جاتا ہے۔

اعتراض۔ گیانی کو پاپ کا ڈر نہیں ہوتا۔ اس کا پرمان کیا ہے؟

جواب۔ سنو۔ تیتریہ آرنیک اُپنشد کی شرتی ہے "گیانی کو کرم روپ اگنی نہیں تپاتی۔ پنیہ پاپ دوپرکار کے تپ ہیں۔ پنیہ نہ کرنے کا خیال اور پاپ نہ کرنے کا خیال دونوں خوف دلانے والے ہیں" اس کا سبب یہ ہے کہ گیانی نے پنیہ اور پاپ کو مِتھیا جان لیا ہے۔ اور وہ صرف سچدانند میں استھت ہے۔ اور اُسی کے چنتن میں لگا رہتا ہے۔ وہ دیہہ اندری اور من کی پرورتی کو آتم روپتا درشٹی سے دیکھتا ہے۔ آتما کیا خوف دیگا۔ سورج سورج کو کبھی نہیں تپاتا۔ بلکہ جیسے جیٹھ اساڑھ میں سورج پرتھوی کو تپاتا ہے ویسے ہی پنیہ پاپ کرم صرف دیہہ ابھمانی اگیانیوں کو تپاتے ہیں۔

گیارھواں پرکرن برہمانندے یوگانند

پہلا پرچھید

برہم آنند

تمہید۔ برہم آنند ایک نام ہے دوسرا اُس کا روپ ہے۔ ان کے گیان سے شریر کا بھان اولاد کی جھوٹی ممتا و دشمنوں کے ساتھ ویربھاو۔ سورگ وغیرہ کی خواہش۔ اور جنم مرن کا دُکھ دُور ہو جاتا ہے۔ اور مکتی کی خواہش پراپت ہوتی ہے۔ تیترے اُپ نشد کہتی ہے "برہم ویتا پُرش برہما آنند کو پاتا ہے۔ برہم دیش کال وستو سے پرے ہے"۔ چھاندوگ اُپ نشد کی شرُتی ہے "بھُوما نام ہے جس برہم کا وہ دیش کال وستو سے پرے سُکھ روپ آتما ہے۔ اُس کا جاننے والا گیان سے پیدا ہوئے سنسار ساگر سے تر جاتا ہے"۔

اعتراض۔ تیترے اُپ نشد کی اس شرُتی سے برہم گیان کی پراپتی کا پتہ تو لگتا ہے۔ مگر برہما آنند کا نہیں؟

جواب۔ تیترے اُپ نشد بھرگو بھی کہتی ہے "برہم ست چت آنند ہے۔ اُسی سچدانند سے آکاش وغیرہ کی پیدایش ہوئی۔ اور وہی رس روپ ہے"۔ یہ رس روپ آنند آتم برہم آسمی کے واکیہ گیان سے پراپت ہو کر برہم اور جیو کی ایکتا کو ثابت کرتا ہوا سُکھ کا باعث ہوتا ہے۔ اور جگیاسُو گورو کے پاس جا کر شرون منن وغیرہ کے سادھنوں سے سنشے اور وپریے گیان سے چھوٹ کر اس پد کو حاصل کر لیتا ہے۔ برہم اندری من پران وغیرہ کی ممتا والے نہیں ہے۔ برہم کسی کے آدھار پر نہیں ہے۔ وہ آپ اپنے میں استھت ہے۔ اور جگیاسو اُس کا روپ جان کر مکتی کو پا جاتا ہے۔ وہی برہم اپنا پنا کے

سے مانا گیا ہے۔ جب بدھی کسی پرکار کی کلپنا کرتی ہے تب وہاں ساکشی بھاو کا پرکاشنے والا کہا جاتا ہے ؛

اعتراض ۔ جب ساکشی روپتا اصل میں نہیں ہے تو پرماتما ہی کا کیا سروپ ہوگا؟

جواب ۔ پرماتما کا سروپ من بانی کا وشے (ماتحت) نہیں ہے ؛

اعتراض ۔ جب وہ من بانی کا وشے ہی نہیں تو پھر میں کیسے اسکا گرہن کروں؟

جواب ۔ تب تم مت گرہن کرو ؛

اعتراض ۔ جب اس کا گرہن کرنا ممکن نہیں ہے تو پھر آپکا یہ کہنا کہ "وچار سے آتما ہی شیش رہ جاتا ہے"۔ بالکل غلط ہوا؟

جواب ۔ جو جو تم نے گرہن کیا ہے وہ آتما سے بھن دوبیتے ان سب کو متھیا جان کر تیاگنے پر شدھ آتم روپ شیش (باقی) رہ جائیگا کہ نہیں وہی ست آتما ہے ؛

اعتراض ۔ آپنے دلیل سے آتما کو ثابت کیا۔ مگر اپروکش گیان کے لئے پرمان کی بھی کچھ ضرورت ہے؟

جواب ۔ اپروکشتا کے لئے کسی پرمان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ روپ آپ سوپرکاش ہے۔ وہی اپروکشتا کے لئے کافی ہے ؛

اعتراض ۔ آتما اپنی سوپرکاشتا کی وجہ سے اپروکشتا کے پرمان کو نہیں چاہتا کم ازکم اسی کا پرمان دیجئے؟

جواب ۔ گورو لکھ دیدانت شرتیوں کو گیان کی سدھی کی نمت سنو۔ وہی پرمان ہے اور اگر تم اناتم وستو کا تیاگ نہیں کرسکتے۔ تو وچار کی شرن لو۔ اور بدھی کے تمام کلپی ہوئی وستو کے اندر باہر پرماتما کو انبھو کرو ؛

ختم ہوا پنچدشی کا دسواں ناٹک دیپ پرکرن جس میں ۲۶ شلوک ہیں اور جنہیں اپنے طور پر ۱۸ پیراگرافوں اور ۳ پرچھیدوں میں بیان کیا ہے ؛

میں اور اہنکار تتر کے اندر ہے +

اعتراض ۱۰ - مگر آپ کی یہ کلپنا بھی بے دلیل ہے - جیسے گھٹ کا دیکھنا پرتیت ہوتا ہے یہ باہر کا پرکاشنا ہے - اور اہنکار کی ورتی کا جاننا انتر کا پرکاشنا ہے - اس سے ساکشی کا انتر باہر جاننا انجھو سے سدّھ ہے - اور اس وجہ سے وہ بھی وکاری ہوا؟

جواب - یہ اندر باہر جانا بدھی کے متعلق ہے - ساکشی میں نہیں ہے - نادان بدھی کی چنچلتا کو ساکشی میں اپنی ان سمجھی سے آروپن کرتے رہتے ہیں +

اعتراض ۱۱ - یہ کلپنا اگر مورکھوں کی ہے تو اس کا تذکرہ اور کسی نے کیوں نہیں کیا؟

جواب - نادان لڑکے اپنے گھر کی دھوپ کو اپنے ہاتھ کی حرکت سے متحرک سمجھتے ہیں - حالانکہ دھوپ متحرک نہیں ہے - ویسے ہی نادان جن بدھی کی چنچلتا ساکشی میں مانتے ہیں - ساکشی نہ باہر ہے نہ بھیتر ہے - باہر بھیتر صرف بدھی رہتی ہے - اور جب یہ من بدھی اور اندریوں کا ابھاو ہوتا ہے تب بھی ساکشی پرکاشوان ہو کر ان کے ابھاو تک کو پرکاشتا ہے - ایسا گیانی مانتے اور جانتے ہیں +

اعتراض ۱۲ - ہمارے ابھاو کا کوئی دیش تو ہے نہیں کہ ساکشی اس دیش کے کہاں رہے گا؟

جواب - دیش وغیرہ تمام کلپناؤں کا ادھشٹھان ساکشی ہے - وہ سروگیہ ہے اس کے لئے دیش کیسا؟

اعتراض ۱۳ - اگر ساکشی کا کوئی دیش نہیں تو ساکشی کو شاستروں نے سرب گت اور سرب ساکشی کیوں کہا؟ سرب گت کا مطلب صرف دیشوں میں رہنے والا ہے؟

جواب - سرب دیش کی کلپنا سے ساکشی کو سرب گت کہا گیا ہے ورنہ اصل میں تو ساکشی اسنگ اور ادوتیہ ہے - اسی طرح سرب ساکشی سرب ورشیہ کی کلپنا کی نسبتی

جواب - ساکشی نردکاری ہے۔ بدھی وکاری ہے۔ بدھی ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔ وہی کبھی گیانا کار ہوتی ہے کبھی اگیانا کار رہتی ہے۔ بدھی سُوپرکاش نہیں ہے۔ سُوپرکاش کبھی ساکشی کے آدھین ہے۔ اس لئے ساکشی کا ماننا ضروری ہے۔ اب ناٹک کا لازمہ سنو۔ اہنکار دھنی یعنی رئیس کا مالک اور ناچ کرانے والا ہے۔ اور ناچ کے اچھے یا بُرے ہونے کا ابھمانی ہے۔ اور اسی میں خوشی تلاش کرتا ہے۔ وِشے تماشا دیکھنے والوں کی طرح ہیں۔ اور بدھی ناچنے والی ہے۔ جو وکار کو پرابت ہوتی رہتی ہے۔ اور اندریاں باجے بجانے والے سازندہ ہیں۔ جو اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ اور اُسی کے موافق باجے بجاتی رہتی ہیں۔ جیسا بدھی چاہتی ہے۔ ویسے ہی یہ ساز بجاتی رہتی ہیں۔ اور ساکشی دیپ (چراغ) کی طرح پرکاش کیا کرتا ہے۔

اعتراض - مگر ساکشی بھی تو اہنکار کے ساتھ رہتا ہوا وکاری ہوتا رہیگا؟

جواب - نہیں چراغ تو اپنی جگہ پر ہمیشہ قایم رہتا ہے۔ وہ وکار سے آزاد ہے۔ اس کا کام صرف پرکاش کرنے کا ہے۔ یہی حالت ساکشی کی بھی ہے۔

تیسرا پرچھید

ساکشی

اعتراض - ساکشی کو باہر بھیتر سب کا پرکاشک ماننا بے دلیل ہے۔ ورنہ آدینک اُپنشد کہتی ہے۔ کہ ساکشی نہ کسی کا کارن ہے نہ کارج ہے۔ نہ کسی کے باہر ہے نہ بھیتر ہے۔

جواب - باہر بھیتر کا خیال صرف شریر کی نسبت سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو شریر سے باہر ہیں وہ باہر اور جو شریر کے اندر ہیں وہ اندر کہتے جاتے ہیں۔ ساکشی میں دراصل باہر بھیتر کی کلپنا نہیں ہے۔ شریر کے باہر شبد سپرش روپ رس گندھ

اعتراض - کرپاکر کے یہ کہئے - کہ کیا وچار سے بندھ کی نورتی ہوتی ہے؟

جواب - برہم اور جیو کے بچار سے بندھ کی نورتی ہوتی ہے - جب تک دونوں کی ایکتا اچھی طرح ذہن نشین نہ ہو جائے - تب تک وہ وار بند نہ ہو - چدابھاس سہت اہنکا جیو ہے - اس کو دیہ کا ابھیان رہتا ہے - اور کام وغیرہ کی ورتیوں میں پھنس پھنسا کر دکھ سکھ رُوپ بھوگ کی بندھ میں پڑا رہتا ہے - پہلے جیو انترمکھی ورتی "اہم" (میں) اپنے میں کرے - اور وہ رُوپ "ادم" (یہہ) ورتی کو باہر تسلیم کرے۔

اعتراض - تب تو ناک کان اندریوں کے بیوہار فضول ہی ٹھہرے؟

جواب - انترمکھی ورتی سامانیہ رُوپ سے ہوتی ہے - اس لئے اندریوں کے بیوہار کو نقصان نہیں پہنچتا - صرف اتنا کرنا ہے - کہ "اہم" رُوپی انترمکھی ورتی من میں ہو - اور شبد سپرش - رُوپ - رس - گندھ کو اپنے سے علیحدہ ماننے لگے - یہ جیو کا رُوپ ہے - پھر پرماتما کے رُوپ کو - جو ست - آنند - اور چیتن گھن ہے سمجھ کر اہنکار رُوپ کرتا "ادم" رُوپ من کی ورتی رُوپ کریا کو اور تمام وشیوں کو اکٹھا کر کے ساکشی پرماتما میں تصور کرے - کہ ساکشی دیکھتا سنتا ہے وغیرہ وغیرہ - یہ سادھن ہے جیسے ناٹک میں کسی جگہ رقاصہ ناچ رہی ہے - اور ناٹک شالا - بیوا اور سب کو چراغ پرکاشتا ہے - اور جب سب چلے جائیں تب وہ ان کے ابھاو (معدومیت) کو بھی پرکاشتا رہتا ہے - ویسے ہی ساکشی بھی اہنکار - بدھی - جاگرت - سشپن وغیرہ کو پرکاشتا ہے اور ان کے نہ رہنے پر ان کے ابھاو کو بھی پرکاشتا ہے - اس طرح چنتن کرنا چاہئے۔

دوسرا پرچھید
ناٹک کا تماشا

اعتراض - چدابھاس بھی سب کو پرکاشتی ہے تب ساکشی کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

ادھم اور مشیہ شریہ میں ادھم شریہ والا پرتیت ہوتا ہے ؛

ایک جنموں میں ایشور کا بھجن کرنے اور ورن آشرم وغیرہ کے کرموں کو شردھا کے ساتھ پرمیشور کے ارپن کرتے رہنے سے شرون ۔ منن ۔ ندھیاسن میں پرورتی ہوتی ہے ۔ جو برہم گیان کے سادھن ہیں ۔ ان سے جب گیان ہو جاتا ہے تب وہ وے آنند پرماتما ہی رہ جاتا ہے ۔ اور سب کا ناش ہو جاتا ہے ۔ پہلا سادھن ایشور کا بھجن ہے دوسرا سادھن شرون وغیرہ کی رچی ہے ۔ تیسرا سادھن شرون منن وغیرہ میں پرورتی ہے اور انھیں سے دویت کا ابھاو ہوکر ادویت کی پراپتی ہوتی ہے ؛

اعتراض ۔ سکیولیہ اپ نشد میں کہا گیا ہے ۔ کہ "جاگرت ۔ سوپن ۔ سوشپتی روپ پرپنچ کو جو پرکاشتا ہے وہ برہم میں ہی ہوں" اس گیان سے پرش کے بندھن چھوٹ جاتے ہیں ۔ اور یہی موکش ہے ۔ پھر آپ کیوں کہتے ہو ۔ کہ پرماتما کا باقی رہنا گیان کا پھل ہے ؟

جواب ۔ ادویتیہ برہم میں دراصل بندھ موکش کا نروپن نہیں ہو سکتا ۔ دکھی ہونا ۔ دکھ کو ماننا یہ بھرم ہے ۔ اور یہی بندھ ہے ۔ اور آنند سروپ میں ستھت ہونا نند کی نورتی ہے ۔ یہی موکش ہے ۔ یہ کیولیہ اپ نشد کے کہنے کا مقصد ہے ؛

اعتراض ۔ موکش کے واسطے وچار کی خواہش نہیں ہوتی ۔ گیتا میں کہا گیا ہے کہ "کرم کرکے جنک وغیرہ راجاؤں نے سن سدھی پراپت کر دی ہے" ؛

جواب ۔ بندھ اگیان سے ہوتا ہے ۔ جب تک گیان سے اگیان کا ناش نہ ہوگا تب تک موکش کیسے ہوگی ۔ اور گیان کا تعلق وچار سے ہے ۔ اس لئے گیان کے ساتھ وچار کی خواہش ضرور ہی ہوتی ہے ۔ گیتا میں جو جنک وغیرہ کی سن سدھی کا ذکر آیا ہے وہ سن سدھی انتہ کرن کی شدھی سے ہے ۔ موکش نہیں ہے ۔ اس لئے اس سے برودھ نہیں پرگٹ ہوتا ؛

دسواں پرکرن ناٹک دیپ

پہلا پرچھید

ادھیارُوپ اپواد

ادھیارُوپ اپواد۔ مندبُدھی جگیاسُوئش پرپنچ برہمہ اتم رُوپتا کے گیان کے واسطے برہم ویتاؤں نے ادھیارُوپ اپواد کلپنا کا کتھن کیا ہے۔ وہی یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ جگت کی اُتپتی سے پہلے جو سجاتی۔ وجاتی اور سوگت بھید سے رہت سچدانند پرماتما تھا مُسی نے آپ ہی اپنی مایا سے شریر وں میں داخل ہوکر اِس جگت کو رچا۔ جیسا نردک اُپ نشد میں اُدالک مُنیشور اپنے بیٹے سویت کیتو کو کہتے ہیں " اے بیٹے! یہ جس قدر جگت تو دیکھتا ہے۔ یہ اُتپتی سے پہلے پرماتما رُوپ ہی تھا۔ جیسے گھٹ اپنے اپنے ایش سے پہلے رمٹی ہی تھا۔ وہ پرماتما سجاتی۔ وجاتی۔ سوگت بھید سے رہت ہے "! وریہد آرنیک اُپنشد میں پرماتما چیتن آنند رُوپ اور پُورن بتایا گیا ہے۔ شویتا شوتر اُپ نشد میں برہمہ کی مایا شکتی کو پرکرتی کا نام دیا ہے "اسی پرکرتی سے پرماتما جگت رُوپ ہوتا ہُوا بھی نروکار رہتا ہے"۔ اسی وجہ سے اُس کو ایشوُر کہتے ہیں۔ اُسی ایشوُر نے شریر وغیرہ جگت کو چیو رُوپ کر کے رچا اور آپ سب میں وبا پت ہے "۔

اعتراض۔ اگر پرماتما سب میں وباپک ہے تو وہ پُوجا کے قابل اور اُتم ہے مگر پُوجا کرنے والا ادھم ہے۔ ایسا بھید نہ پرتیت ہونا چاہیئے؟

جواب۔ یہ جو اُتم اور ادھم پرتیت ہوتا ہے وہ سوبھاو سے نہیں ہے بلکہ شریر رُوپ اُپادھی کی وجہ سے ہے۔ وہی پرماتما دیوتاؤں کے شریر میں اُتم شریر والا اور

ضرور ہے۔ آتم گیتا میں ایسا کہا گیا ہے۔ وچار کی مدد سے جو میرے ساکشاتکار کرنے کو اسمرتھ ہے وہ میری اُپاسنا کرے۔ اور من میں شنکا نہ کرے۔ کہ پرماتما ساکشاتکار ہوگا یا نہیں۔ کچھ دنوں پیچھے اُپاسنا کا پھل آپ ہی پراپت ہونے لگیگا۔ جیسے پرتھوی کے نیچے دبا ہوا اناج کبھی نہ کبھی پیدا ہو کر رہتا ہے۔ میرا دھیان ساکشاتکار کا سا ہے۔ جیسے پرتھوی میں دبے ہوئے غلہ کی وجہ سے پرتھوی کو پھٹنا ہی اُپائے ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے اسی طرح وچار رہت پرش کو میری پراپتی کا سادھن میری اُپاسنا ہی ہے۔ من روپ پرتھوی ہے۔ بدھی روپ کدالی ہے۔ اس بدھی سے من کو کھودے۔ اور ایکاگر بنائے۔ اور چھ دھیان روپ کو پراپت کرے۔ گیان سے خالی پرش کو صرف دھیان کا ادھکار ہے۔ اس کے سوا اور بھی کئی پرمان ہیں۔ اگر برہم کا نشچے نہ ہوا ہو۔ تو اس طرح اُپاسنا کرے۔ کہ میں برہم ہوں۔ دیوتا کی اُپاسنا سے غائب دیوتا بھی پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ آتما تو سب سے نزدیک اور سب میں ہے۔ یہ تت کال اُپاسنا سے پراپت ہوتا ہے۔ برہم دھیان کا پھل پرتیکش سدھ ہے۔ دھیان کرتے کرتے انا تم دیہہ۔ اور اہم بدھی کا بھرم خود بخود کم ہوتا جائیگا۔ جو ایسا بھی دھیان نہ کر سکے وہ آدمی نہیں پشو ہے ٭

ختم ہوا پنچدشی کا نواں پرکرن۔ جس میں ۵۸ شلوک ہیں۔ اور ہم نے
اپنے طور پر سات پرچھیدوں اور ۵۷ پیراگرافوں
میں بیان کیا ہے

جواب - نرگن اُپاسنا ہی سے تتوگیان پیدا ہوکر موکش دلاتا ہے۔ اس میں اعتراض اُٹھانے کی کون سی بات ہے - ترشکھ تاپنی اُپ نشد کا پہلا پرمان دیدیا گیا۔ پرشن اُپ نشد کہتی ہے "جو پُرش تین ماترا والے اونکار روپ اکشر کو نرگن پرماتما سمجھ کر دھیان دھرتا ہے - وہ پہلے پنچ روپ سورج کو پراپت ہوتا ہے - اور تب سارے پاپوں کو چھوڑ دیتا ہے - جیسے سانپ کینچلی کو چھوڑ دیا کرتا ہے - تب ایسے نرپاپی پُرش کو سام وید ابھمانی دیوتا آکر برہم لوک میں لیجاتے ہیں - تب وہ پُرش نرگن برہم کا اُپاسک سمشٹی لنگ شریروں کے ابھمانی ہرنیہ گربھ سے پرے نرگن برہم کا انبھو کرتا ہے " یہ پرمان ہے ٭

اعتراض - پرشن اُپ نشد کے اس پرمان سے تو ستیہ لوک کی پراپتی کا انبھو ہوتا ہے - موکش کا انبھو تو نہیں ہوتا ؟

جواب - برہم کا انبھو کرنا - اور برہم کا ساکشاتکار کرنا موکش ہے - ویاس جی نے سوتروں میں صرف اہنگرہ اُپاسک پُرش کو برہم لوک کی پراپتی کا مستحق بتاتے ہیں - اوروں کو نہیں - کیونکہ ان کا سنکلپ دریڑھ ہوگیا ہے ٭

اعتراض - اگر سکام نرگن اُپاسنا کرنیوالوں کو برہم لوک کی پراپتی ہوتی ہے تو پھر تتوگیان کس سے حاصل ہوتا ہے ؟

جواب - نرگن اُپاسنا کی طاقت سے برہم لوک میں اُپاسک کو تتوگیان کی پراپتی ہوتی ہے - اور تب وہ پھر جنم مرن میں نہیں آتا - ویدوں نے پرنو (اوم) کی نرگن اُپاسنا بیان کی ہے - کہیں کہیں سگن برہم کی بھی اُپاسنا کا ذکر آیا ہے - تاکہ اُس کے ذریعہ بعد کو نرگن برہم کی اُپاسنا ہوسکے - کٹھ ولی اُپ نشد میں یم نے نچکیتا کو نرگن برہم کی پراپتی کی اِچھیا کا اُپدیش دیا ہے - جو نرگن برہم کا ساکشاتکار ہے - اسی جنم میں ہو یا مرنے کے بعد - اس سے کوئی ہرج نہیں ہے - لیکن وہ ہوتا

جواب: تمہارا کہنا سچ ہے۔

اعتراض: اگر تیرا کہنا سچ ہے۔ تو پھر گیان سے مُکتی کا مِلنا آپ کیسے کہتے ہو؟

جواب: سگُن اُپاسک کو اپنے سنکلپ سے سگُن برہم اور نرگُن اُپاسک کو نرگُن برہم کی اُس کے سنکلپ کی وجہ سے پراپتی ہوتی ہے۔ ہم اس موقع پر اتنا ہی کہتے ہیں۔

اعتراض: نرگُن اُپاسنا مانسِک کریا ہے۔ اُس سے موکش نہ ملے گی۔ کیونکہ کریا سے نہیں بلکہ گیان سے مُکتی کا مِلنا شاستر بتاتے ہیں؟

جواب: نرگُن برہم کی پراپتی اور موکش میں صرف نام ماتر کا بھید ہے۔ اصل میں کوئی بھید نہیں ہے۔ سروپ میں استھت ہو جانے کا نام موکش ہے۔ سوادی پھل مریم بھی تو نام موکش ہے۔ سوادی پھرم بھی تو نام ماتر کے لئے پھرم ہے۔ واستو میں تو وہ تتو گیان ہی ہے۔ سادھن کریا روپ نرگُن اُپاسنا سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ گیان سے مول اودیا کا ناش ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ گیان کا سادھن ٹھہرا۔

اعتراض: نرگُن اُپاسنا سے موکش کا پھل ہوتا ہے۔ اِس کا پرمان کیا ہے؟

جواب: نرسنگھ تاپنی اُپنشد کہتی ہے "نرگُن برہم کی اُپاسنا سے کامنا جاتی ہے۔ اناتم پدارتھ مِتھیا بھاسنے ہیں۔ سیپ میں رُوپا کا بھرم دُور ہو جاتا ہے۔ پھولوں آتیت کامر کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ اور جیسے گرم لوہے پر پانی کی بوند سوکھ جاتی ہے۔ جذب ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی پُرش نرگُن برہما کار ورتی کا سادھن کر کے نرگُن برہم کو پراپت ہوتا ہے۔ شریر اور اندریوں کا ابھیمان جاتا رہتا ہے۔ اور یہ جگت پرمیشور روپ اور پرمیشور برہم روپ نظر آتا ہے۔ جیسا کہ اتھرو وید سے برہما جی اُپنشدوں میں کہتے ہیں۔ یہ راز جیسے ہم نے بیان کیا ہے۔"

اعتراض: اگر نرگُن اُپاسنا سے موکش ہوئی۔ تو پھر گیان کی بڑائی کیا رہی؟

تیرتھ ورت میں پھنسے رہتے ہیں سو وہ اپنا وقت کھوتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص اصلی مٹھائی کو چھوڑ کر اپنے خالی ہاتھ کو چاٹا کرے۔ ایسا اُن کا حال ہوتا ہے+

اعتراض۔ یہ مثال وچار کے چھوڑنے والے نرگن اُپاسنا کرنے والوں پر کیسے صادق آسکتی ہے؟

جواب۔ یہ سچ ہے۔ وچار کے ساتھ اُپاسنا ہونی چاہیے۔ جو جیت کا بیاکل ہے وہ بیاکشا نکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے سانکھیہ نام جو وچار ہے اُس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ نرگن اُپاسنا اور وچار دونوں ضروری ہیں۔ سگیتا میں بھی بھگوان نے ایسا ہی کہا ہے۔ "نرگن اُپاسنا اور وچار کا پھل ایک ہے" شرتی بھی وچار اور نرگن اُپاسنا کا پرمان ہے+

اعتراض۔ سانکھیہ وچار کو کہتے ہیں۔ اور یوگ نرگن اُپاسنا کو کہتے ہیں۔ اس لیے سانکھیہ اور یوگ دونوں کو قبول کرنا چاہیے؟

جواب۔ یوگ اور سانکھیہ کا مت جہاں جہاں شرتی کے موافق نہیں ہے۔ وہ متضاد ہے۔ اس لئے اُس کا تیاگ ضروری ہے+

اعتراض۔ اگر تتو گیان سے پہلے شریر چھوٹ گیا۔ تو اُپاسنا کرنے والے کی مکتی نہ ہوگی؟

جواب۔ تو کیا حرج ہے۔ دوسرے جنم میں تو مکتی ہوگی۔ مرتے وقت جس کی چنتا ہوتی ہے۔ دوسرے جنم میں وہی پراپت ہوتا ہے۔ شرتی ہے اور گیتا ایسا ہی کہتی ہے جس شے میں جیو کا چت لگا ہے۔ اُس کے ساتھ جیو پران کو پراپت ہوتا ہے اور پران تیج اگنی کے ساتھ من کے سہت سنکلپ والی چیز کو پراپت ہوتا ہے

اعتراض۔ انت متی سو گتی یہ تو آپ کے شرتی پرمان سے ثابت ہے اور انت کال میں گیان سے مکتی ہے۔ اس کی پرتیت نہیں ہوتی؟

وہ گیان سے نشٹ ہوتا ہی نہیں پیدا ہوا تھا۔ جو گیان کے ناش کے ساتھ دُکھ کا بھی ناش ہو جاتا۔ جو کچھ وستوؤں کے میل سے پیدا ہوا تھا وہ اُن کے دُور ہونے کے سبب سے دُور ہو جائے گا۔ شیشہ منہ کا عکس دکھاتا ہے۔ شیشہ ہٹا نہیں کہ عکس گیا نہیں۔ برہم نِشٹ ہے اُس کو کبھی اپجاد نہیں ہوتا ✦

اعتراض ۹۶ - جیسے گیانی کی برہم رُوپتا ہے ویسے ہی اُپاسک کی بھی برہم رُوپتا ہے۔

جواب - یہ ناداں کی گفتگو ہے۔ ناداں سانپ کی بھی برہم رُوپتا کو مانتے ہیں ✦

اعتراض ۹۷ - ناداں میں بھی برہم رُوپتا موجود ہے۔ اُن کو گیان نہیں ہے اس لئے موکش نہیں ہوتی؟

جواب - ویسے ہی اُپاسکوں کو بھی برہم رُوپتا ہے۔ مگر اُن کو اپنی برہم رُوپتا کا گیان نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ موکش کو پراپت ہوتے ہیں ✦

اعتراض ۹۸ - جب اُپاسنا سے موکش نہیں ہوتی تب شاستر کیوں اُپاسنا کی تعلیم دیتے ہیں؟

جواب - اَور کاموں سے اُپاسنا کا کام اچھا ہے۔ اِس لئے شاستر اُپاسنا کی رعایت کرتے ہیں۔ بھوک کے مرنے سے بھوسی کھانا بہتر ہے۔ اسی وجہ سے بُدھیمان لوگ بِردھنوں کو بھوسی کھانے کی ہدایت دیتے ہیں۔ جن کو سب کچھ میسّر ہے۔ وہ کیوں بھوسی کھانے؟ دھیان کی گیان کے ساتھ برابری نہیں ہے۔ جو بالکل ہی مُوڑھ ہیں وہ کرم کریں۔ اور جو مُوڑھوں سے کچھ اچھے ہیں اُپاسنا میں لگیں۔ اور بعد آہستہ آہستہ کبھی انتہ کرن کے نرمل ہو جانے سے گیان کے ادھکاری ہو جائیں گے۔ تب مُکتی کا پد پائیں گے۔ شاستر کی تعلیم کی یہ غرض ہے ✦

اعتراض ۹۹ - سموادی بھرم آپ تو یتھارتھ گیان رُوپ نہیں ہوتا۔ ہاں سموادی

اعتراض - تپ کے بغیر گیان نہیں ہوتا۔ شُرتی ایسا کہتی ہے؟

جواب - جس تپ سے گیان ہوتا ہے وہ ورداور شاپ دینے کے تپ سے مخالف ہوتا ہے۔

اعتراض - اگر گیان کا تپ بھنّ ہے تو پھر ودیا رنیہ وغیرہ میں یہ طاقت کیسے آئی؟

جواب - ویاس نے دونوں قسم کے تپ کئے تھے۔ جو ایک ہی طرح کا تپ کرتا ہے اُس کو ایک ہی پھل کی پراپتی ہوتی ہے۔ گیان کے تپ سے گیان۔ اور ور شاپ کے تپ سے ور شاپ کی طاقت آتی ہے۔

اعتراض - تتّو وِتا کو راج کاج بیوہار کی اِچھیا نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ سب کو مِتھیا سمجھتے ہیں۔ مِتھیا مرگ ترشنا کے جل سے کوئی نہانے یا پیاس بجھانے کی اِچّھا نہیں کرتا۔

جواب - گیانی کو اِچّھا نہ ہو مگر پراربدھ بس اُس کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ مگر اُس کی برہمہ روپتا کو ہانی نہیں ہے۔ اُپاسک کی برہمہ روپتا دھیان کی وجہ سے ہے۔ اُس کو اپنا دھیان نہیں ہے۔ بلکہ وستو کا دھیان ہے۔ جو واستو میں نہیں ہے۔

اعتراض - دھیان کرنے سے جو وستو کا روپ پرگٹ ہوا ہے۔ وہ واستو کیوں نہیں ہے؟

جواب - کیونکہ وہ دھیان سے پرگٹ ہوا ہے۔ جس کا بھاو دھیان سے ہوتا ہے اُس کا اَبھاو بھی ہو جاتا ہے۔ کسی شخص نے باتوں کے سلسلہ میں کام دھینو گائے کا نقشہ دکھایا۔ جب تک گفتگو ہے تب تک وہ موجود ہے۔ گفتگو کے بعد اُس کا خاتمہ ہے اسی طرح دھیان کی چیز صرف دھیان کی حالت تک رہتی ہے۔ مگر جس کو برہمہ روپتا ہو جاتی ہے۔ وہ اصلی۔ ذاتی۔ اور اپنا روپ ہے۔ اُس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ یوں سمجھو جیسا چیز کو چراغ نے دکھلایا وہ چراغ کے بجھتے ہی غائب ہو جاتا ہے۔ برہمہ تتّو تو نِت ہے

اعتراض ۔ اگیان نہ ہو مگر تتو وِتا کو دیہ دھاری ہونے کے سبب سے مایا کے زیر اثر ورن آشرم کا نشچے تو ہے ۔ آتما میں بیشک یہ نشچے نہ ہوگا ؟

جواب ۔ شاستر کہتے ہیں " گیانی وہ ہے جس میں اہنکار ۔ ممتا ۔ راگ دویش ابھیمان ۔ وغیرہ وغیرہ نہیں ہے ۔ اس نے جگت کو متھیا نشچے کر لیا ۔ سنشے و پریے چلے گئے درڑھ پروکش گیان ہو گیا ۔ وہ چاہے سادھن اور کرم کرے خواہ نہ کرے ۔ وہ مکت روپ ہے ۔ اب اس کو کرنا دھرنا کیا ہے ۔

اعتراض ۔ باسنا کے دُور کرنے کے لئے دھیان کرنا چاہئے ۔

جواب ۔ جب یہ بھلی پرکار نرنے ہو گیا ۔ کہ آتما کے سوا یہ تمام جگت کا نظارہ بازیگر کا کھیل ہے ۔ تو پھر دھیان کیسا اور کس کا ؟ جس کو پرسنگ ہے اسی کو اتی پرسنگ کا ڈر ہے ۔ گیان سے تو بدھی نشیدھ کا تیاگ ہو چکا ہے ۔

اعتراض ۔ لڑکا اگیانی ہے ۔ اس لئے اس میں بدھی نشیدھ کا خیال نہیں ہے ۔ مگر گیان وان کا اگیان جاتا رہا ہے ۔ اس کو تو ضرور ہی بدھی نشیدھ کا خیال اور ادھکار رہیگا ؟

جواب ۔ گیان وان نے سب کچھ جان لیا ۔ اب اس کو شاستر کے جاننے کا ادھکار نہیں رہا ۔ شاستر کا ادھکار اس کو ہے ۔ جو کچھ جانتا ہے اور کچھ نہیں جانتا ۔ بالک کی طرح گیانی کو بھی بدھی نشیدھ شاستر کا ادھکار نہیں ہے ۔

اعتراض ۔ جو ویاس وغیرہ کی طرح ور اور شاپ (بد دعا) دے سکتا ہے وہ گیانی اور جس میں یہ طاقت نہیں ہے وہ گیانی بھی نہیں ہے ؟

جواب ۔ یہ طاقت گیان سے نہیں آتی یہ تپ کے بل سے آتی ہے ۔

اعتراض ۔ کیا ویاس وغیرہ گیانی نہیں تھے ؟ پھر وہ بد دعا کیسے دیتے تھے ؟

جواب ۔ وہ تپسوی بھی تھے ۔

جواب - تتو ودیتا کو جگت کے چنتن کا ابھاو دھیان سے نہیں - بلکہ گیان سے ہوتا ہے ۔

اعتراض - تتو ودیتا کو بھی موکش کی سدھی کے لئے برتھ دھیان کرنا لازمی ہے ؟

جواب - تتو ودیتا کو دھیان کرنے کی ضرورت نہیں - مکتی گیان سے ہوتی ہے دھیان سے نہیں ہوتی - شاستر ایسا ہی ڈھنڈورا پیٹتے ہیں - گیان ہی سے دوئیہ کیولیہ کی پراپتی ہوتی ہے - گیان ہی سے جیون مکتی ملتی ہے - گیان ہی سے جنم مرن دور ہوتا ہے - گیان کے سوا موکش کا اور کوئی مارگ نہیں ہے - سوپرکاش آتما کو جان لو - بندھن کٹ گیا - تتو ودیتا کو اختیار رہے دھیان کرے خواہ نہ کرے ۔

اعتراض - اگر تتو ودیتا دھیانی نہ ہوگا تو بہر مکھی بنا رہیگا ؟

جواب - تتو ودیتا کی باہر مکھی ورتی سے موکش کا ناش نہیں ہوتا - باہر مکھی ورتی لاکھوں ہوا کیئے اس سے نقصان ہی کیا ہے ۔

ساتواں پرچھید

گیان

اعتراض - تتو ودیتا میں باہر مکھی ورتی سے اتی پرسنگ کا دوش آ جائیگا ۔

جواب - تتو ودیتا کے متعلق کچھ پرسنگ کہا جاتا - اتی پرسنگ کا دوش کیسے آویگا ۔

اعتراض - پرسنگ نام ودھی نشیدھ شاستر کا ہے ؟

جواب - یہ ودھی نشیدھ اگیانی کے لئے ہے - گیانی کے لئے نہیں ہے - ورن آشرم ، عمر اور اوستھا ان چاروں کا ابھمان جس کو ہے اسی کے لئے شاستر ودھی نشیدھ کا برتن کرتے ہیں - گیانی کو کسی کا ابھمان نہیں ہے - چنگی اس سے لی جاتی ہے جس کے پاس مال ہو - جس کے پاس اثاثہ ہی نہیں ہے اس سے کیا چنگی لی جاتی

اُس کے جاننے کے لئے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے گیانی کیوں
چت کی ورتی کا نرودھ کرنے لگا۔ وہ آپ پرگٹ پرتیت ہے۔ ایک مرتبہ ورتی
اُدے ہوئی۔ اور وہ گھڑے کی طرح خود پرتیت ہونے لگا۔

اعتراض۔ برہم سُوپرکاش ہے۔ مگر بدھی چھن چھن بدلنے والی ہے۔ اس لئے
اُس کو تو برہم کے ساکشاتکار کرنے کے لئے ایکاگر کرنی پڑتی ہوگی؟

جواب۔ یہ اعتراض تم کو گھڑے کے گیان کے متعلق کرنا چاہئے تھا۔ گھٹ کا
بدھی کی ورتی کا نام گھٹ گیان ہے۔ اس بدھی کی ورتی لمحہ لمحہ بدلتی رہتی ہے۔ اور
اور گھٹ کے جاننے کے لئے اس کو ایکاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر ہم نہیں دیکھتے
کہ گھٹ کے جاننے کے واسطے کوئی بدھی کی ورتی کو ایکاگر کرتا ہو۔ جب گھٹ
کے گیان کے لئے بدھی کی ایکاگرتا کی ضرورت نہیں۔ تو پھر برہم کے جاننے کے
لئے کیوں اس کی ضرورت ہونے لگی؟

اعتراض۔ گھڑے کا گیان بدھی کا چھنک ہوتے ہوئے ایک بار نشچے کر لینے
کی وجہ سے گھٹ کا بودھ ہمیشہ کے لئے ہوتا رہتا ہے۔ اس وجہ سے بدھی کی
ایکاگرتا کی ضرورت نہیں ہوتی؟

جواب۔ تو پھر آتما کے متعلق بھی ایسا ہی سمجھ لو۔ جب ایک مرتبہ دیکھ لینے سے
ہمیشہ کے لئے گھڑے کا گیان ہو گیا۔ اور جہاں چاہے گھڑے کو وہاں لیجائے۔ اور
اس پر جل بھرا کرے۔ ویسے ہی ایک مرتبہ آتما کے نشچے کر لینے سے جب جب گیانی کو
اچھا ہو تب تب دھیان کرنے اور من کہنے سے آتم گیان ہو جایا کرے گا۔ چت کی
کی ایکاگرتا کی کہاں ضرورت رہی؟

اعتراض۔ اُپاسک اُپاسیہ دیو کے دھیان کرتے وقت جگت کے پدارتھ کا
چنتن نہیں کرتا کیا یہی حال برہم گیانیوں کا بھی ہوتا ہے؟

سے پریت کا سمرن رکھتی ہے۔ ویسے دُرا چاری ستری کو بھی وقت پر گھر کا کام کاج کا خیال نہیں چھوڑتا۔ اور جیسے کسی کھانے میں نمک کم پڑ جاتا ہے۔ کسی میں جل زیادہ پڑتا ہے۔ کوئی چیز کچی رہ جاتی ہے۔ کوئی پک جاتی ہے۔ اسی طرح آپاسک کی پریت سنسار سے چھٹ جاتی ہے۔ کوئی بیوہار ہتا ہے کوئی نہیں ہوتا۔ مگر تتو ویتا کا یہ حال نہیں ہوتا۔ وہ سنسار کا بیوہار بھی اچھی طرح کرتا ہے۔ کیونکہ گیان سنسار بیوہار کا برودھی نہیں ہے۔ گیان تو صرف یہ بتاتا ہے۔ کہ جگت متھیا اور اَست ہے۔ اور آتما چیتن روپ ہے۔ اِس گیان کا بیوہار کے ساتھ کیوں اور کیسے برودھ ہونے لگا! بیوہار تو من۔ اِندریاں۔ شریر۔ گھر۔ وغیرہ کے کام کا سادھن ہے۔ یہ تو گیانی کا ناش نہیں کرتا۔ وہ تو اس کو کرتا ہوا بھی اس سے پرے رہتا ہے +

اعتراض۔ گیان تو وِشیوں کا ناش نہیں کرتا۔ مگر چت کا ناش تو کرتا ہے اس لئے گیانی کا بھی بیوہار جیسا چاہیے ویسا کبھی نہ بنیگا؟

جواب۔ جو چت کا ناش کرتا ہے وہ صرف جگیاسو ہے گیانی نہیں ہے +

اعتراض۔ کیا آپ نے کہیں ایسا گیانی دیکھا بھی ہے؟

جواب۔ گھٹ کے تتو جاننے والے پُرش نے چت کا ناش روپ چت کی ایکاگرتا کو نہیں کیا یہ ہم نے دیکھا ہے +

اعتراض۔ گھٹ تو استھول ہے۔ اور اتی پرگٹ ہے۔ اُس کے جاننے کے چت کی ایکاگرتا کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر برہمہ تو بہت سوکشم ہے۔ اُس کے لئے چت کی ایکاگرتا کی ضرورت ہے؟

جواب۔ برہمہ کی سوپرکاش آتم روپتا کی وجہ سے گھٹ کی اتی پرگٹتا ہے۔ جس کے سبب سے گھٹ کے جاننے کے لئے سورج وغیرہ کی روشنی کی ضرورت ہے۔ گھٹ بغیر سورج اور آنکھ کے نظر نہیں آتا۔ مگر آتما اس قدر سوپرکاش ہے۔ کہ

نگنے کی نیت سے ابھی پوتاری راجہ کے پاس گیا۔ راجہ نے کچھ نہیں دیا۔ تب برہم
ری بولا "اے راجا! چار مہا تما (ادان ۔ دیان ۔ ستان ۔ آپان) کو وہ ایک دیو
پان) نِگلتا ہے اور وہی سب جگت کا رکشک ہے ۔ تو نے اُس کو ان نہیں دیا"
ر یہ منتر پڑھ کر اُس برہمچاری نے بھکشا اٹن کیا ۔

اور پُرش کو مرن پرینت اُپاسنا کرنا چاہئے ۔ اُپاسنا اُپاسک کے آدھین ہے
اُپاسنا کرتے ہیں ۔ اُن کی اُپاسنا درِڑھ ہوتی ہے ۔ اور جاگرت کی طرح سُپن میں بھی
اسنا درِڑھ کی جاتی ہے ۔ جاگرت میں وید پاٹھی سُپن میں بھی وید پڑھا کرتا ہے
ر جیسے گایتری کا جپنے والا سوپن وغیرہ میں جپ کرتا ہے ۔ ویسا ہی دھیانی بھی سُپن
ں دھیان کی پراپتی کر لیتا ہے ۔ کیونکہ اُپاسک اُپاسنا کی تمام پرودتی چِت کی ورتیوں
چھوڑ کر صرف اُپاسیہ دیو کی بھاونا کو مضبوط کرتا رہتا ہے ۔ اور جاگرت اور سُپن
ں ایک بھاو والا بنا رہتا ہے ۔

چھٹا پرچھید

گیان اور دھیان

اعتراض ۳۸ ۔ مگر جب پراربدھ کرم سے وِشیوں کا بھوگ کسی اُپاسک کو ہوتا ہے
ہمیشہ اُپاسنا کی ورتی کا درِڑھ ہونا سِدھ نہیں ہوتا ؟

جواب ۔ اگر پریت اور پرتیت بہت درِڑھ ہو جائے تو وِشیوں کے بھوگ
کے وقت بھی اُپاسنا دُور نہیں ہو سکتی ۔ بڑی بد چلن عورت کو جب دُراچار کے
ت گھر کا کام کاج نہیں بھولتا تو پھر اُپاسک کیسے بھول سکے گا ۔

اعتراض ۳۹ ۔ مگر دُراچاری عورت کا وقت پر گھر کے کام کاج کا دھیان تو ہوگا ؟
جواب ۔ جیسے پتی ورتا استری گھر کے کام کاج میں لگی ہوئی بھی اپنے پتی

منڈک اپ نشد کی بانی ہے - برہم درشٹیہ نہیں - اور نہ ناظروں سے پکڑا جاتا ہے
کٹھ ولی اپ نشد بتاتی ہے - کہ برہم - شبد - سپرش - روپ - رس - گندھ سے نہیں ہے
ایسا جان کر اُس کی اُپاسنا نشیدھ کہاتی ہے - ویاس جی نے بھی ایسا ہی کہا ہے - الغرض
اپ نشد اور شروتی نے برہم کی ایکتا روپ کی اُپاسنا نردیش دیا ہے +

اعتراض ۳۵ - ویاس نے بتایا ہے - کہ برہم میں گنوں کو اکٹھا کر کے اُپاسنا کرو مگر
نرگن برہم میں گنوں کا اکٹھا کرنا ممکن نہیں ہے ؟

جواب - تمھاری سمجھ میں جب بات نہ آوے تو کوئی کیا کرے - اُن کا مطلب
گنوں کے اکٹھے کرنے سے ایکتا دکھانے کا ہے +

اعتراض ۳۶ - آنند روپ گُن اور ستھولتا وغیرہ کا ابھاؤ ایک ساتھ نہیں ہوتا
پھر اُپاسنا کیسے کی جاوے ؟

جواب - تتو کے اندر گنوں کا ابھاؤ بھی تتو کو لکھاتا ہے - اس لئے اُس کو
اس طرح لکھ کر اُپاسنا کرنی چاہئے - اُپاسنا کا طریقہ یہ ہے "میں اکھنڈ اور ایک رس
ہوں" اس بھاؤ کو درڑھ کرنا اُپاسنا ہے +

اعتراض - ایسے گیان اور اُپاسنا میں بھید کیا ہے ؟

جواب - اُپاسنا اُپاسک کے آدھین ہوتی ہے - اور گیان وستو کے آدھین
ہے - یہ اُن میں بھید ہے - آتم تتو کے وچار سے گیان پیدا ہوتا ہے - اور گیان پکّا
ہو کے سنشیہ تا روپ کا ناش کر دیتا ہے - اور پُرش جیون مُکت دشا کو پراپت ہوتا ہے
اور پراربدھ بھوگ کے پیچھے ودیہ مُکتی کو پا لیتا ہے - سجاتی - وجاتی - سو گت بھید
تیاگ کرتے ہوئے ایک آتما ہی کا چنتن کرنا اور کسی بھی پراربدھ کا چنتن نہ کرنا یہ اُپا
سنا ہے اور یہ مرتے وقت تک برابر کرتے رہنا چاہئے - چھاندوگیہ اپ نشد میں ایسا
لکھا ہے "ایک برہمچاری سمورگ ودیا سے مُکت ہو کر پرانوں کی اُپاسنا کرتا ہوا

ہے - اور جو نرگن برہم کی اُپاسنا کرتا ہے - اُس کو نرگن برہم کا انبھو ہوتا ہے " کٹھ ولی اُپنشد میں یم نے نچکیتا کو اونکار روپ اکشر برہم کا اُپدیش دیکر اونکار کا آشرا لینے کی پرشنسا کی ہے - اونکار کو نرگن و ستگن برہم دونوں کی اُپاسنا کرنے سے نرگن برہم کا ساکشاتکار ہوتا ہے - اسی طرح مانڈوکیہ اُپنشد میں اونکار روپ اکشر کا بیان کرتے ہوئے تُریا او ستھا روپ نرگن برہم کی اُپاسنا بتائی گئی ہے - تیترے اور مُنڈک اُپنشدوں میں بھی نرگن برہم کی اُپاسنا کا ذکر آیا ہے +

اعتراض - نرگن اُپاسنا کس طرح کی جاتی ہے ؟

جواب - اس کا بیان پچھلی کرن میں آگیا ہے +

اعتراض - نرگن اُپاسنا گیان کا سادھن ہے - موکش کا سادھن نہیں ہے ؟

جواب - نرگن اُپاسنا گیان کا سادھن ہو اس سے ہم کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے +

اعتراض - سب لوگ سگن اُپاسنا کرتے ہیں - اس وجہ سے اُپاسنا صرف سگن کی ہے ؟

جواب - نرگن اُپاسنا پرمان سے سدھ ہے - اُس کا نشیدھ کسی نے بھی نہیں - اور نہ اُس کا اپواد ہے - جن کو بویک نہیں ہے - وہ منتروں ہی کے جاپ میں رہتے ہیں - مُورکھوں کی پرورتی کا ایسا ہی حال ہے - اس پر کیا بات چیت کی جائے - نرگن اُپاسنا کا تعلق بویک سے ہے - اور یہ دو قسم کی ہے - ایک بدھی دوسری نشیدھ - برہم آنند - ست - چت - نت - شدھ - مکت - نرنجن - وبھو ہے - اور بھید سے پرے ہے - ایک رس ہے - سب اُپنشد ایسا ہی کہتے ہیں - جیسا ستیہ گیان آنند وغیرہ برہم کی اُپاسنا کریں - یہ بدھی روپ اُپاسنا ہے - نشیدھ روپ اُپاسنا کو برہدآرنیک اُپنشد کہتی ہے " برہم استھول - انو - ہرسو - اور لمبا نہیں ہے "

ہے - یہ حالت جیسے سگن برہم کی اُپاسنا میں ہوتی ہے - ویسے ہی نرگن برہم کے متعلق بھی سمجھنی چاہیے +

اعتراض ۲۳ - نرگن برہم من بانی سے پرے ہے - اُس کی اُپاسنا غیر ممکن ہے ؟

جواب - یہ اعتراض تو گیان کے متعلق بھی اُٹھایا جا سکتا ہے - گیان بھی تو من بانی کے پرے ہے +

اعتراض ۲۴ - برہم گیان تو ممکن ہے - جس نے اِتنا جان لیا کہ برہم من بانی کے پرے ہے - اُس کو برہم کا گیان تو ہو گیا ؟

جواب - جب یہ حال ہے - تو ایسے برہم کی بھی اُپاسنا کی جا سکتی ہے - جو من بانی کے پرے ہے +

اعتراض ۲۵ - اگر برہم کی اُپاسنا بن سکتی ہے تو وہ پھر سگن ہی ہو گا ؟

جواب - جب برہم جاننے کے یوگ ہے تو پھر سگنتا کیوں نہ پراپت ہو گی +

اعتراض ۲۶ کیا جہت اور اجہت لکشنا کی مدد سے سگنتا نہ پراپت ہو گی ؟

جواب - پھر تم سمجھ لو - کہ لکشن کر کے جس کی لکشنا ہو سکتی ہے - اُس کی اُپاسنا بھی کی جا سکتی ہے +

اعتراض سکر شرتی نے اس کا نشیدھ کیا ہے - کین اُپ نشد کی بانی ہے - "جو من سے من نہیں کیا جاتا - اور جس سے من جانا جاتا ہے اُس کو برہم گیان - اور جس کی جیو اُپاسنا کرتے ہیں وہ برہم نہیں ہے" ؟

جواب - جیسے کین اُپ نشد برہم اُپاسنا کا نشیدھ کرتی ہے ویسے ہی وہ ساتھ ساتھ برہم گیان کا بھی تو نشیدھ کرتی ہے - وہاں برہم گیان اور اگیان دونوں سے بھِن بتایا گیا ہے +

اعتراض ۲۸ - گیان اور اگیان سے جو بھِن ہے وہ برہم ہے - اس جملہ سے

اعتراض - جس برہملوک تک پانے میں بھی برہم کا ساکشاتکار نہیں ہوتا - تو اسے آتم وچار سے ساکشاتکار کی کیا اُمید کی جائے ؟

جواب - برہملوک کے ساتھ گیان کو پراپت ہو گیا ہے - وہ کلپ کے آخر میں برہما جی کے ساتھ ودیہ مکت ہو جائے گا - کیونکہ وہ جگت کو متھیا اور استیہ سمجھ بیٹھا ہے ایسے تیاگی اور شدھ ہردے والے سنیاسی برہملوک میں تتو کا ساکشاتکار کر لینے میں اور ودیہ مکت ہو جاتے ہیں - شُرتی بھی ایسا ہی مانتی ہے - برہملوک کی خواہش اور بھوگ پر تی بندھ تھی - وہ اُس لوک میں بھوگ پا کر نورت ہو گئی - خواہش اور پرار بدھ دونو گئے - پھر بندھن کیا ہوگا !

پانچواں پرچھید

نرگن اُپاسنا

اعتراض - جو وچار نہیں کر پاتا - اور موکش کا خواہشمند ہے - اُس کو کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب - اس کا جواب ہم پہلے دے چکے ہیں - وہ اُپاسنا کرے - وچار کے نہ ہونے کے دو سبب ہیں - ایک اتینت بدھی مندتا - دوسرے سامگری کا ابھاو - اُدھیاتم شاستر اور گورو کا پراپت نہ ہونا سامگری کا ابھاو ہے - خواہ گورو کے ملنے پر بھی فضول واد و واد میں لگ جانا - جیسے پاگیہ ولکیہ اور وشمپاین کا حال ہوا تھا - خواہ ان ادھیکاری بننا - خواہ اُپدیش سننے کا موقع نہ ملنا وغیرہ - یہ سب سامگری کے ابھاو ہیں - ایسے پرش کو نرگن برہم کی اُپاسنا کرنی چاہیئے ۔

اعتراض - نرگن برہم جیسا گنوں سے رہت ہے تو اُس کی اُپاسنا کیسے ہوتی ہے ؟

جواب - اُپاسنا تو چت کی ورتیوں کا ندی کے دھارے کی پرواہ روپ میں بنانا

اور تب اپروکش گیان کا انجو ہونے لگتا ہے۔ سکھو شیہ (آگے آنے والا) پرتی بندھ کا نام پراربدھ کرم ہے۔ یہ بھوگ کے بغیر نہیں جاتا۔ اور اس کا کوئی نیم (قاعدہ) نہیں ہے۔

چوتھا پرچھید

یوگ بھرشٹ

اعتراض۔ وام دیو کو ایک جنم میں اور جڑ بھرت کو تین جنم میں بھوشیہ پرتی بندھ دور ہوئے تھے۔ اس سے آپ خود ہی کال کا نیم (قاعدہ) باندھتے ہو۔ پھر کیسے مانا جائے۔ کہ کوئی نیم نہیں ہے؟

جواب۔ بھگوان گیتا میں کہتے ہیں "کہ جنموں کے گذرنے پر بھی یوگ بھرشٹ کو موکش کی پراپتی نہیں ہوتی"! یوگ بھرشٹ اس کو کہتے ہیں۔ جس نے برہم کے ساکشاتکار کا سادھن تو کیا مگر موت آگئی۔ اور کامیاب نہ ہو سکا۔

اعتراض۔ تب تو اس کی پہلے کی بھی کمائی نشپھل ہی گئی؟

جواب۔ کمائی نشپھل نہیں گئی۔ گیتا میں کہا گیا ہے "آتم تتو کے وچار کے پربھاو سے اُتم سورگ کی پراپتی ہوگی۔ اور بہت کال تک سکھ کا انبھو کر کے پھر یوگ بھرشٹ نشچیہ جنم کو پراپت ہوگا۔ اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک وشیوں کی کامنا رکھتا ہوا اور دوسرا ویراگی کی کامنا کرتا ہوا۔ پہلا شخص تو راجہ وغیرہ کے یہاں پیدا ہوگا۔ اور دوسرا گیانیشوروں کے گھروں میں جنم لیگا۔ اس دوسرے کو فوراً برہم ابھیاس کا موقع ہاتھ آئیگا۔ اور پہلے جنم کے پرسنسکار رکھنے سے وہ اس جنم میں اپنا کام بنا لیگا۔ اور سنسار کے دکھوں سے بچتا ہوا صرف برہم ابھیاس کو زور دیتا رہیگا۔ اور ساکشاتکار کر کے مکت گتی کو پا جائیگا۔ اور اس کا بھوشیہ پرتی بندھ بھوگ سے دور ہو جائیگا۔ ایسے پُرش برہم لوک میں جا کر بھی آتم وچار کو نہیں چھوڑتے۔

اعتراض - جیمنی اپدرو مترسے تنیشوروں نے کلپ سوتروں میں اُپاسنا کا ذکر نہیں کیا۔ پھر کیسے وہ لازمی اور ضروری سمجھا جائے +

جواب - برہم وسشٹ وغیرہ منتر سنکلپ کے گرنتھوں میں اُپاسنا کا بیان آیا ہے۔ اور گورُو گھدو دوا ماشن کرا سمرتھ پرش اُپاسنا کرنے کے سمرتھ ہوتے ہیں +

اعتراض - کلپ گرنتھوں میں اُپاسنا کا بیان ہے۔ مگر ان کے تھوا ادروں نے کس غرض سے اُپاسنا کا وچار کیا ہے ؟

جواب - اِس وجہ سے کہ جگیاسو کو اس بات کا پتہ لگ جائے۔ اُن کی اپنی اُس کے سوا اور کوئی غرض نہیں +

اعتراض - برہم کی اُپاسنا کی طرح برہم ساکشاتکار کا بھی اپدیش ہونا چاہیے ؟

جواب - برہم کا ساکشاتکار اپدیش ماتر سے نہیں ہوتا۔ یہ وچار سے ہوتا ہے ست جگ سے لے کر کلجگ تک ایسا ہی ہوتا آیا ہے - اپروکش گیان وچار ہی سے متعلق ہے +

اعتراض - اگر وچار کرنے پر بھی اپروکش گیان نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے ؟

جواب - جب تک گیان نہ ہو وچار کبھی نہ چھوڑا جائے +

اعتراض - بار بار وچار سے اگر پھر بھی اس جنم میں اپروکش گیان نہ ہو تو پھر محنت رائیگاں ہی گئی ؟

جواب - محنت ضائع نہیں ہوتی - اس جنم کے بعد پرتی بندھ کے دور ہونے پر گیان ہوگا - دیاس جی نے اپنے برہم سوتر میں ایسا کہا ہے - جیسے وام دیو رشی کو دوسرے جنم میں سادھن کرنے پر ماں کے پیٹ میں برہم گیان ہوا تھا۔ شرتی بھی ایسا ہی کہتی ہے - یوں سمجھو۔ کسی نے وید کی رچا کو کنٹھ کرنا چاہا - ایک دن میں وہ کنٹھ نہیں ہوئی - کئی دن میں جا کر یاد ہوئی - اسی طرح آتم وچار کا بھی حال ہے - شریشور آچاریہ

تب تک وہ پروکش ہی کہلاتا ہے +

اعتراض - جب پروکش گیانی برہم کی آتم روپتا کو نہیں جانتا تو وہ گیانی تو نہیں ہوا؟

جواب - شاستر نے پروکش برہم گیان کا بھی کتھن کیا ہے یہ اپروکش گیان کا کارن ہے - اس لئے پروکش تتو گیان بھی بھرم نہیں ہے +

اعتراض - جیسے شاستر برہم کو سچدانند بتاتے ہیں ویسے ہی مہاواکیہ بھی برہم سا کشی کی آتم روپتا کو جتاتے ہیں - پھر اس کو اپروکش کیوں نہ کہا جائے؟

جواب - گو شاستروں میں مہاواکیوں کے دوارا آتم روپتا کا برنن ہے - مگر تت اور توم پدارتھ - اور انوئے ویتریک سے خالی پرش کو محض شاستر سے اپروکش گیان نہیں ہو سکتا +

اعتراض - سمیک گیان کا کارن پرمان اور وستو ہے - پرمان مہاواکیہ ہی ہے اور برہم آتما روپ وستو بھی موجود ہے - پھر آپ کیوں کہتے ہو کہ بغیر وچار کے اپروکش گیان نہیں ہوتا؟

جواب - یہ دیہ بطور خود برہم اور آتما کی ایکتا کے اپروکش گیان کا پرتی بندھک ہے - اس وجہ سے مند بدھی والوں کو آتم بھرم ہوتا ہے - اس بھرم کے دور کرنے کے لئے وچار کی ضرورت ہے +

اعتراض - جب دیہ اور اندریاں اپروکش برہم آتم گیان کے پرتی بندھک ہوئے - تو پھر دویت بھرم کو بھی ادویتہ پروکش برہم گیان کا بھی پرتی بندھک (رکاوٹ) ہونا چاہئے +

جواب - اپروکش دویت بھرم بیشک اپروکش ادویت برہم گیان کا پرتی بندھک ہے - مگر پروکش ادویت گیان کا پرتی بندھک نہیں ہے - اسی وجہ سے شردھالو

ہی اتپتی ہے ۔

اعتراض ۔ برہم تتو کو جان کر اور برہم تتو کو بیان کر ابھیاس کرنے کا پھل ایک جیسا کیسے ہوگا ؟

جواب ۔ ایسی ابھیاس پروکش گیان کے لئے ہے ۔ یہ نشچل نہیں ہے جن کے دور ہونے سے یہ گیان پراپت ہوگا ۔ اور جب پروکش گیان کی پراپتی ہو جائے گی اور جب آتما کو برہم کا اپنے اندر بیان ہونے لگیگا ۔ تو انوبھو ہو جاتا ہے ۔ گر شاستر ایسا ہی کہتے ہیں ۔

دوسرا پرچھید

پروکش اور اپروکش گیان

اعتراض ۔ شاستر تو برہم کی چیتنیہ سروپ کا بیان کرتے ہیں ۔

جواب ۔ یہ سروپ آنکھوں کو نظر نہیں آتا ۔ اس لئے ایسے برہم تتو کا ابھیاس کرنے میں پرتیکش انوبھو نہیں ہوتا ۔ وہ ایک طرح پروکش کا پروکش گیان ہوتا ہے ۔

اعتراض ۔ پھر یہ پروکش بھرم روپ ہوگا ؟

جواب ۔ نہیں ۔ یہ پروکش گیان شاستروں دوارا ہوا بھرم نہیں ہے ۔ ورنہ پھر تو سب ہی ابھیاس ویرتھ ہو جائے گا ۔

اعتراض ۔ شاستر برہم کو ستچدانند کہتے ہیں ۔ اُس کو آپ پروکش کس وجہ سے کہہ گئے ؟

جواب ۔ انت کرن کی تمام ورتیوں دوارا برہم کا گیان نہیں ہوا ۔ اس لئے وہ پروکش ہی ہے ۔ برہم تو نت ۔ شدھ ۔ چیتن ۔ ستیہ ۔ مکت ۔ نرنجن نرلیپ ۔ اور سوکشم ۔ استھول ۔ کارن ۔ سب ہی چیتن ہے ۔ جب تک ایسا گیان نہ ہو

ہے۔ مگر جو شخص دھن دولت اور ستری کے بھرم میں پڑتا ہے۔ اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ کسی پرش کو آگ کی ضرورت تھی۔ اس نے جلتی ہوئی لکڑی کے دھوئیں کو دیکھکر آگ کا انومان کیا۔ دھواں ستھیا ہی ہے۔ مگر انومان سے اس نے سادھن کیا۔ اور آگ کو پراپت کر لیا۔ گوداوری ندی میں گنگا جل کا انومان کر لینے سے بھرم تو ہوتا ہے مگر سنان کرنے سے شدھی تو ہو ہی جاتی ہے۔ نارائن کو مارنے والا۔ بچانیوالا اور سورگ دینے والا جاننا بھرم ہے۔ مگر اس کے سمرن کرنے سے چت نرمل ہوتا ہے۔ اور پاپ دور ہو جاتا ہے۔ بغیر جانے ہوئے بھی آگ کے اوپر پاؤں رکھنے سے آگ جلا دیتی ہے۔ اسی طرح ایشور کا نام لینے سے پاپ جاتے رہتے ہیں۔ پورانوں نے اسی خیال سے مہابھارت وغیرہ کی کہانیوں میں نارائن نام کی مہابرن کی ہے۔ ایسا سمواد بھرم بے شمار قسموں کا ہے۔ پتھر کا غذ اور لکڑیوں کی مورتیاں پوجنے سے بھی ایسا ہی پھل ہوتا ہے۔ ان مورتیوں میں دیوتا کہاں ہیں۔ مگر اپاسنا سے پھل پراپت ہو کر وہ جرانی کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہے۔ اسی طرح چھاندوگ اپ نشد اور ورہد آرنیک اپ نشد نے پنچ اگنی ودیا کے بیان میں پرواہن نام راجا کو گوتم نام رشی کا قصہ سنایا ہے۔ ستری اور پرتھوی۔ اور پرتھوی۔ اور میگھ۔ اور سورگ لوک ان پانچوں کو اگنی روپ جان کر ان کی اپاسنا کرنے سے برہم لوک کی پراپتی کا یقین دلایا ہے۔ یہ سب بھرم ہی بھرم ہیں۔ اسی طرح برہم روپ جان کر سورج کی اپاسنا کرنے کی ہدایت ہے۔ شالگرام وشنو وغیرہ کی پوجا ہونے کو تو بھرم ہی ہے۔ مگر وہ اچھا کی پورن کرنے والی ہے۔ یہ سب سمواد بھرم کی مثالیں ہیں ٭

اعتراض۔ برہم گیان سے مکتی ہوتی ہے۔ مگر برہم کے بھرم روپ اپاسنا سے تو ایسا نہ ہونا چاہیئے؟

جواب۔ سمواد بھرم سے جس طرح پھل کی پراپتی بتائی گئی۔ ویسے ہی اسکا

کراتی ہے ٭

جواب ۔ اس لئے کہ بھرم کے کارن جو یہ متھیا پرپنچ دکھلائی ہو رہا ہے ۔ اس کی صراحت ہو جائے ۔ اور من بانی سے پرے جو آتم چیتن ہے ۔ اس کا گیان پراپت ہو ٭

اعتراض ۔ اگر اصل میں ایکتا ہی ہے ۔ تو پھر شرتیوں میں تواد اور بھید کیوں ہے ؟

جواب ۔ تتو کے متعلق تو شرتیوں میں کوئی جھگڑا نہیں ہے ۔ جھگڑا اگر ہے تو جگیاسیوں کی نظر سے ہے ۔ شنو ۔ سُر یشور آچاریہ کا کتھن ہے " جس طرح جگیاسیوں کو آتم گیان پراپت ہو ۔ اسی طرح آچاریوں کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ اور اسی وجہ سے باد یواد کی نوبت آتی ہے ۔ کوئی دس پچھلے ساٹھ لتا ہے ۔ کوئی پندرہ چوکے ساٹھ کہتا ہے " ٭

اعتراض ۔ اگر اصل میں شرتیوں کے ارتھ میں ایکتا ہے ۔ تو پھر شرتیوں کے ماننے والوں میں کیوں باہمی یواد رہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ مانتا ہے ؟

جواب ۔ ان میں سے سب کو شرتیوں کے اصل مطلب کی خبر نہیں ہے ۔ اس لئے ناحق ہی جھگڑتے رہتے ہیں ۔ جن کو آنند کے سمندر میں غوطہ مارنے کا موقع مل گیا ہے وہ نہیں جھگڑتے ۔ دیکھو مایا روپ بادل کی جل برشا کو دیکھتے ہیں ۔ نہ اس سے جدا کاش کی کچھ ہانی ہوتی ہے نہ لابھ ہوتا ہے ۔ تم صرف کوٹستھ کا وچار کرو ۔ اور اپنے آپ کو کوٹستھ سمجھو ۔ ادھر ادھر کیوں بھٹکتے ہو ٭

ختم ہوا پنچدشی کا آٹھواں پرکرن ۔ جس میں ۷۶ شلوک ہیں ۔ اور ہم نے پانچ پرچھید یا اور انہیں پیراگرافوں میں بیان کیا ہے ٭

جواب۔ مٹی کے گھڑے میں عکس قبول کرنے کا مادہ نہیں ہے۔ مگر کانچ کے گھڑے میں ہے۔ اسی طرح گو جیو بُدھی چِت اور ایشور دونوں چِت ہیں مگر اُن میں چیتنا اور پرکاش بنتی ہے۔

تیسرا پرچھید

ایشور جیو جگت

اعتراض۔ مٹی اور کانچ میں بھید ہے۔ اِس لئے اُن کے کاریہ میں فرق ہے مگر ایشور اور مایا تو ایک ہیں اُن میں بھید کیسا؟

جواب۔ ایک اَن سے مَن اور شریر دونوں بنتے ہیں۔ مَن تو سنکلپ وکلپ والا ہوتا ہے۔ مگر شریر سنکلپ وکلپ والا نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایشور اور جیو گو ایک ہی مایا کے کاریہ ہیں۔ مگر اُن میں گھٹ وغیرہ کے مقابلہ میں ولکشنتا ہے۔

اعتراض۔ ایشور اور جیو سوچھ ہوں۔ مگر چیتن رُوپتا کس سبب سے ہے؟

جواب۔ یہ فضول سوال ہے۔ ایشور اور جیو کی چیتنا انھوں سے سدھ ہے۔

اعتراض۔ جب ایشور اور جیو دونوں مِتھیا ہی ہیں تو اُن میں چیتن کا آبھاس کیسے ہوتا ہے؟

جواب۔ مایا میں ہر قسم کے کلپنا کرنے کی طاقت ہے۔ اِس میں تعجب ہی کیا ہے۔ سوپن کے کاروبار میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایشور۔ جیو میں چیتنا ہے۔

اعتراض۔ جب ایشور کو مایا ہی نے رچا ہے۔ تو پھر وہ سروگیہ کیوں ہے۔ جیو کی طرح اُس کو الپگیہ ہونا چاہیئے تھا؟

جواب۔ جو مایا جیو کو الپگیہ بنا سکتی ہے۔ اُسی نے ایشور کو سروگیہ بنایا ہے۔

۲۸ اعتراض - جب جگت کی کلپنا کا ادھشٹان چیتن ایک ہے - اس وجہ سے تت پد کے ارتھ اور توم پد کے ارتھ کا بھید نہیں ہے ۔

جواب - تت پد اور توم پد کا بھید اُپادھی کی وجہ سے ہے اصل میں تو ایک ہے - تمام جگت کی کلپنا کا ادھشٹان تت پدارتھ برہم ہے - اور جگت کے ایک دیش میں توم پدارتھ کا بھید ہے ۔

۲۹ اعتراض - سیپی میں کلپت چاندی کی طرح چدابھاس نہیں ہے - اس وجہ سے وہ دونوں ادھشٹان اور آروپ دھرم والا پرتیت ہوتا ہے - کرتا بھوگتا کا دھرم رکھنا آروپ ہے - اور ادھشٹان آدھا ہے ۔

جواب - چدابھاس جو بُدھی روپ اُپادھی کے ابھمان سے کرتا بھوگتا بنتا ہے - اور کوٹستھ چیتن کے خیال سے ادھشٹان پرتیت ہوتا ہے - اس وجہ سے وہ بھرم کا کارن ہے - بُدھی اور چدابھاس - اور آتما - اور آتما میں جگت یہ چار باتیں ہیں - ان چاروں کے سروپ کو جاننا لازمی ہے - جب سروپ سمجھ میں آجائے گا تب ارتھ کی پراپتی ہو جائے گی - مکتی بھرم اور بندھ ہے - ان کا بیان ویدانت میں آیا ہے - اور شروتی پورانوں نے بھی بھانت بھانت پرسایا ہے - شیو پوران اور سوت سنہتا نام گرنتھ میں بھی ایسا ہی کتھن کیا ہے - ان کو دیکھ لو - وہ کہتے ہیں - جیو روپ اور ایشور روپ اصل میں سوئیم پرکاش چیتن ہی ہیں - اور بھرم سے الگ الگ پرتیت ہوتے ہیں - شیوتا شوتراپ نشد کی شروتی ہے - تینوں گنوں کی سامیہ اوستھا مایا پرکرتی مایا اودیا اور اودیا روپتا کو پراپت کر کے مایا میں چیتن روپ کے پرتی بمب کو ایشور اور اودیا میں چیتن کے پرتی بمب کو جیو دکھاتی ہے - وہ مِتھیا ہی ہیں ۔

۳۰ اعتراض - اگر جیو اور ایشور مِتھیا ہی ہیں - تو پھر دیہ وغیرہ کا بھرم نہ ہونا چاہئے اور جڑ پدارتھوں کی پرکاشکتا اور پریرکتا کا بھی ابھاؤ ہونا چاہئے - ایسا جو شہری ۔

کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ مکتی برہم گیان سے ہوتی ہے ✦

اعتراض۔ جیو اگر وناشی ہے تو اوناشی برہم کے ساتھ اُس کا میل ہو بیٹھے گا۔ اور یہ ایکتا ہو گی ✦

جواب۔ یہ مشابہت (سما نادھی کرن) تو دُور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بھرم مانتے ہیں۔ کسی نے ٹھونٹھ میں چور کا بھرم کیا۔ گیان ہونے میں چور کا بھرم جاتا رہا۔ اس نظر سے "اہم برہمہ" کے خیال سے سما نادھی کرن بنتی ہے۔ نیشکرم سدھی نامی گرنتھ میں سُریشور آچاریہ نے ایسا ہی کہا ہے ✦

اعتراض۔ مگر شرتی سے توجیہ ثابت نہیں ہوتا ✦

جواب۔ شرتی کہتی ہے "یہ سب سمپورن برہم ہے" اُسی طرح "اہم برہمہ" کے بھجن میں بھی اُسی سمپورن برہم کے محیط ہونے کا خیال مدنظر ہے۔ یہ سما نادھی کرن ہے ✦

اعتراض۔ اگر یہ بات ہے تو پورنا چاریہ نے کیوں بادھی سما نادھی کرن کا کھنڈن کیا ہے؟

جواب۔ انھوں نے "اہم" شبد کا ارتھ کوٹستھ مانا ہے۔ اس نظر سے بادھی سما نادھی کرن کا کھنڈن کیا ہے۔ اور لوگ "اہم" چدابھاس ہی کو مانتے ہیں۔ ادھیتھیا ہونے سے چدابھاس تیاگنے کے قابل ہے۔ کوٹستھ ستچدانند رُوپ ہے۔ اُس کا تیاگ نہیں ہوتا۔ اس نظر سے پورنا چاریہ کا کہنا غلط نہیں ہے۔ غرض تو یہ ہے کہ کسی طرح کسی نظر سے کوٹستھ کو مانو ✦

اعتراض۔ جیو بھرم کا اُدھشٹان کوٹستھ چیتن ہے۔ یہ دعوے بے دلیل ہے۔

جواب۔ چیتن جس میں تمام جگت کلپت ہے۔ جگت کا ایک انش روپ چدابھاس

کے آدھار پر آنا جانا سِدّھ ہوتا ہے۔ جیسے گھٹاکاش کا جگہ جگہ جانا ثابت ہوتا ہے ٭

جواب۔ بُدھی اُپادھی اسنگ کوٹستھ کے آدھار پر جیو پنا نہیں بنتی۔ اگر ایسا مانو گے تو گھڑے اور بادل کی اُپادھی کو جیو پنا تسلیم کرنی پڑے گی۔ اور یہ غلط ٹھہرے گا ٭

اعتراض ۱۴۔ بُدھی سوچھ (نرمل اور شُدھ) ہے۔ اس لئے بُدھی اُپادھی ہی جیو کہی جا سکتی ہے۔ مگر گھٹ اور بادل سوچھ نہیں ہیں۔ اس لئے گھٹ اُپادھی اور بادل اُپادھی کو جیو پنا نہیں بنتی ٭

جواب۔ بُدھی سوچھ ہو۔ اور گھٹ اور بادل سوچھ نہ ہوں۔ مگر سوچھتا پر جیو پن کا نسبت نہیں بنتی۔ لکڑی کا کوئلہ کا برتن صاف اور چکنا ہو۔ اس میں ناج رکھنے سے ناج بدھ چیتن نہیں کہلاتا۔ ویسے ہی سوچھ بُدھی بھی اکیلے اُپادھی کو پراپت ہو کر جیو روپ نہیں بنتی اور نہ تم کوئی دلیل لا سکتے ہو ٭

اعتراض ۱۷۔ مگر اس برتن میں ناج کا عکس تو پڑتا ہی ہے ٭

جواب۔ پھر تو تم نے خود بخود بُدھی میں چِت ابھاس کو مان لیا۔ فرق صرف اتنا رہ گیا کہ یہ چیتن کا لکشن نہیں رکھتا۔ اور چدابھاس چیتن کے سنگ سے ہے۔ اور وِکاری ہے۔ بیشک جیو پنا اسنگ اور اَوِکاری کوٹستھ کے اسنگ رہ کر چدابھاس چیتن کی طرح پر ثابت ہوتا ہے۔ اور بُدھی چدابھاس اور کوٹستھ تینوں کے میل کا نام جیو پنا ہے ٭

اعتراض ۱۸۔ چدابھاس ہوا کرے مگر وہ بُدھی سے بھن نہیں ہے ٭

جواب۔ یہ فضول اعتراض ہے۔ پھر تو دیہ کو بھی بُدھی سے بھن نہ ماننا چاہئے ٭

اعتراض ۱۹۔ دیہ کے ناش ہونے پر بھی بُدھی رہتی ہے۔ شاستر ایسا کہتے ہیں ٭

جواب۔ اگر تم ایسا مانتے ہو تو شاستر چدابھاس کو بھی تو مانتے ہیں ٭

ویسے ہی ورتیوں میں بھی گیا تھا کا پرکاش یا کوٹستھ کو کیوں نہیں مانتے؟

جواب - ورتیوں میں بطور خود گیا تھا اور آگیا تھا نہیں ہے - اس لئے اس خاص نظر سے ورتیوں میں گیا تھا اور آگیا تھا کا پرکاش کوٹستھ کو ہم نہیں مانتے - کھیت میں تو گیا تھا اور آگیا تھا انوبھو سے ثابت ہے - مگر ورتیوں میں گیا تھا اور آگیا دونوں نہیں ہیں - گیان اُس وقت ہوتا ہے - جب ورتیاں چداَبھاس سہت ہوتی ہیں - ورتیوں میں ورتیاں نہیں ہوتیں - ورتیوں کے پیدا ہونے سے گیان کا ناش یا شک ہوتا ہے ۔

اعتراض - کوٹستھ اور چداَبھاس دونوں کے چیتن ہونے پر بھی ایک کو کوٹستھ اور دوسرے کو کوٹستھ کہو؟

جواب - چداَبھاس کی پیدائش اور موت انبھو سے ثابت ہے - اس لئے چداَبھاس کو کوٹستھتا کہو - مگر کوٹستھ میں موت اور پیدائش نہیں ہے - صرف اس نظر سے کوٹستھ کی کوٹستھتا کہدو ۔

اعتراض - چداَبھاس سے کوٹستھ کو بھن جیسا آپ کہتے ہو ویسا میں کیسے اس کو صحیح تسلیم کروں؟

جواب - آچاریوں نے اس طرح کہا ہے - کہ انتہ کرن اور انتہ کرن کی ورتیوں کا جو چیتن روپ ساکشی ہے وہ آنند روپ اور ستیہ آتما ہے - تم اُس کو نہیں سمجھتے - تب سے چداَبھاس کو کوٹستھ سے بھن مانا ہے - صورت اور صورت کا عکس دو چیزیں پرتیکش ہیں - ویسے ہی کوٹستھ اور چداَبھاس دو ہیں - شاستر بھی ایسا ہی کہتے ہیں - یہ چداَبھاس اُپادھی ہے - چیتن کا پرتی بمب ہے - جو اُتپتی اور ناش کو پراپت ہوتا ہے اور اس لئے وکاری ہے - کوٹستھ میں یہ نہیں ہیں ۔

اعتراض - پھر چداَبھاس کا ماننا ہی فضول ہے - بدھی اور چیتن کا کوٹستھ

سہت گھٹا کار ورتی بنتی ہے۔ مگر انتر میں تو وہ ورتی بن ہی نہیں سکتی۔ پھر آپ ورتی سہت چدابھاس کو کیسے مانتے ہو؟

جواب۔ انتر ورتی تو ہوتی ہیں۔ مثلاً اہم ورتی۔ کام ورتی۔ کرودھ ورتی۔ لوبھ ورتی۔ یہ باہر کب ہیں۔ کیا اس سے تم کو چدابھاس کا پتہ نہیں لگتا۔ تپائے ہوئے لوہے میں آگ ہر جگہ ہوتی ہے۔ وہی آگ لوہے کو پرکاشتی ہے۔ اسی طرح چدابھاس سہت انتر کی ورتیاں اپنے آپ کو پرکاشتی رہتی ہیں۔ اور پدارتھوں کو بھی۔ اب تم نے چدابھاس اور چدابھاس سہت انتر ورتیوں کو سمجھ لیا۔ ہاں تمام ورتیاں ایک ساتھ نہیں۔ بلکہ باقاعدہ آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور بیہوشی اور سشپتی اور سمادھی میں لین ہو جاتی ہیں +

دوسرا پرچھید
کوٹستھ

اعتراض (سوال)۔ سمادھی میں ورتیوں کا ابھاو ہوا کرے۔ پھر کوٹستھ کو کیسے جانئے گا؟

جواب۔ جو ورتیوں۔ ورتیوں کی سندھیوں۔ اور ورتیوں کے ابھاو کو پرکاشتا ہے۔ اور جس کے سہارے ان کا کھیل ہوتا ہے۔ وہی کوٹستھ ہے جیسے یہہ شریر باہری گھٹ کی درشٹی سے چیتن پرتیت ہوتا ہے۔ اور دو طرح کے چیتن کا علم ہوتا ہے۔ ایک گھٹ کا اور دوسرا گھٹ کی گیاتا کا پرکاشک۔ ویسے ہی شریر کے اندر باہر ورتی بھی کوٹستھ چیتن اور ورتیوں کے پرکاشک چدابھاس کو دو طرح کا چیتن سمجھتی ہے +

اعتراض (۱۲)۔ جیسے گھٹ میں گیاتا اور اگیاتا کا پرکاشک چیتن کو مانتے ہو

اعتراض - جس وجہ سے بدھی اگیان کے پیدا کئے گئے تو اس ہی وجہ سے برہم چیتن روپ اچل موجود ہونے سے چدابھاس کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب - اچل نام ہے کھٹ کی پرتیت کا - برہم چیتن اچل (نتیجہ) نہیں ہے مثلاً آنکھ کی موجودگی سے پہلے بھی تو برہم رہتا ہے مگر بغیر آنکھ کی پرورتی کے گھٹ دکھائی نہیں دیتا - اس لئے گھٹ کا پرگٹ ہونا چدابھاس کے متعلق ہے اس وجہ سے اس کو ماننا چاہئے ◆

اعتراض - آپ کہتے ہو برہم چیتن اچل نہیں ہے مگر سُریشور اچاریہ ایسا نہیں مانتے ؟

جواب - سُریشور اچاریہ کے کہنے کا مطلب صرف اتنا ہی ہے - کہ اچل برہم چیتن جیسا ہوتا ہے ◆

اعتراض - یہ آپ نے کیسے جانا ؟

جواب - سُریشور اچاریہ کے گورو شنکر اچاریہ جی ہیں - وہ اپنے اپدیش سہسری نامی کتاب میں برہم چیتن اور اچل چیتن کا بھید مانتے ہیں - اس وجہ سے ان کے کہنے کے مطلب کو سمجھا گیا - تما کا پیدا کرنے والا چدابھاس ہی ہے - برہم چیتن اگیات اور گیات دونوں کا پرکاشک ہے - بدھی کی ورتی - چدابھاس اور گھٹ تینوں کا پرکاشک برہم چیتن ہی ہے - ویاپک دو طرح کا بیوہار اس گھٹ میں مانتے ہیں ایک ایم گھٹ دوسرا گیات گھٹ یہ دونوں بیوہار برہم چیتن ہی سے سدھ ہوتے ہیں - جیسے باہری گھٹ اور دیہہ کا تعلق ہے ویسے ہی دیہہ کے اندر چدابھاس اور کوٹستھ کے تعلق کو جاننا چاہئے ◆

اعتراض - گھٹ وغیرہ باہری پدارتھ کے وشے کرنے کے لئے چدابھاس

اُسی کے ماتحت ہے ٭

اعتراض ۔ ایک ہی گھٹ میں اگیاتا اور گیاتا دو روپ دو پرودھی دھرم رہ کیسے سکتے ہیں ؟

جواب ۔ گھٹ میں گیاتا کی سِتھی کا کارن گیان اور اگیاتا کی سِتھی کا کارن اگیان ہے ۔ بدھی کی ورتی کے اگر بھاگ میں چیتن کا پرتی بمب روپ چداَبھاس سہت جو بدھی کی ورتی ہے ۔ وہ تو گیان ہے ۔ اور چیتن کا روپ نام اگیان ہے ۔ جس سے گھٹ جانا نہیں جاتا ۔ اسی طرح یہ پرودھی دھرم گیاتا اور اگیاتا رہتے ہیں ٭

اعتراض ۔ اگیات گھٹ کو اگیان کے ویاپت ہونے سے پرکاشتا ہے ۔ مگر گیاتا گھٹ تو گیان سے ویاپت ہے ۔ اس کو برہم کی پرکاشتا کیسے کہتے ہو ؟

جواب ۔ جیسے اگیات گھٹ سے اگیاتا پیدا ہوتی ہے وہ گیاتا کو پرکاش نہیں کرتا ۔ ویسے ہی گیان بھی گھٹ میں پیدا ہوتا ہے ۔ گیاتا کو پرکاشتا نہیں ۔ گیات گھٹ کا پرکاشک چیتن برہم ہی ہے ۔ ویسے ہی اگیات گھٹ کا بھی پرکاشک برہم چیتن ہی ہے ٭

اعتراض ۔ جیسے اگیان اگیاتا کو پیدا کرتا ہے ویسے ہی بدھی گیاتا کو پیدا کرتی ۔ مگر یہ کیوں کہتے ہو کہ چداَبھاس سہت بدھی گیاتا کو پیدا کرتی ہے ؟

جواب ۔ بدھی چداَبھاس سے الگ رہتی ہوئی گیاتا کے پیدا کرنے میں اسمرتھ ہے ۔ کیونکہ وہ خود اپرکاش روپ ہے ۔ اس کی حیثیت وکاری مٹی کی طرح ہونے کی وجہ سے اپرکاش روپ ہے ۔ ویسے ہی چداَبھاس کے بغیر وکاری بدھی بھی اپرکاش روپ ہی ہے ۔ وہ گیا پرکاش کو پیدا کرنے کی طاقت والی یا شرح مٹی جیسے پوتا ہوا گھٹ گیات نہیں ہوتا ۔ اس میں یہ اثر اور طاقت ہی نہیں ہے ۔ مدعا اس دلیل سے گیاتا کے پرگٹ کرنے کے لیے چداَبھاس کے چیتن روپ کی موجودگی ضروری ہے

عکس اُس کا تو مُرد کا گوشیشٹ ہے۔ اور واچیہ ارتھ چداَبھاس ہے۔ یہ دو قسم کے چیتن ہیں یہ گو شیشٹ تو سامانیہ رُوپ سے شرِیر کو پرکاشتا ہے۔ چداَبھاس انتہ کرن میں چیتن کا پرتی بمب ہے۔ جو وشیش رُوپ سے پرکاش کرتا ہے۔ سُورج کا آکاش میں سامانیہ رُوپ سے پرکاشوان ہے۔ مگر جل میں اُس کا پرتی بمب وشیش رُوپ کہلاتا ہے ✤

اعتراض۔ مگر آسمان کے بادلوں میں سُورج کا تو ایک بھی پرتی بمب نظر نہیں آتا ✤

جواب۔ ابھی ایک کو لو۔ بادلوں میں تو سُورج کے بیشمار پرتی بمب ہوتے ہیں۔ جہاں جہاں سُدھی یا پانی کی اوستھا ہوگی وہاں وہاں ہر جگہ عکس موجود ہے اسی طرح بُدّھی میں پرتی بمب رُوپ چداَبھاس رہتا ہے۔ سوپن۔ جاگرت۔ سُوشُپتی اور سمادھی یہ سب بُدّھی کی اوستھائیں ہیں۔ اِن سب میں اُسی چیتن کا پرتی بمب پڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ وہ چداَبھاس نام پاتا ہے۔ چیتن تو ایک ہی ہے۔ اور اُسی کا پرکاش سب میں ہے۔ گھٹ رگھڑے تک کو بُدّھی میں ستھت چداَبھاس پرکاش کرتا ہے اور گیات (علم) رُوپی دھرم کو گھٹ کی کلپنا او دھشٹان برہم چیتن ہی پرکاش کرتا ہے ✤

اعتراض۔ بُدّھی میں چداَبھاس کا ماننا فضول ہے۔ گھڑے کی گیاتا (علم) پرکاشنے والے چیتن برہم ہی سے گھٹ کی پرتیت ہو جاتی ہے ✤

جواب۔ مگر جب تک بُدّھی میں استھت چداَبھاس کو نہ مانوگے تب تک گیاتا اور اگیاتا رُوپ کی سِدّھی نہیں ہوگی۔ گھٹ میں گیاتا رُوپ دھرم اور اگیاتا رُوپ دھرم کال کے بھید سے ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے "میں گھٹ کو جانتا ہوں" کوئی کہتا ہے "میں گھٹ کو نہیں جانتا ہوں" پھر تم یہ بھید کیسے سِدّھ کر سکوگے۔ یہ تو بُدّھی کی ورتی ہیں جو چداَبھاس رُوپی چیتن سے

تو منشیہ اور دیوتاؤں تک کی شریر کے برابر نتیجے کر رکھا ہے۔ اُس کو کیسے پروردتی ہوگی ٭

اعتراض۔ آپ کا کہنا صحیح بھی ہو۔ مگر گیانی اگیانیوں کے ساتھ رہتا ہے اُن کے میل سے وہ بھی ویسا ہی کرم کرے گا ٭

جواب۔ باپ لڑکے کی رُچی دیکھ کر اُسی کے موافق کرم کرتا ہوا لڑکا تو خوش ہو جاتا اور گیانی کے اپنے کرم اگیانیوں کے سمجھ بوجھ بڑھانے کے واسطے ہوتے ہیں۔ وہ خود تو ترپت ہو گیا ہے۔ وہ دھنیہ ہے "دھنیوہم سو دھنیوہم" اب اُس کو دُکھ نہ پرتیت ہوتا ہے نہ دُکھ کو دیکھتا ہے "دھنیوہم۔ دھنیوہم" اب اُس کو کچھ کرنا دھرنا نہیں رہا۔ اب اور کیا کہا جائے۔ ترپتی ہو گئی۔ گورو کو دھنیہ واد ہے۔ شاستر کو دھنیہ واد ہے "دھنیوہم دھنیوہم" ٭

ختم ہوا پنچ دشی کا ساتواں ترپتی دیپ پرکرن۔ جس میں ۲۹۰ شلوک ہیں۔ اور ہم نے آٹھ پرچھیدوں اور ۱۲۵ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے ٭

آٹھواں پرکرن۔ کوٹستھ دیپ

پہلا پرچھید

تمہید

[illegible]

اوپنشد کا بھید صرف موکش مانتے ہیں۔ ہاں وادیواد کس بات کا۔ اپنے تو بیشتی کی بات ہے۔ یادیواد تو بڑے اگیانی کرتے ہیں۔ اور میرا تیرا بنا جھگڑتے رہتے ہیں۔ یہ جھگڑالو تو ان مورکھوں کی حالت رہتے ہیں ❖

اعتراض۔ گیان وان کو کرم کا پھل کچھ نہیں تو پھر وہ کرم چھوڑ دیتے ❖

جواب۔ تیاگ نشپھل نہیں ہے۔ اس سے بودھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ چھوڑنے تو اچھا بھی ہے برا کیا ہے!

اعتراض۔ بودھ تو پراپت ہے۔ پھر اُس کی اچھا کیسی؟

جواب۔ اگر پراپت ہے۔ تو پھر چھوڑنے اور گرہن کرنے کا سوال فضول ہے ❖

اعتراض۔ بودھ کی استھرتا کے لیے تیاگ کرے!

جواب۔ استھرتا تو بادھک کے ابھاؤ کو چاہتی ہے۔ وید سے زیادہ کسی کا پرمان پربل نہیں ہے۔ بودھ کی استھرتا کے سادھن کے لئے یہی ضروری ہے ❖

اعتراض۔ ممکن ہے کہ اودیا اور اودیا کے کاریہ سے بودھ کا ابھاؤ ہو جائے؟

جواب۔ یہ دونوں بودھ کے ناش کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ❖

اعتراض۔ اودیا کا ناش تو ہوتا ہے۔ مگر اودیا کے کاریہ کا ناش نہیں ہوتا اس سے ممکن ہے بودھ کا ناش ہو جائے؟

جواب۔ اودیا کے کاریہ میں ستا نہیں ہے۔ اودیا کے کاریہ آکاش کے پھول کی طرح ہیں۔ یہ اعتراض تمہارا غلط ہے۔ مردہ چوہے نے آج تک بلی کو نہیں مارا۔ جب اودیا اُپادان کا کارن جو تھی ہوئی اسَت ٹھہری۔ تو پھر خوف کس کا! بودھ سُورما ہے۔ اس نے سب کو مار کر گرا دیا۔ اب کیا اودیا میں پرورتی ہوگی!

اعتراض۔ اگر گیانی کی پرورتی نہیں تو اگیانی کی بھی نہ ہوگی ❖

جواب۔ اگیانی تو بھرم میں رہتا ہے۔ اس کی پرورتی تو ہوگی۔ مگر گیانی نے

کا ورن آشرم دھرم کیسے چلیگا؟

جواب۔ یہ دھرم کچھ عرصہ تک تو رہتے ہی ہیں۔ اور بیوہار بنا رہتا ہے تو

اعتراض۔ جب تک بیوہار اور اُس کی باسنا ہے۔ تب تک اس کے دور کرنے کو دھیان کا بیوہار تو ضروری ہے!

جواب۔ صرف پراربدھ کرم کے بھوگ کے خاتمہ ہی تک یہ ضروری ہے۔ پراربدھ کے بھوگ تو ایک کیا ہزار دھیان سے بھی نہیں جاتے +

اعتراض۔ میں متفق ہوں۔ کم از کم اسی خیال اور بیوہار کی نورتی کے لئے دھیان کرے؟

جواب۔ جن کے لئے بیوہار بادھک ہے وہ ضرور ایسا کرے مجھ کو تو بیوہار دکھ نہیں دیتا۔ میں کیوں ناحق سر کا درد مول لوں +

اعتراض۔ وکشیپ ہی کے دور کرنے کے لئے دھیان کرو؟

جواب۔ ایسی سمادھی کی ضرورت تمہارے لئے ہے۔ تم میں وکشیپ ہے +

اعتراض۔ انبھو کی پراپتی کے لئے سمادھی چاہیئے؟

جواب۔ انبھو تو ہمارا سروپ ہی ہے۔ تو ودیا اپنے سروپ کو پراپت ہے۔ اب سمادھی کیسی!

اعتراض۔ اگر کچھ کرنا ہی دھرنا نہیں ہے تو پھر شاستر کے نشیدھ (تردید) کرنے میں پرورتی ہوگی؟

جواب۔ کیوں؟ جب تک ذرا بھی شریر کا ابھمان ہے۔ اور پراربدھ کرم ہے تب ہی تک کرنا دھرنا ہے۔ ابھمان کے جاتے ہی سب فضول اور بے معنی ہو جاتے ہیں۔ شاستر کا نشیدھ بھی کرم ہے۔ پر ابھمانی یہ کیوں کرنے لگا۔ غرض کیا؟ واسطہ کیا؟ جن کو رُچے وہ اپنشد شاستر پڑھتا رہے۔ منع کون کرتا ہے اس میں ہرج کیا ہے ادوار کا

جیسے نادان اپنی بے بسی اور بے کسی دوسرے خواہش کی ہوئی چیزیں پراپتی کا خیال
گڑیاں دو میں سے ایک بھی تو نہیں ہے۔ جب سنسار متھیا پرتیت ہو گیا۔ اور پراپتی
تو موجود ہی ہے۔ تو پھر ڈر کس بات کا ہو گا! کام تو وہ شخص کرتا ہے۔ جس کو کسی چیز
کی اچھا ہوتی ہے۔ آدمی سورگ کی اُمید اور نرک کا ڈر اگیان کی وجہ سے کرتا ہے
جب اُپاسنا کے بعد شرون۔ منن۔ ندھیاسن سب کچھ ہو لیا۔ اور ساکشاتکار میں
نشچے ہو گئی۔ تو آنند ہی آگئی۔ ترپتی آگئی۔ شانتی آگئی۔ دُکھ مٹ گیا۔ خواہش جاتی
رہی۔ کرم۔ بھرم۔ دھرم سب کا خیال جاتا رہا۔ اب وہ کرے بھی تو کیا۔ اور کیوں
کرے +

اعتراض۔ ما کرم کرتا ہی نہیں ہے۔ تو پھر اوروں کو کیوں نہ اُپدیش
دیا جائے ؟

جواب۔ جس کو وید شاستر کے اُپدیش کا ادھکار ہو۔ وہ کرے۔ منع کون
کرتا ہے +

اعتراض۔ مگر جب آپ اپنے پیٹ پالن کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ تو
پراپکار کرنے میں کیا ہرج ہے ؟

جواب۔ پھر وہی بات! جس میں جو اچھا ہو وہ کرتا رہے۔ جس کو اچھا نہ ہو
وہ کیوں کرے! کرم کا ہی نام اگیان ہے۔ جس میں اگیان نہیں ہے وہ کیا کرے +

اعتراض۔ یگیہ وغیرہ نہ کرے مگر شرون منن وغیرہ تو کرتا رہے ؟

جواب۔ یہ سب کام سنشے کے دور کرنے کی غرض سے ہیں۔ جب سنشے نہیں
رہے تو پھر ان کو گلے کا ہار ناحق کیوں بنایا جائے۔ جس کو وپریے ہوں وہ ندھیاسن
کرے۔ مگر جس میں وپریے نہیں اُس کو کیا غرض پڑی ہے +

اعتراض۔ جب وپریے (وپریت گیان) نہ ہو گا تو پھر براہمن۔ کشتری وغیرہ

جواب۔ گیان تو ناش کو پراپت نہیں ہوتا۔ ہاں جیون مکتی وشا آجاتی ہے۔ اور اس وشا میں پھر جنم نیم جپ تپ آدی تیوں کی طرح نہیں کیا جاتا۔ پارب دھ کے ناش تک یہ بار ہوتا رہتا ہے۔ ٹھیک گیان سے آہستہ آہستہ ششیہ بُدھی بیشک چلی جاتی ہے۔

اعتراض۔ رسّی کے سانپ کے بھرم کے دُور ہو جانے پر بھی کچھ دیر شریر کانپتا رہتا ہے۔ مگر آپ نے جو پہلے دسویں پرش کی مثال دی ہے۔ اُس سے تو بھرم قطعی دُور ہو جاتا ہے۔

جواب۔ یکبارگی تو یہ گیان نہیں آیا۔ پروکش اور اپروکش دو صورتیں ہوئیں۔ اور اپروکش کی تاڑنا کا کچھ اثر تو رہا۔ ویسے ہی گیان کا حال ہے۔

اعتراض۔ گیان کی پراپتی ہونے پر بھی اگر سنسار کی پرتیت رہی تو پھر موکش کی پُرشارتھ تو نہ ہوئی؟

جواب۔ کیوں نہ ہوا۔ جیسے ہرش یا دسویں پُرش کی طرح جینے مرنے کو جانے اور پھر پراپت ہونے کا بھرم تو جاتا رہا۔ یہی پُرشارتھ کی سدھی ہے۔ بار بار اناج کھا لینے پر آسودگی آتی ہے۔ ویسے ہی بار بار وچار کرتے رہنا فضول تو نہیں ہے۔

آٹھواں پرچھید

معمولی مختلف سوال و جواب

اعتراض۔ اگر گیان سے پارب دھ ناش نہیں ہوا تو پھر ادھ کیسے ناش ہوا؟

جواب۔ بھوگ سے ناش ہوتا ہے۔ یہی ترپتی اور گرنتھوں کے کہنے کی غرض ہے۔ شوک کی نورتی چدابھاس کی چھٹی اوستھا ہے۔ ساتویں اوستھا میں بھوگ سے کامنا دُور ہو جاتی ہے۔ اور اپروکش گیان سے پیدا ہوئی ساتویں اوستھا نرانکش تا اور آزادی کی ہے۔ وہ پھر کسی طرح نہیں جاتی۔ ترپتی کا ایقا دو طرح سے ممکن

اعتراض۔ مگر ایسے یوراج بننے سے اُس کو پھل کیا ہوا؟

جواب۔ شرتی اس کے کئی پھل بتاتی ہے۔ اول جو شخص برہم کو جانتا ہے برہم ہو جاتا ہے۔ دوسرے اگیان چلا جاتا ہے۔ تیسرے اگیان کے جاتے ہی تاپ چلے جاتے ہیں۔ چوتھے کلیش دور ہو جاتے ہیں۔ پانچویں تادائم ادھیا میں نہیں رہتا۔ چھٹویں ودوان گیان کا اپدیش دیتے ہوئے برہم روپ بنا رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اعتراض۔ جب برہم گیان کو پاکر چدابھاس کی ناش رُوپتا ہو جاتی ہے۔ تو وہ کیسے اپنے ناش کا جتن کرے گا؟

جواب۔ جیسے دیوتاؤں کی دیہ اور ستھا کی پراپتی کے لئے منشیہ اگنی میں پرویش کرتا ہے ویسے ہی اس کو برہم گیان میں پرورتی ہوتی ہے۔

اعتراض۔ جب چدابھاس خود ہی برہم گیان سے نشٹ ہوا۔ تو جیون مکتی کیسے ہو گا؟

جواب۔ جیسے دیہ روپتا کی اچھیا سے اگنی میں داخل ہونے تک پرش کی جو حالت رہتی ہے ویسے ہی اس کی بھی اسی وقت تک جیون مکتی رہے گی۔

اعتراض۔ جب بھوگتا پنے کا بھرم اور اگیان ہی نہ رہا۔ تو گیانی کو بھوگوں کی پراپتی کیسے بنے گی؟

جواب۔ رسی میں سانپ کے بھرم سے جو ترش کا پیدا ہے یہ اگیان آہستہ آہستہ دور ہوتا ہے۔ ویسے ہی منہ باندھا کا رہی آہستہ آہستہ جاتا ہے۔ اس کے جانے تک پرش ویسے ہی پراربدھ کرم کے بھوگ بھوگتا رہتا ہے۔ جیسے سانپ کے خوف دور کرنے کی اس میں سو بھاوک اچھیا ہوتی ہے۔

اعتراض۔ برہم گیان سے ترپتی کے اُدے ہوتے ہی منشیہ روپتا کا بھان تو مٹنا ہی چاہئے گا۔ اور ساتھ ہی تو گیان کا بھی تو ابھاو ہو جائے گا۔

شریر تین ہیں۔ استھول۔ سوکشم۔ اور کارن۔ اور ان کے تین دوش ہیں۔ استھول شریر کا دوش روگ اور شاریرک خرابیاں ہیں۔ سوکشم شریر کے دوش کام کرودھ وغیرہ ہیں۔ کارن شریر کا دوش اگیان ہے۔ جیسا ندوک اُپنشد میں کتھا آتی ہے۔ اِندر برہما جی کے پاس جا کر کہنے لگا۔ کہ سُشُپتی میں پُرش اپنے آپ کو نہیں جانتا۔ جیسے جاگرت اوستھا کو جانتا ہے۔ اور مُردہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ تین تاپ تین شریروں کے سبب بھوگ ہیں۔ یہ شریر سے دور نہیں ہوتے۔ جیسے کپڑے سے سُوت دور نہیں ہوتا۔ چِدابھاس میں در اصل تاپ نہیں ہے۔ اس میں آتما کا پرکاش رہتا ہے۔ کیونکہ یہ عکس اور پرتی بِمب ہے۔ اور آتما کی طرف رُخ کرنے اور بِمب اور پرتی بِمب کی اصلیت سمجھ لینے سے دویت بھاؤ کو کبھی نہ کسی دن وچار سے چلا جاتا ہے۔

اعتراض۔ اگر چِدابھاس میں تاپ نہیں ہے تو بھوگی او ستھا کیا ہے؟

جواب۔ تاپ کے ابھاو ہو جانے سے چِدابھاس شریر کو رکھتا ہوا ساکشی کے سنبندھ کے ساتھ ایکتا کی کلپنا کر لیتا ہے۔ اور ان سب کو کبھی مان کر سنتوشی رہتا ہے۔ اور پشچاتاپ کرتا ہے۔ کہ میں ناحق تاپ کی کلپنا میں پڑا ہوا تھا۔ اور بھرم میں تھا۔ یہ تو تھیا تھے۔ صرف کلپنا ہی سے سنت پرتیت ہوتے تھے۔ بھرانتی ہی تاپوں کا کارن تھی۔ جیسے کلپنا اور بھرانتی سے رسی میں سانپ پرتیت ہوا کرتا تھا۔ تب وہ ساکشی کے شرن میں چلا جاتا ہے۔ اور سانپ وغیرہ سے چھٹکا پاتا ہے۔ جو بھرم تاپ رہی تھے پہلے ان کے دور کرنے کے لئے لنگا سان اور جپ تپ کیا کرتا تھا۔ اب جبکہ انتہ کرن شدھ ہو گیا۔ تو مکتی بن جاتا ہے۔ اور تادا تم بھرم کو دور کر کے سنسار کے اندر جال کو دیکھ دیکھ کر ہنسی مذاق اڑاتا ہے۔ اور چکرورتی راج تک کی اس کو اچھا نہیں ہوتی۔ وہ اس کا برتاؤ ویسا ہی رہتا ہے جیسا ولی عہد اور یوراج راجا کا ہمراز مشیر اور ساتھی رہتا ہے ۔

اعتراض ۔ اس بات سے تو شرتی اور پرانوں میں بڑا بھید پڑیگا؟

جواب ۔ اس میں بھید کی کوئی بات نہیں ہے ۔ کوٹھے پر چڑھنے کے لئے
سیڑھیوں کا ہونا لازمی ہے ۔ جیوں جیوں من نرمل ہوتا چلیگا تیوں تیوں وویک بڑھتا
چلا جائیگا ۔ اور جاگرت بھی سوپن کی طرح پرتیت ہونے لگیگا ۔ اور وچار کرنے ۔ اور اُنکے
وویک سے چت وکشیپ سے من سب سے ہٹ کر اپنی ذات کے ایشور کی طرف لگیگا ۔ اور
تب جنم مرن سے چھٹکارا ہو جائیگا ۔ اور وشنو بھجن ۔ پرالبدھ کا ورات ۔ اویا کرت ۔ سوتر آتما
وغیرہ کے وچار سے مقابلہ اور مشابہ کر دکھانے کا اتنا ہی مطلب ہے ۔ تاکہ سب اُپنشدوں
اور وچنوں کا منتھا روپ سمجھ میں آ جائے ۔

اعتراض ۔ اگر میں چدابھاس کو بھوگتا قبول کر لوں ۔ تو پھر آپ نے یہ سب جو
بچن کہے ہیں ۔ ان کی ایکتا کیوں ہو ۔ ان کا پہلی باتوں کے ساتھ ورودھ ہوگا؟

جواب ۔ تمہارا خیال بالکل غلط ہے ۔ شرتی کی غرض صرف یہ ہے ۔ کہ ستیہ
بھوگتا کوئی بھی نہیں ہے ۔ چدابھاس متھیا ہے ۔ اور اُس کے اَستت روپ کے
سمجھ لینے ہی سے ورتشا ۔ درشن ۔ ورتیہ یعنی ناظر ۔ نظر ۔ اور منظور کی ترپٹی (تثلیث)
کا ابھاؤ ہو جائیگا ۔ اور چدابھاس کے ابھاؤ سے چیتن روپ شیش رہ جائیگا ۔

اعتراض ۔ پھر متھیا چدابھاس کو آپ ثابت کیا کرو گے؟

جواب ۔ کچھ نہیں ۔ اُس کو ثابت کون کرتا ہے ۔ چدابھاس جب اپنے آپ
کو تسخنہ سے یقین سمجھ کر متھیا پرتیت کرنے لگتا ہے ۔ تب خود بخود بھوگوں کی اِچھا چلی
جاتی ہے ۔ رنگی کو روگ کے نشچے کر لینے سے بیاہ کی خواہش نہیں ہوتی ۔ ویسے ہی
گیان کی وشا میں بھوگتا پنے کی اِچھا نہیں رہتی ۔ بلکہ پرالبدھ کو بھوگتا ہوا بھی وہ سمجھتا
ہے ۔ کہ ابھی کرم کا پھل بالکل بھوگا نہیں گیا ۔ اور چاہے وہ کچھ دنوں بھوگتا ہی کیوں
نہ رہے ۔ مگر اس کو اب بھوگتا پنے کی شنکا نہیں رہتی ۔ اور تینوں تاپ دور ہوتے جاتے ہیں

کرانے ہوئے سب سے پیچھے یوں کہتے ہیں۔کہ پرانوں کے ساتھ رہتے ہوئے بھی پرتھی اسنگ ہے۔" شیوں کے درمیان ایک مرتبہ یہ سوال ہوا۔" دیہہ اندریاں۔پران۔من بدھی۔کوششوں میں سے کون آتما ہے جس کی اُپاسنا کی جائے؟ اشکارک منیشوروں نے پہلے اُپادھی سمت آتما کا بیان کر کے سب کے بعد یہ جواب دیا۔کہ چیتن آتم سروپ ہی ہے۔اس بنیاد نے بھی کوششیہ چیتن ہی آتما ماننا ثابت ہوتا ہے۔اور تم محض اپنے بھرم سے مختبار رُوپ کو بھوگتا ان کر بھرانتی میں پڑے ہو۔ مرتبہ یا تو سچیا ہی ہے۔سو وہ سب کیسے ہو گا؟

اعتراض۔ورہد آرینک اُپ نشد میں پھر کیوں آتما کو پیارا بتا کر اُس کے بھوگ کی شتیہ تا کا بیان کیا گیا ہے۔مثلاً "اسے میتری! شوہر۔لڑکا۔ستری۔جیت۔ایشور۔وید۔ان میں سے کوئی بھی اپنی خاص حیثیت کے لحاظ سے پیارے نہیں ہیں۔بلکہ یہ سب آتما کی درشتی ہی سے پیارے پریت ہو رہے ہیں؟"

جواب۔بغیر تمام باتوں کے سمجھائے ہوئے اگیانیوں کو شیش رُوپ آتما کا بودھ انبھو اور گیان نہیں ہوتا۔اس لئے شرتی نے یہ سب باتیں بتائی ہیں۔اُس کا مطلب آتما کو بھوگتا ثابت کرنے کا نہیں ہے۔بلکہ آتما کا صرف شیش (باقی) رُوپ کہلانے کا ہے۔

اعتراض۔پھر شرتی نے ناحق ہی آتما کا بھوگتا رُوپ دکھایا؟

جواب۔اُس کا مطلب صرف اتنا ہی تھا۔کہ بھوگ خود ستیہ نہیں ہے۔صرف آتما ہی ست ہے۔بھوگ سے پریت نہ کرو۔اگیانی رات دن اُسی کی چاہ میں پڑے رہتے ہیں۔پہلے ان کو بھوگوں سے ہٹانے کے لئے ایشور کی اُپاسنا بتائی گئی ہے۔پھر چونکہ ایشور خود ایک طرح پر بھوگ رُوپ ہے۔اُپاسنا کی درڑھتا سے انتہ کرن صاف ہو کر آپ آتم رُوپ اور برہم رُوپ کی طرف دھیان دیگا۔

جواب :- تم نے آدھی برہم ودیا تو دویت کے ابھاؤ کو اور آدھی آتم گیان کو مان رکھی ہے۔ اس نظر سے تو نروکلپ سمادھی میں بھی آدھا ہی برہم گیان ہوا +

اعتراض نمبر ۹ :- اس جھگڑے کے بھی چھوڑنے میں صرف آتم گیان ہی کو برہم ودیا مانتا ہوں +

جواب :- یہ سچ ہے۔ پھر جھگڑا ایسی بات کا بھی نہیں رہا +

اعتراض :- میں آتم گیان ہی کو برہم ودیا کہتا ہوں۔ ہاں یہ مانتا ہوں کہ چنچل من کو آتم گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے یوگ کی مدد سے چت کی ورتی کا نرودھ کرنا چاہیئے +

جواب :- تب ایسا ہی کرو۔ مگر اس قدر تو تم سمجھ گئے ہو کہ جگت کے متھیا جاننے ہی سے تم کو اس قسم کا خیال پیدا ہوا ہے۔ ورنہ پھر برہم گیان کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اور اور اسی خیال سے میں تم کو بار بار جگت کے متھیا روپ کا نشچے دلاتا رہتا ہوں۔ شرتی کہتی ہے "کم اچھن" یعنی "کیا اچھا ہے" اور گیانی اسی وجہ سے فضول اچھا نہیں کرتے +

اعتراض نمبر ۱۰ :- یہ سچ ہو۔ مگر آپ نے یہ بھی تو کہا ہے کہ "گیانی اچھا کرتا ہوا بھی اگیانی کی طرح اچھا نہیں کرتا" +

جواب :- ایسے کہنے میں کوئی برودھ نہیں ہے۔ شاستر کہتا ہے "گیانی میں راگ دویش نہیں ہوتا" یہ دونوں ہی اگیان کے چنہ ہیں۔ سو جس جیت جو راگ دویش سے بھرا ہے۔ اس کو گیان نہیں ہوتا۔ جس درخت کی جڑ میں آگ ہے وہ ہرا نہیں ہوتا یہ شاستروں کے کہنے کا مطلب ہے۔ اور اسی کے جان لینے سے مکتی ہو جاتی ہے۔ اور شرتی یہ بھی کہتی ہے "کا سیہ کاما ئے" "کس سے کامنا پیدا ہوگی" پس گیانی آتما کی اشنگتا کا نشچے کر لیتا ہے +

ساتواں پرچھید
بھوگ نرنا

اعتراض - جب بھوگنا ہوا - تو پھر بھوگ کو ست کیوں نہیں کہتے ؟

جواب - بھوگ باتریں ستیہ تا نہیں ہے - اوپر کی مثال اس کے لئے کافی ہے ۔

اعتراض - متھیا پدارتھ بھی بھوگے جاتے ہیں - اس کی کوئی مثال دیجئے ؟

جواب - تم روز سوپن دیکھتے ہو - یہ بھوگنا ہی تو ہے - اور کیا زیادہ چاہتے ہو - جیسے جاگنے پر سوپن جاتا رہتا ہے - ویسی برہم ودیا سے جگت کا متھیا سروپ سمجھ میں آجاتا ہے ۔

اعتراض - پھر برہم ودیا سے جگت ہی کا ناش کیوں نہیں کر دیتے ؟

جواب - برہم ودیا کا کام صرف متھیا روپ جاننا ہے - ناش کرنا نہیں ہے ۔

اعتراض - مگر شرتی کہتی ہے کہ سارا جگت گیانی کی نظر میں آتم سروپ بن جاتا ہے - اور دویت روپ کا ناش ہو جاتا ہے ۔

جواب - سنو - ویاس جی یوں کہتے ہیں - سوشپتی اور ودیہ مکت اوستھا میں کسی اندری کے دوارا دویت کی پرتیت نہیں ہوتی - یہی ان کا مطلب ہے - ورنہ اگر یاگیہ ولکیہ وغیرہ کو دویت نظر نہ آتا - اور وہ اس کو دیکھتے ہوتے - تو پھر تعلیم کس کا اور کس طرح کرتے ۔

اعتراض - یاگیہ ولکیہ وغیرہ رشیوں کو اپروکش گیان صرف نروکلپ سمادھی میں ہوا - وہاں بیشک دویت نہیں ہے - جب تک دویت ہے - تب تک اپروکش گیان کیسا ؟

جواب - اگر تم دویت کے نہ پرتیت ہونے ہی کو اپروکش گیان کہتے ہو تو سوشپتی میں دویت کا ابھاو ہو جاتا ہے کسی کو برہم ودیا کہو !

اعتراض - میں صرف دویت کی پرتیت کے ابھاو کو برہم ودیا نہیں کہتا - بلکہ اس کے ساتھ آتم گیان کو بھی ملاتا ہوں - سوشپتی میں آتم گیان نہیں ہوتا - اس لئے وہ برہم ودیا نہیں ہے ۔

برودھی ہے۔ یہ تم جانتے ہو ﴿

اعتراض۔ یہ سچ ہے۔ مگر دوشوں کے دیکھنے سے گیانیوں میں بھی تادتا وہ سرایت کر جائیں گے۔ تب تو وِشے کی اِچھا پیدا ہوگی ﴿

جواب۔ نہیں۔ گیانی اِس جگت کو مداری کا کھیل اور سوپن کا تماشہ نشچے کر چکا ہے ﴿

اعتراض۔ اِندرجال اور سوپن چاہے جھوٹے ہوں۔ مگر گیانی میں بھوگن کا ابھاو تو نہیں ہے ؟

جواب۔ وِچار سے خود بخود ان کی جڑ کمزور ہوتی جائے گی۔ اور گیان کے چلے جانے سے راگ دویش نہ ہوگا ﴿

اعتراض۔ جگت کے متھیا روپتا کے گیان اور پراربدھ کے بھوگوں میں برودھ ہے۔ کیونکہ کرم تو جگت کو ست روپ دکھاتا ہے۔ اس وجہ سے پراربدھ کرم کا صرف بھوگ ہی سِدھ نہیں ہوتا ﴿

جواب۔ یہاں اِن میں کوئی برودھ نہیں ہے۔ گیانی کو سُکھ دُکھ کا انبھو ہو گیا ہے۔ اُس نے جگت کو متھیا نشچے کر لیا ہے۔ اس لئے بھوگ لینے سے پھر آگے کے لئے سُکھ دُکھ کا ابھاو ہو جائے گا۔ زبان اور ناک ایک جگہ رہکر بھی برودھی نہیں ہیں۔ زبان رس کو لیتی ہے۔ مگر بو کو نہیں لیتی۔ اس طرح سمجھ لو ﴿

اعتراض۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔ کہ متھیا روپتا کا گیان سُکھ دُکھ کے بھوگ کو دُور کر دیتا ہے ؟

جواب۔ اِس کا ثبوت اِندرجال کا کھیل ہے۔ مداری نے اگیانی کو تماشہ کی اشرفی دی۔ وہ اُس کے موہ میں پھنس گیا۔ مگر گیانی جانتا تھا کہ یہ متھیا ہے اِس لئے اُس کو موہ نہیں ہوا۔ بھوگنے کو تو دونوں نے بھوگا ﴿

اپنی اچھا نہیں ہے" ان اچھا پراربدھ وہ ہے۔ جس میں نہ اپنی اچھا نہ پرائی اچھا شامل ہے۔ جو پُرش وشیوں کو نہ تیاگے گا۔ وہ آگے کے لئے بھی پراربدھ کرم سے اچھا پیدا کرتا جائیگا +

اعتراض۔ اگر گیانی میں بھی اچھا مانیں گے تو شُرتی سے ورودھ ہوگا!

جواب۔ شُرتی میں اچھا کا یہ مطلب نہیں لیا گیا۔ اور نہ یہ میری کہنے کی غرض ہے۔ میں تم کو تینوں پراربدھ دکھا کر یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اناج تو دگدھ ہو گیا۔ ابھی اس کی صورت باقی ہے۔ مگر وہ پھر دانہ نہ پیدا کر سکیگا۔ اسی طرح گیانی اچھا والے پراربدھ کو بھوگ کر دگدھ کر دیتے ہیں۔ پھر جنم کی اچھا اُن میں نہیں رہتی۔ اگیانیوں کا حال اس کے برعکس ہے +

اعتراض۔ پھر گیانی میں کسی قسم کی بھی اچھا نہ ماننی چاہیئے۔ کیونکہ اچھا کا پھل تو ضرور ہی ہوگا!

جواب۔ اوّل تو میں نے تم کو اچھا کی صورتیں دکھا دیں۔ اچھا والا پراربدھ صرف اگیانیوں میں (۱) پیت۔ (۲) بھرانش۔ (۳) کرودھ۔ (۴) کام۔ اُن کی بھرانتی کی وجہ سے پیدا کرے گا۔ گیانیوں کو یہ صرف پھل دیکر رہے گا۔ کیونکہ پراربدھ کرم سوبھاو پھل دینے کا ہے۔ اچھا پیدا کرنے کا نہیں ہے۔ ولین (لت) اگیانیوں میں ہوتی ہے +

اعتراض۔ پھر ولین (لت) کس سے پیدا ہوتا ہے؟

جواب۔ یہ بھرم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اگیانیوں میں بڑھتا ہے۔ گیانیوں میں نہیں +

اعتراض۔ اس کا ثبوت کیا ہے؟

جواب۔ گیانی کا اِشٹ ست ہے۔ اور وہ نِرِوِکی ہوتا ہے۔ لیکن بھرم کا

بھی بھوگ کی اچھیا ہوتی ہے ٭

جواب ۔ وشیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی اُن کی اچھا اُٹھا کرتی ہے۔ مگر پرار بدھ کے کرم تین طرح کے ہوتے ہیں ۔ (۱) ۔ ایک اچھا رُوپ ۔ (۲) ۔ دوسرا اَن اچھا رُوپ ۔ (۳) ۔ تیسرا پر اچھا رُوپ ۔ مریض جانتے پر بھی بد پرہیزی کرتا ہے ۔ یہ سُوا اچھا پرار بدھ ہے ۔ چوری ۔ شہوت وغیرہ سب اسی میں آجاتے ہیں گیتا میں بھگوان کہتے ہیں " اے ارجن ! جس کا جیسا پرار بدھ ہوتا ہے ۔ ویسے ہی پرانیوں کی پرورتی ہوتی ہے ۔ اس کا روکنا بہت مشکل ہے " نل ۔ رام چندر ۔ اور یودھشٹر اسی کے سبب سے دُکھ میں پڑے تھے ۔ اِن کو ایشور بھی دور نہیں کرسکتا ٭

اعتراض ۔ پھر ایشور کا ماننا ہی فضول ہے ٭

جواب ۔ اس سے ایشور کے ماننے میں کیا نقص آتا ہے ! یہ پرار بدھ خود ایشور کا قانون ہے ۔ کوئی اپنے ہی حکم کے کیوں برخلاف کام کرے ٭

سوال ۔ اَن اچھا رُوپ پرار بدھ کیا ہے ؟

جواب ۔ جو جو بہروں کی پریرتا کی وجہ سے کیا جائے وہ اَن اچھا پرار بدھ ہے ۔ جیسے سپاہی اپنے افسر کا حکم بجا لاتا ہے ۔ اس کی پرورتی کام سے ہوتی ہے جو کامنا رُوپ ہے ۔ کسی نے دس روپے کسی سے مانگے ۔ اُس نے نہیں دیئے نہ دینے پر کرودھ آگیا ۔ یہ کام اس لئے کرودھ رُوپ ہوا ۔ کرودھ کی جڑ رجوگن میں ہے اور بغیر اُس کے سنتشٹ کئے ہوئے ترپتی نہیں ہوتی ۔ اور پاپ پیدا ہوتے ہیں ۔ ایسا کام اَن اچھیا پرار بدھ کہاتا ہے ۔ بھگوان کہتے ہیں ۔ اے ارجن ! اپنے پرار بدھ کرم کی وجہ سے اِنویاپ نی وجہ سے جو پرائی اچھیا کریگا وہ اچھا پرار بدھ ہے " دوسرے کی اچھا مثلاً کسی کی شادی کی غرض سے مریض اور برادری کا اکٹھا ہونا پر اچھا ہے ۔

کا دُکھ نہیں ستاتا۔ کیونکہ گیانی میں بھرانتی نہیں رہتی۔ گیانی پرویک والا ہوتا ہے تم کو اس میں چاہے شک پرتیت ہو مگر اس نے تو سنسار کا تیاگ ہی کر رکھا ہے۔

اعتراض۔ کیسے کہا جائے کہ یہ تیاگ رُوپتا پرویک سے پیدا ہوتی ہے ممکن ہے وہ ابویک سے ہوئی ہو۔

جواب۔ یہ کامنا کی پورتی کا کارن ہے۔ اس وجہ سے بویک سے پیدا ہوئی جاتی ہے۔

اعتراض۔ بویکی اور ابویکی دونوں ہی کو بھوگ لینے سے ترپتی ہو جاتی ہے پھر کیسے کہا جائے۔ کہ ترپتی بویک سے ہوتی ہے؟

جواب۔ بھوگ ترپتی کا کارن نہیں ہے۔ شرتی کہتی ہے "وشے بھوگ سے چت کی ترپتی کبھی نہیں ہوتی۔ آگ میں جتنی آہوتی ڈالتے جاؤگے اتنا ہی وہ بھڑکیگی شانت نہ ہوگی پرترشنا میں شانتی نہیں ہے" شانتی صرف بویک سے آتی ہے۔

اعتراض۔ من کا سوبھاؤ کامنا کرنے ہی کا ہے وہ ورکت ہو کیسے سکتا ہے؟

جواب۔ ابھیاس کرنے سے یہ من ایک طرح پر قید ہو جاتا ہے۔ اور پھر کامنا کو نہیں اُٹھاتا۔ اور تب ترپت ہو جاتا ہے۔ کسی لالچی راجہ کو قید کر لینے کے بعد اگر چھٹکارا دیکر ایک دو گاؤں بھی دے دیا جائے۔ تو وہ ترپت ہو جائے گا۔ جبتک قید میں نہ آئیگا بیشک وہ ہوس کو بڑھاتا ہی رہیگا۔ من راجہ ہے۔ بویک روپی دوسرا راجہ ابھیاس کے قیدخانہ میں اس کو قید کر لیتا ہے۔ اور قید میں آنیکے سبب اُسکی ترپتی تھوڑے ہی میں ہو جاتی ہے۔

چھٹا پرچھید

پراربدھ کرم

اعتراض۔ مگر پہلے آپ خود ہی کہہ چکے ہیں۔ کہ پراربدھ کے بس ہو کر گیانی کو

اصلی مطلب یہ ہے کہ درِڑھ اپرکش گیان والا پُرش جگت کو متھیا جانتا ہے۔ اس وجہ سے کامناسے خالی ہو جاتا ہے۔ اور جگت کے کامنا کے ابھاو ہونے سے تاپوں کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ جیسے تیل کے ابھاو سے ایک نروان (بجھنا) ہو جاتا ہے ✤

اعتراض۔ کامنا کے وِشے کے ابھاو سے کامنا کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ اس کا کس طرح سچا یقین ہو؟

جواب۔ بازیگر شعبدہ باز نے اندرجال کے کرتب سے شہر بنایا۔ اور اس میں سب کچھ آدمی۔ گھوڑے۔ گاڑی۔ سامان وغیرہ نظر آتے ہیں۔ دیکھنے والا ان سب کو متھیا جان کر ان میں سے کسی کے ساتھ پریت نہیں کرتا۔ اور دیکھنے کے ساتھ ہی کے عیب کو جان کر ان کا تیاگ بنا رہتا ہے۔ اسی طرح جب وِشیوں کے متھیا پنا کی پرتیت ہو جاتی ہے تو خود بخود ان کا تیاگ ہو جاتا ہے۔ تم جانتے ہو۔ دھن کی اِچھیا کرنے سے محنت کرنا۔ سفر میں جانا۔ اور دھن پانے پر چور۔ حاکم۔ راجہ۔ اور رشتہ داروں کا خوف لگا رہتا ہے۔ خرچ کرتے ہوئے جان نکلتی ہے۔ اس سے کتنا دُکھ ہوتا ہے۔ ستری کی محبت سے کتنے اُتپات مچتے ہیں۔ اس طرح کے دوش جب سمجھ میں آجاتے ہیں تب تیوِر ویراگ بڑھ جاتا ہے۔ اور ان کی اِچھیا کا تیاگ ہو جاتا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس ✤

اعتراض۔ مگر پراربدھ کی وجہ سے گیان وان کو بھی بھوگوں کی اِچھا ہوتی ہے ✤

جواب۔ اِچھا ہوا کرے مگر وہ اگیانی کی طرح دُکھی نہیں ہوتا۔ اور وہ وِشے کو بھوگتا ہوا بھی اس میں لپٹ نہیں ہوتا ✤

اعتراض۔ اگر گیانی کو بھی دُکھ ہوتا ہے تو گیان نشپھل ہی ہوا؟

جواب۔ گیانی کو بھوگوں کی طرف سے ویراگ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو سنسا

شک سنبہاشت سے ہوتا ہے۔ اور جگت کو ست جاننا ہی بدھ دوش ہے ❖

اعتراض ۸۵ – بہت دیر تک تتو کے بھول جانے سے دِشے کا سنسکار جاگتا ہے اور دوش پیدا ہو جاتا ہے ❖

جواب – ہاں اگر دیر تک بھولے کیوں ❖

اعتراض ۸۶ – جب بھوجن کے بعد تتو کا سمرن ہو جاتا ہے۔ تو پھر نیائے شاستر کے پڑھنے سے کیوں نہ ہوگا ❖

جواب – نیائے شاستر پڑھنے والے کو تتو کے سمرن کا موقع نہیں ملتا۔ وہ دویت میں پھنسا رہتا ہے۔ دھوپ اور چھاؤں جیسا حال ہو جاتا ہے۔ ویدانتی اور سدھانتی کو نیائے اور کاویہ وغیرہ کا تیاگ کر دینا ہی ضروری ہے۔ منڈک اُپنشد کہتی ہے "برہم روپ جو آتما ہے اُس کو جانو۔ اور اناتم کتھن کرنے والے کا دیہ۔ ویاکرن وغیرہ کو چھوڑو برہم گیان ہی موکش کا سادھن ہے۔ ورنہ سنسار ساگر میں ڈوب مروگے۔ برسات میں پل ندی کے پار جانے کا سادھن ہے۔ اُس کے چھوڑ دینے سے پار کیسے پہنچوگے" دھیم آرنیک اُپنشد کہتی ہے "اناتم ارتھ کے جانے والے شبد کو بہت نہ پڑھو۔ اور نہ اُس کا سمرن کرو۔ نہیں تو بانی اور من تھک جائیں گے" ❖

اعتراض ۸۷ – جیسے ہم بھوجن کو نہیں تیاگتے تو ان کو کیوں تیاگیں ❖

جواب – بھوجن کے تیاگ سے مرنے کا ڈر ہے۔ دوسرے شاستروں کے تیاگ سے کوئی مرتا نہیں ❖

اعتراض ۸۸ – دوسرے شاستر اگر تتو ابھیاس کے برودھی ہیں تو گیانی وان راج وغیرہ کا کام کیوں کرتے ہیں ❖

جواب – جنک وغیرہ راجاؤں کو اپروکش گیان پراپت تھا۔ اُن کو وکشیپ کا خوف نہیں تھا ❖

گئے تیم پرلوک کے واسطے ہی ہیں۔ کھانے والا یہ تو نہیں کرتا۔ کہ صرف مقررہ تعداد کے لقمے منہ میں ڈالے! جتنی غذا سے سیری ہو اُتنا کھالے۔ اس کے لئے کوئی کیا قاعدہ گھڑیگے! ہاں منتر سِدھی وغیرہ کے لئے قاعدہ کی پابندی لازمی ہے +

اعتراض۔ بھوک دُکھ ہے۔ اُس کی دوا بھوجن ہے۔ مگر وپریت بھاونا میں کیا دُکھ ہے۔ پھر اُس کے دُور کرنے کے واسطے برہم ابھیاس کا سادھن کیا! ہاں اگر اس کا پھل پرلوک میں ہوتا ہے تو پھر نیم کا بھی ہونا ضروری ہے؟

جواب۔ وپریت بھاونا بھوک کی طرح پرتیکش دُکھ ہے۔ اس کے و غیرہ کا علاج اس وجہ سے ضروری ہے +

اعتراض۔ ہاں۔ آپ کا کہنا کسی حد تک صحیح ہو مگر چت کی ایکاگرتا کے لئے تو نیم چاہئے؟

جواب۔ برہم ابھیاس خود ایکاگرتا رُوپ ہے۔ اپنے آپ کے واسطے نیم کی پابندی لازمی نہیں ہے +

اعتراض۔ دھیان (تصوّر) اور ورتھے (مقصود تصوّر) کیلئے تو نیم ہوگا؟

جواب۔ جیسے ایک بوتل سے دوسری بوتل میں تیل ڈالا جائے تو اُس کی دھار جو ہوگی دھیان کا رُوپ ویسا ہی ہوگا۔ من چنچل ہے۔ وہ اِدھر اُدھر چلا جاتا ہے۔ اس کے روکنے کے لئے روک یعنی قیام کی ضرورت ہے۔ اُس کو کسی مرکز پر قایم کر رکھو۔ گیتا میں بھگوان کہتے ہیں "اے ارجن! من بڑا چنچل ہے۔ یہ دھیان کو ستھر کر بگاڑتا رہتا ہے اور پریشان و باگل ہوجاتا ہے۔ جیسے ستھائی دہی کو گڑ بڑ کر دیتی ہے۔ اور یہ من بڑا بل والا ہے۔ اس کا نردودھ مشکل سے ہوتا ہے۔ اور جیسے شہد کی مکھی کو شہد سے اُڑانا کٹھن ہے ویسے ہی وِشے بھوگ سے اس من کو ہٹانا مشکل ہے" وسشٹ جی کا بچن ہے "اے رام! سمندر کا پی جانا اور سومیرو پربت کا اُکھیڑنا اور آگنی کا کھا لینا آسان ہے

اکھنڈ ہو کر بیراجمان کرتے " اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چت کو مجھ میں لگا دیتے ہیں تو میں (کرشن) اُن کی بھاونا کو دُور کر کے ان وکش کو دور کر دیتا ہوں " وید آرنیک اُپ نشد کی ترتی بھی ایسا ہی کہتی ہے ۔ یہ سب شخص وپریت بھاونا کے ناش کے واسطے ہی ہے ۔

اعتراض ۔ دیہہ کے آتما جاننے اور جگت کو ستیہ ماننے میں وپریت بھاونا کیسے ہوتی ہے ؟

جواب ۔ کسی چیز کے اصلی روپ کو نہ جاننا اور اُس کو دوسرے روپ سے ماننا وپریت بھاونا کہلاتی ہے ۔ سیپی کو سیپی نہ جاننا ۔ اور اُس کو چاندی ماننا اُس کی ایک مثال ہے ۔ ماں باپ کو دُشمن سمجھنا دوسری مثال ہے ۔ آتما دیہہ سے بھن ہے جگت است ہے ۔ دیہہ کو آتما اور جگت کو ست ماننا وپریت بھاونا ہے ۔ یہ تتو کے بھاون سے دُور ہوتی ہے ۔ تتو بھاون وچار سے ہوتا ہے ۔

اعتراض ۔ ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی قاعدہ مقرر ہے ۔ کیا اس "وچار" کا کوئی مقررہ قاعدہ نہیں ہے ؟

جواب ۔ اس کے لئے کیا قاعدہ ہو سکتا ہے ۔ دیو پوجا ۔ گایتری جاپ وغیرہ کا پھل مرنے کے بعد ہوتا ہے ۔ اس لئے اُن کے واسطے نیم اور قاعدہ مقرر ہے ۔ وچار کا پھل تو تتکال یعنی اُسی وقت ہوتا ہے ۔ بھوک کے دُور کرنے کے لئے کیا قاعدہ ہوتا ہے ۔ جس طرح چاہو کھانا کھا لو اور لیں ۔

اعتراض ۔ مگر شرتی تو بھوجن وغیرہ کا بھی نیم مقرر کرتی ہیں ۔ مثلاً پورب کی طرف منہ کر کے کھانا کھانے ۔ کسی آدمی کی نگاہ کھانے پر نہ پڑے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ اسی طرح برہم ابھیاس کا بھی کوئی قاعدہ ضرور ہونا چاہئے ۔

جواب ۔ بھوجن کھانے کا پھل ترپتی ہو گی ، اُسی وقت ملتا ہے ۔ شرتی میں

چھاندوگ اپنشد برہمہ کو ست روپ کہتی ہے۔ کہیں شوک کی نورتی کا بچن ہے
کہیں پاپ کے دور ہونے کا کتھن ہے۔ کہیں کرم کے پھلوں کا بھید برنن کیا ہے
میں برہمہ کا (ظاہرا) بھید درسایا ہے۔ شرون کرتے رہنے سے ان سب کا ناش
ہو جاتا ہے۔ شرون کرنے سے تجانیکتا سمجھ میں آتا ہے۔ اور ست، چت، آنند کا ظاہرا
بھید دور ہو جاتا ہے۔ شاریرک بھاشیہ میں شنکر اچاریہ جی نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ منن
کر لینے سے شنکاؤں کے جاتے رہنے سے چت میں اور بدھی میں استھرتا آتی ہے۔
اور اسمبھاونا دور ہو جاتی ہے۔ اور وپریت بھاونا ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے ابھیاس
سے جیو کا بھید پنا اور اجیو کا متھیا پنا سمجھ میں آ جاتا ہے۔ اور چت کی ایکاگرتا
سے وپریت بھاونا بالکل ہی جاتی رہتی ہے۔

ادھیکاری: سو پریت بھاونا کے ناش کے لئے چت کی یکسوئی کا سادھن
کیسے ہوتا ہے؟

آچاریہ: اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک نرگن برہمہ کی اپاسنا اس وقت تک
ہو جب تک نرگن برہمہ تتو کا اپدیش نہ ملا ہو۔ دوسرا برہمہ ابھیاس (۱) اپاسنا چت کی
ایکاگرتا کا سادھن ہے۔ ویدانت اپاسنا کی کئی ترکیبیں بتاتا ہے۔ اپاسنا کے بعد برہمہ
ابھیاس سے چت خوب ایکاگر ہوتا ہے۔ اور وہ برہمہ ابھیاس یہ ہے۔ جگت متھیا
ہے یہ سمجھنا ہے۔ اس پر پہلے وچار کرتے رہنا۔ اور موقع ملنے پر آتم اودیا کا وستو
شناسی کے ساتھ بات چیت کرتے رہنا۔ دل میں جمنا۔ بعض نے تو لوگ وسشٹ
نامی گرنتھ نے ایسا ہی کہا ہے۔ شرتی بھی کہتی ہے۔ سکر جگیاسو برہمہ چریہ وغیرہ ورت
دھارن کر کے برہمہ اور جیو کی ایکتا کو چت سے۔ دوسرے مسند ھی باتوں سے بچا رہے
فضول بات چیت نہ کرے۔ ان سے من اور بانی دونوں تھک جاتے ہیں۔ گیتا میں
بھی بھگوان فرماتے ہیں: اے ارجن! اپنے شش مجھ کو برہمہ ست چدانند سمجھ کر اور مجھ سے

برہم آپ ہی آپ شو پرکاش ہے۔ اُس کو اس جیو کی احتیاج نہیں ہے۔ چیزوں کے دیکھنے کے لئے چراغ اور آنکھ دونوں کی ضرورت ہے۔ مگر چراغ کے دیکھنے کے لئے صرف ایک آنکھ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح برہم کے اگیان کے ناش کرنے کے لئے صرف ایک ورتی کی ضرورت ہے۔ اور وہ برہم شو کاش ہے۔ چدا بھاس روپ جیو پر کاش کا محتاج نہیں ہے۔ وہ بھسم ہو کر نہیں بھاستا۔ بلکہ اکھنڈ رہتا ہے۔ جیسے جو چراغ دھوپ میں روشن ہے وہ دھوپ کو نہیں کاشتا۔ بلکہ دھوپ سے مل کر ایک ہو رہتا ہے ٭

اعتراض۔ برہم جیو کا وشے نہیں بلکہ ورتی کا وشے ہے۔ اس کا پرمان کیا ہے؟

جواب۔ وید پرمان ہے۔ برہم وِند کو نام اُپنشد کہتی ہے شُرو کلپ۔ ہمت بلدیو۔ اور دو شٹانت سے رہت۔ اپرمیہ۔ انادی۔ پرم شیو روپ کے جان لینے سے (جیو) برہم روپ ہو جاتا ہے۔ اس جگہ اپرمیہ شبد استعمال کرنے سے اُپنشد کا مطلب یہ ہے۔ کہ "برہم جیو کا وشے نہیں ہے" کیتھ ولی اُپنشد کہتی ہے۔ "برہم سچائی بدھائی اور سوگت بھید سے رہت ہے۔ اور من سے جاننے یوگیہ ہے" اس قول سے ظاہر ہے۔ کہ "برہم ورتی کا وشے ہے۔ اور جیو کا وشے نہیں" برہم بِندُو اُپنشد کا کلام ہے "برہم بُدھی ورتی کا وشے ہے" ان سب پر غور کرنے سے یہ اعتراض دُور ہو جاتا ہے ٭

سوال۔ آپ نے پہلے ورید آریک اُپنشد کا حوالہ دے کر کہا تھا کہ شرتی کا منتر "پروکش گیان اور شو کا بھاو" کا بیان کرتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اپروکش گیان منتر کے کتنے انش میں اور شو کا بھاو منتر کے کتنے انش میں کہے گئے ہیں؟

جواب - برہمہ اُپادھی والا ہے - جیو کو جو برہمہ تُو پتا گیان ہوتا ہے وہی گیان اُپادھی سہت وستو میں ہے - پس اُس گیان کا وِشے جو برہمہ ہے وہ بھی اُپادھی والا ہے - اور جیسے بھی تو دیہہ مُکتی سے پہلے اُپادھی دُور نہیں ہوتی +

چوتھا پرچھید

اُپادھی - بدھی نشیدھ

اعتراض - پھر جیو اور برہمہ کی اُپادھی الگ الگ بیان کیجئے +

جواب - انتہ کرن کے سہت ہونا جیو کی اُپادھی اور انتہ کرن سے رہت ہونا برہمہ کی اُپادھی ہے +

اعتراض - انتہ کرن کا ہونا بےشک اُپادھی کہی جا سکتی ہے - مگر انتہ کرن کا نہ ہونا (اور اس کی معدومیت) کیسے اُپادھی ہو سکتی ہے ؟

جواب - جس وقت تک جیو پنا ہے - اُس وقت تک انتہ کرن کی رہنے کی اُپادھی ہے - اور جس وقت تک برہمہ پنا ہے - اُس وقت تک انتہ کرن کا نہ ہونا ہی اُپادھی ہے - یہ اُپادھی جیو کی درشٹی سے ہے - زنجیر تو زنجیر ہی ہے - خواہ وہ سونے کی ہو یا لوہے کی ہو - شنکراچاریہ جی نے برہمہ گیان کے سادھن کے لئے بھاو - ابھاو دونوں ہی کو لیا ہے - وہ کہتے ہیں (ویدانت میں دو طرح پر پرورتی ہوتی ہے - پہلی بدھی مُکھتا - دوسرے نشیدھ مُکھتا - بدھی مُکھتا تو برہمہ کا ستیہ اور چیتن رُوپ اپدیش ہے - (یہ اثبات ہے) اور نشیدھ مُکھتا نیتی نیتی کہتے ہوئے اناتم پرپنچ کا نشیدھ کرنا ہے - (یہ نفی ہے) +

اعتراض - جب ویدانت اناتم پرپنچ کا نشیدھ کرتا ہوا برہمہ کو سمجھاتا ہے تو پھر ہم نشیدھ کا ارتھ جو کو نشٹھ ہے - اُس کا بھی نشیدھ ہو گیا - اور کو نشٹھ کے

اعتراض - اس اکھنڈ ادیتھ کے گیان سے پھل کیا ہوتا ہے؟
جواب - جس وقت دونوں کا باہمی تادامیہ (یکسانیت) کا گیان حاصل ہو گیا تب توم پدارتھ کی جو بھرم سے برہم رُوپتا پرتیت ہوتی تھی وہ جاتی رہی۔ اور تت پدارتھ کی جو بھرم بیدتھی پروکشتا تھی وہ بھی دُور ہو گئی۔ یہی پھل ہوا +
اعتراض - اس پھل سے پھر کیا پھل ملا؟
جواب - جیو وغیرہ کا ساکشی جو آتما ہے پورن رُوپ سے اس کی سمجھ آگئی اور غلطی گئی۔ یہ دویت وغیرہ کا دُکھ جاتا رہا +
اعتراض - شاستر کی تعریف یہ ہے کہ اس سے یتھارتھ گیان حاصل ہو وہاں اپروکش گیان کا بیان ہی نہیں آتا۔ پھر آپ کیوں ایسا کہتے ہو؟
جواب - تم کو بیدانت کی خبر ہی نہیں ہے تو ہم کیا کریں +
اعتراض - بیدانت اپنے گھر ہے۔ ہم تو دلیل سے بات چیت کرتے ہیں سورگ وغیرہ واکیہ سے سورگ کی پروکشتا پرتیت ہوتی ہے۔ ویسے ہی مہاواکیہ سے بھی پروکش گیان ہوتا ہے۔ اپروکش نہیں ہوتا +
جواب - یہ تو ضروری نہیں ہے کہ سب واکیوں سے پروکش ہی گیان ہوا کرے۔ "دسویں" کی مثال سے تو اپروکش گیان کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہی حال مہاواکیہ کا ہے۔ "توم" پدارتھ والا جیو سوبھاو سے تو اپروکش ہی ہے۔ اور جیسے برہم اپروکش ہونے کی ضرورت ہے اس نے مہاواکیہ سنے تو پہلے پروکش گیان ہوا۔ اور پھر وچار کرنے سے وہی اپروکش گیان ہو گیا +
اعتراض - جیو میں انتہکرن کی اُپادھی ہے۔ اس لئے اس کی اپروکشتا ٹھیک تھی۔ اور برہم میں کوئی اُپادھی نہیں ہے۔ اس لئے اس کی بھی اپروکشتا ثابت نہیں ہوتی +

اپروکش برہم گیان کے متعلق ایسا ہی کہا ہے۔ یہ تادی ہی کہتی نہیں ہے۔ وہ اس طرح کہتے ہیں "اسم اور اہم شبد سے جو گیان پرتیت ہوتا ہے۔ وہ انتہ کرن اُپادھی سمیت چیتن رُوپ آتما کے "توم" پد کا واچیہ ارتھ ہے۔ اور پروکش روپ دھرم سے سنجگت جگت کا کارن۔ مایا اُپادھی والا سچدانند رُوپ آتما ہی "تت" پد کا واچیہ ارتھ ہے۔ ان ارتھوں میں بھاگ تیاگ لکشنا کر کے ابھید پد کو گرہن کرنا چاہیئے" سوئیم دیودتہ "یہ وہی دیودت ہے" اس واکیہ سے بھی وہی ایکتا سدھ ہوتی ہے۔ اس مثال کی پہلے وضاحت ہو چکی ہے۔

اعتراض۔ مہا واکیوں کی بابت لکشنا کا کیوں آسرا لینا چاہیئے؟

جواب۔ بغیر اُن کی مدد کے ایکتا کا ثابت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ بھاگ تیاگ لکشنا کا یہ مقصد ہے کہ کوئی حصہ چھوڑ دیا اور کوئی لے لیا اور اُس سے اکھنڈ رُوپتا اور ایکتا کی سدھی ہو گئی۔ جیسے متھرا کے دیودت اور کاشی کے دیودت میں سے کاشی اور متھرا کو چھوڑ دیا۔ صرف دیودت رہ گیا۔ اور ایکتا ثابت ہو گئی +

اعتراض۔ یہ کیا سبب ہے کہ اور واکیوں (شبدوں) کے لئے تو بھاگ تیاگ لکشنا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف مہا واکیہ ہی کے سمجھنے کے لئے کیوں ہوتی ہے۔ جیسے گائے شبد کے کہتے ہی سے گائے کا گیان ہو جاتا ہے +

جواب۔ گائے شبد کا ارتھ وضاحت سے معلوم ہے۔ مہا واکیہ کے پرشیدھ وا کیہ ارتھ رُوپتا کو گرہن کرنا پڑتا ہے۔ اور جہاں کہیں ایک پد ارتھ کو دوسرے پد ارتھ کے مقابلہ میں گرہن کرنا ہوتا ہے وہاں بھی لکشنا کو گرہن ہی کیا کرتے ہیں۔ جیسے اوپر دیودت کی مثال میں دیکھا گیا ہے۔ مہا واکیہ میں سجاتی۔ وجاتی۔ اور سوگت بھید کا تیاگ کر کے گیان وان صرف وستو کو گرہن کرتے ہیں۔ "تت" پد کے واچیہ ارتھ اور "توم" پد کے واچیہ ارتھ کو تیاگ دیا۔ اور ادوے آنند رُوپ اکھنڈ ارتھ کو گرہن کر لیا +

جواب ۔ آتما ہی تو برہمہ رُوپ ہے ۔ وِچار کرنے سے اُسی آنند مے رُوپ میں اُتپتی استھتی اور پرلے کا کارن رُوپتا اور سُوشپتی وغیرہ کا سلسلہ ہوجاتا ہے ۔

اعتراض ۲۸ ۔ برہمہ آنند مے رُوپ ہو مگر آتما آنند مے رُوپ نہیں پرتیت ہوتا اِس لیے وہ اُس سے بھن ہے ۔

جواب ۔ آتما برہمہ ستیہ آنند رُوپ ہیں تیتریے اور چھاندوگ اُپنشد دونو ایسا ہی کہتے ہیں ۔ پہلے کی گاتھا سُنا دی گئی ۔ دوسری یوں کہتی ہے "ایک مرتبہ برہماجی اپنی سبھا میں سب کے سامنے بیٹھے ہوئے کہنے لگے " آتما کو پاپ نہیں چھوسکتا ۔ نہ اُس کو وشیپ ۔ موت اور کھانے پینے کی اچھیا ہوتی ہے ۔ وہ ستیہ نام اور ستیہ سنکلپ ہے ۔ اِس کو سُن کر اِندر کو آتما کا پروکش گیان ہوا ۔ بعد کو وِچار سے جب شریر کا تشدید ہ کیا گیا ۔ تو ساکشی سُروپ آتما کا گیان ہوا ۔ اِندر کو برہماجی کے پاس اُسی کے سمجھنے کے لیے چار مرتبہ جانے کی ضرورت پڑی تھی " ایتریے اُپنشد بھی کہتی ہے ۔ کہ "پہلے پروکش اور پھر وِچار سے اپروکش گیان ہوتا ہے " " اُتپتی سے پہلے یہہ جگت آتما رُوپ ہی تھا ۔ اور آتما سے بھِن کچھ بھی نہیں تھا " برہما نے یہہ کہہ کر پھر لوکوں کی رچنا کی ۔ اِن میں سے جاگرت ۔ سوپن ۔ سُوشپتی ۔ تینوں ہی پرمارتھ کی درشٹی سے سُپن رُوپ ہی ہیں ۔ پرگٹ ہوکر آتما ہی جگیا سا کرتا ہے ۔ اور پھر وِچار سے اپنی برہمہ رُوپتا کو جان کر دیا پک رُوپ کا گیان پراپت کرنے کے خیال سے ویراگ وغیرہ کا سادھن کرتا ہے ۔ اور اُپنشدوں کو وِچار کرکے اپروکش گیان کو حاصل کر لیتا ہے ۔

اعتراض ۲۹ ۔ مہاواکیوں کی مدد سے گیان کی پراپتی کا یقین آپ ہی اپنی طبیعت سے دلاتے ہو ۔ پہلے آچاریوں کے نہ پرمان دیتے ہو نہ اُن کا بیان سُناتے ہو ۔ اِس لیے آپ کی بات کون مانے ؟

جواب ۔ واکیہ ورتی نام گرنتھ میں سوامی شنکراچاریہ نے مہاواکیوں سے

اور دوسرا اپروکش گیان سے دور ہو جاتا ہے۔ پس پروکش گیان اور اپروکش گیان کا سادھک اور مددگار ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے اس کو بھرم نہیں کہنا چاہیئے۔ دسویں پرش، کی مثال ایسے ہی موقع کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ اس سے اِن دونوں گیانوں کا بیچار یکھ ہونا ثابت ہوتا ہے +

اعتراض۔ پروکش گیان تو واکیہ سے ہوتا ہے۔ اپروکش گیان کس سے ہوتا ہے؟

جواب۔ وچار سہت مہاواکیہ سے اپروکش گیان ہوتا ہے۔ "برہم ہے"۔ جب اس واکیہ پر وچار کیا گیا۔ تو پروکش گیان پراپت ہوا۔ اور "میں برہم ہوں"۔ اس مہاواکیہ پر وچار کرنے سے 'دسویں پرش' کی طرح اپروکش گیان ہوتا ہے +

اعتراض۔ مگر آپ اس کا یقین کیسے دلا سکتے ہو؟

جواب۔ یہاں شرتی پرمان ہے۔ تیترے اپنشد کہتی ہے "ورن نام ایک برہمن تھا۔ اس کے لڑکے کا نام 'بھرگو' تھا۔ اس نے جگیاسو کی حیثیت میں اپنے باپ سے کہا "مجھ کو برہم کا اپدیش کرو"۔ ورن نے جواب دیا "جس سے سب پیدا ہوتا، جس میں سب کی استھتی ہے۔ اور جس میں سب لَے ہو جاتے ہیں وہ برہم ہے" اس سے بھرگو کو پروکش گیان ہو گیا۔ اور پیچھے جب پنچ کوشوں کا وچار کرتا ہوا اس کو معلوم ہو گیا۔ کہ "میں ہی برہم ہوں"۔ تب یہی اپروکش گیان ٹھہرا +

اعتراض۔ مگر بھرگو کو ورن نے ایسا نہیں کہا۔ کہ "تو برہم ہے"+

جواب۔ یہ سچ ہے۔ اس نے ایسا نہیں کہا۔ مگر پنچ کوش وغیرہ پر وچار کرنے سے اس کو آتم ساکشاتکار ہو گیا +

اعتراض۔ ان پنچ کوش وغیرہ کے وچار سے آتما کا ساکشاتکار تو ہو سکتا ہے مگر برہم کا ساکشاتکار کیسے ہوتا ہے؟

گو روشنی میں رہتے ہوئے پُرش کو متھرا میں نظر نہیں آتا اس لئے اس کو متھرا
کا بھرم نہیں ہے۔ مگر اس کو متھرا کا پروکش گیان ہے۔ اور وہ بھٹکتا رہتا ہے۔ جیسے
سورگ نظر نہ آتا تھا بھی پروکش گیان کی روشنی سے بھٹکتا رہتا ہے۔ تیسرے اگر برہم
کے پروکش گیان کے پرتیت کو نہ مانا جائے تو پھر اس سے اجا پروکش گیان برہم کا
ہوگا وہ کیسے ہوگا۔ برہم پروکش گیان ہے۔ اور برہم میں ہوں۔ یہ اپروکش گیان
ہے۔ اس وجہ سے برہم گیان کو پروکشتا ہے ۔

اعتراض۔ تین صیغوں سے گیان کو بھرم روپتا ہو۔ مگر چوتھے کارن کی وجہ سے
پروکش برہم گیان بھرم روپ بنتا ہے۔ کیونکہ اس سے آتم انش گرہن نہیں ہوا۔ صرف
برہم انش کا گرہن ہوا ہے۔ اس سے ایک انش کا گرہن ہوتا۔ اور دوسرے انش کا
گرہن نہیں ہوتا ثابت ہوتا ہے۔ اس وجہ سے پروکش گیان بھرم روپ ثابت
ہوتا ہے ۔

جواب۔ تم غور کرو۔ گھٹ پٹ کا گیان بھی سرب انش سے گرہن نہیں ہوتا۔
کوئی انش گرہن ہوتا ہے۔ اور کوئی نہیں ہوتا۔ کیونکہ گھڑے کے اندر دِرشٹی نہیں جاتی۔
اس حالت میں تم گھٹ گیان کو کیا کہو گے ۔

اعتراض۔ گھڑے میں حصے ہیں۔ اس لئے اس کا کوئی انش گرہن ہو سکے
اور کوئی نہیں ہوتا۔ مگر برہم تو نرانش ہے۔ یہ مثال اس کے متعلق کیسے صحیح ہو
سکتی ہے۔

جواب۔ دیکھو۔ اس نظر سے تو برہم میں بھی اپادھی کا ایک انش ہمارا یا ان
آدمیوں کو پرتیت ہی ہوا کرتا ہے وہ دو سکتے جاننے کے قابل ہے۔ برہم میں دو
جاننے کے قابل دو انش ہیں۔ ایک استا یاد۔ دوسرا ابھاتا پاد۔ برہم کا ست چت کا
بھاو استا اور برہم کے بھاسنے کا بھاو ابھاتا ہے۔ پہلا تو پروکش گیان سے

بُدّھی کی مدد سے سُوپر کاشتا کو علم حاصل کرنا - اس لیئے پرکاش گیان کے وقت آتما کے سُوپرکاش رُوپتا کا بھی بھان نہیں ہوتا - اس وجہ سے تمھارا یہہ اعتراض غلط ٹھہرا ہے +

اعتراض - آتما اور برہمہ ایک ہی ہیں - پھر پرکاش کی گنجایش کہاں رہتی ہے +

جواب - محض آتم رُوپتا سے برہمہ کا گیان نہیں ہوتا - برہمہ روپتا ہی سے برہمہ گیان ہے - اس لئے برہم گیان کی پرکاشتا ہے -

تیسرا پرچھید

برہمہ کا پرکاش اور اپرکاش گیان

اعتراض - آتما برہمہ ہمیشہ اپرکاش ہے - اس لئے اُس کا پرکاش گیان کیسا؟ وہ تو بھرم ہوگا +

جواب - تم جو پرکاش گیان کو بھرم بتاتے ہو تو ایسا کیوں کہتے ہو - گیان کے بھرم کے متعلق چار باتیں ہوتی ہیں - اوّل بھرم گیان دُور ہوجایا کرتا ہے - جیسے سیپ میں چاندی کا بھرم - دوسرے گیان کے وشئے کا پرتیکش نظر آتا - تیسرے اپرکاش رُوپ سے گرہن کئے جانے کے قابل پدارتھ کا پرکاش رُوپ سے گرہن کرنا - چوتھے گیان کے وشئے کے کسی انش کا پرتیت ہونا +

اگر یہہ کہو کہ ایسا نہیں ہوتا - تو تم خود سمجھ سکتے ہو - کہ سیپ میں چاندی نہیں ہے - ایسے مقولوں سے سیپ سے چاندی کے بھرم ہٹنے کا پتہ لگتا ہے - اسی طرح اگر کوئی کہے کر برہمہ نہیں ہے - تو برہمہ کی ہستی کو بھی دور ہوجانا چاہئے - مگر وہ نہیں ہوتی - اس لئے برہما ستی نہ برہمہ ہے - یہہ پرکاش گیان دور نہیں ہوتا - دوسرے پکش میں بھی دیکھو

بھاستا ہے۔ اور جیو بھی مانتا ہے۔ کہ "برہمہ نہیں ہے۔ اور نہ نظر آتا ہے" یہی تو آورن ہے +

اعتراض۔ اگر اگیان اور آورن جیو کی اوستھائیں ہیں۔ تو پہلے آچاریوں نے ان کو برہمہ کے آشرے کیوں بیان کیا ہے؟

جواب۔ کیونکہ برہمہ ادھشٹان روپ ہے۔ اس لئے سب کچھ اُس کے آشرے ہے۔ مگر برہمہ اگیان اور آورن کا ابھمانی نہیں ہے۔ ان کا ابھمانی جیو ہے۔ اس لئے یہ اُسی کی اوستھائیں ہیں۔ اس نظر سے پہلے آچاریوں نے ایسا کہا تھا۔ اس میں اعتراض کی گنجایش کہاں رہتی ہے +

اعتراض۔ پہلے تو آپ پرہدا ابیک آپ نشد کی شرتی بیان کرتے کرتے رُک گئے تھے۔ اور ان سات اوستھاؤں میں آ پڑے۔ کیا یہ گفتگو بے سلسلہ نہیں ہو گئی؟

جواب۔ شرتی کے مطلب کے ظاہر کرنے کے لئے اُس کے سنگت وا لے اوستھاؤں کا تذکرہ کرنا ضروری تھا۔ اس میں بے سلسلہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ شرتی۔ اپروکش گیان۔ اور شوک ابھاو روپ دو اوستھاؤں کو خود بیان کرتی ہے۔ ممکن ہے کوئی جگیاسو سمجھ لے کہ جیو کی وہی دو اوستھائیں ہیں۔ اس لئے باقی پانچ اوستھاؤں کا دکھانا ضروری تھا۔ مثلاً کسی نے اپنے کسی نوکر کو کسی کے کھانے کھلانے کا حکم دیا۔ اب اگر اُس کا نوکر مہمان کے پاؤں دھونے کو پانی دے۔ آسن دے۔ تیل دے۔ تو یہ کیا بے سلسلہ ہوا؟ اس وجہ سے ہم نے ان باقی پانچ اوستھاؤں کا بیان کر دیا +

اعتراض۔ پہلے آپ کہہ چکے ہیں۔ کہ آتما سوپرکاش ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اپروکش ہے۔ اس وجہ سے وہ اپروکش گیان کا وشے تو ہے۔ پروکش گیان کا وشے نہیں ہے +

جواب۔ آتما کی اپروکشتا دو قسم کی ہے۔ ایک سوپرکاش رہنا کا ہونا دوسرے

مگر چدا بھاس بطور خود اگیان آورن اور وکشیپ سے پہلے ہے۔ اور چدا بھاس وکشیپ انترگت ہے۔ اس لیے یہ اُس کی اوستھا کیسے ہو ئیں؟

جواب۔ تو چدا بھاس بطور خود اگیان آورن اور وکشیپ سے پہلے بیدھ ہے پھر بھی یہ اُسی کی اوستھائیں ہیں۔ آتما کی نہیں ہیں۔ کیونکہ آتما اسنگ ہے +

اعتراض۔ وکشیپ کے پیدا ہونے سے پہلے وکشیپ نہیں تھا۔ پھر اگیان اور آورن کیسے کئے گئے جب اوستھا والے ہی کا ابھاو تھا تو اوستھا کس میں آروپن کی جائے گی۔ جب لڑکا ہی نہیں ہے تو اُس کی جوانی کیسی؟ اسلئے آورن اور وکشیپ چدا بھاس کی اوستھا نہیں تھیں +

جواب۔ ستھول روپ سے اُتپتی نہ ہو۔ مگر سوکشم روپ سے تو وکشیپ تھا ہی اس لئے آورن اور وکشیپ کو چدابھاس کی اوستھا ماننے میں کوئی دوش نہیں آتا +

اعتراض۔ سوکشم روپ اگیان اور نیز آورن کو وکشیپ کی اوستھا ماننے سے تو بہتر یہ تھا کہ اسپدھ ادھشٹان روپ برہم کی اوستھا کو آورن اور اگیان بتایا جاتا

جواب۔ پر سیدھ ادھشٹان برہم کے آدھار پر تو سب ہی رہتا ہے تم اگیان اور آورن ہی کو کیوں برہم کی اوستھا کہتے ہو +

اعتراض۔ مانا کہ برہم ادھشٹان ہے یہ سب کلپت ہیں۔ تاہم وکشیپ کے بعد ہونے والی چار اوستھائیں جیو میں انبھو ہوتی ہیں۔ برہم میں انبھو نہیں ہوتیں۔ جیو کہتا ہے "میں سنساری ہوں"، "میں گیان وان ہوں"، "میں شوک سے رہت ہوں" اور "میں ہرش میں ہوں"۔ اِن جملوں سے چاروں اوستھاؤں کا اظہار ہوتا ہے یہ جیو میں انبھو ہوتی ہیں +

جواب۔ جب تم جیو کی چار اوستھاؤں کو مانتے ہو۔ تو آورن اور اگیان کو بھی جیو کی اوستھا کیوں نہیں مانتے۔ جیو ہی تو کہتا ہے "میں اگیانی ہے"۔ اگیان جیو ہی میں

اور یہ بتانا کہ "دسواں موجود ہے" پروکش گیان ہے۔ اور پھر یہ بتا دینا کہ دسواں تو خود ہے۔ اپروکش گیان ہے۔ اگیان صرف وکشیپ کی وجہ سے تھا۔ اور وہ بھرم ہی تو تھا۔ اسی طرح وچار سے گیان کا استھاپادا آورن چلا جاتا ہے۔ دسویں تیکر میں اپروکش گیان تو پہلے ہی سے موجود تھا۔ صرف اس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ اس اپروکش روپ دسویں میں سات اوستھائیں ہیں۔ (۱) اگیان۔ (۲) آورن سے [illegible] (۳) وکشیپ (جھلنا)۔ (۴) پروکش گیان (۵) اپروکش گیان۔ (۶) شوک کا چھاو (شوک کا خاتمہ) (۷) ہرش (خوشی اور اطمینان)۔

دوسرا پرچھید

سات اوستھائیں

سوال [illegible] چو مکاؤں یا اوستھاؤں کی تصراحت کر دیجئے؟

جواب۔ (۱) پرانی چدابھاس کے بھوگوں میں آسکتے ہو کیلئے رکوپ کو نہ جان سکا اور نہ اس بات سے واقف ہے۔ کہ میں برہمہ ہوں۔ اس کا نام اگیان ہے۔ یہ پہلی اوستھا ہے۔ (۲) اور پھر کسی سے گرنتھ آ [illegible] کا ذکر سن کر وہ یوں کہتا ہے۔ کہ آتما نہیں ہے۔ کیونکہ نظر نہیں آتا۔ اس کا نام آورن (پردہ) ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک استا اور دوسرا ابھان۔ استا نام ہے نہ ہونے کا۔ اور ابھان نام ہے بھان یعنی پرکٹ نہ ہونے کا۔ یعنی آتما نہیں ہے۔ یہ استا۔ اور آتما نظر نہیں آتا۔ یہ ابھان ہے (۳) اور اپنے آپکو کرتا بھوگتا سمجھنا اور دیہہ کا ابھمانی ہو رہنا وکشیپ ہے۔ وکشیپ چدابھاس کے بھرم میں پڑنے سے ہوتا ہے یہی اصل میں وکشیپ ہے۔

اعتراض۔ آپ شریر سمیت چدابھاس کو وکشیپ روپ کہتے ہو اور ساتھ ہی چدابھاس کو وکشیپ روپ اوستھا بتاتے ہو۔ یہ دونوں باتیں ٹھیک نہیں بن سکتی ہیں؟

اعتراض - اگر یہ گیان بھی متھیا ٹھہرا - تو پھر اس سے جگت کی نورتی کیا
نالک ہوگی ٭

جواب - سنسار بھی تو متھیا ہی ہے - اس لئے متھیا سنسار کی نورتی متھیا
گیان ہی سے ممکن ہے - سپن کا متھیا روگ سپن کی متھیا دوا سے دور ہوتا ہے اور جیسے
سپن کا متھیا شیر سپن کی تلوار سے مارا جاتا ہے ویسے ہی اس جگت کی نورتی کا کیا حال ہے
اس اعتراض کا جواب یہی ہے - شرتی بھی ایسا ہی کہتی ہے - تشنا کی مدت سے پہلے جیسا
بھاس کو گوشٹھ سے یقین سمجھ کر گوشٹھ کے بھاؤ کو یقین کر لیا جاتا ہے - اور اس بھاو کی
ورتی تھا سے جب وہ متھیا پرتیت ہوتا ہے تب جگت کی نورتی ہو جاتی ہے - اور سنئے
وپسا روپی شنکاؤں سے دور ہونے سے دیہ کا بھرم چلا جاتا ہے - تم دیکھو - جب دیہ کا
بھرم ورڑھ ہوتا ہے - تو گوشٹھ کا گیان نہیں رہتا - اسی طرح جب گوشٹھ کا گیان پانی کو
ہوتا ہے - تب دیہ کا بھرم نہیں رہتا - سوامی سنکراچاریہ نے اپنی اپدیش سہسری نامی گرنتھ
میں ایسا ہی کہا ہے - اس میں کوئی دوش نہیں ہے - اور یہ سوپرکاش آتما کے ورڑ دھنا
کا کارن اور سادھن بنتا ہے - اور اپروکش گیان ملتا ہے ٭

اعتراض - جب چیتن سوپرکاش ہے - تو آتما کو ہمیشہ ہی اپروکش ہونا چاہئے
اس کے آشرے گیان اور اگیان دونوں کا ہونا غیر ممکن ہے ٭

جواب - دسویں پرش کی طرح سب ہی کچھ ممکن ہو جاتا ہے - دس آدمی دریا کے
پار گئے - ایک شخص ان میں سے ان کو گننے لگا - اور وہ اپنے کو چھوڑ کر صرف نو آدمیوں
کو بھرم کی وجہ سے گنتا تھا - اور کہتا تھا - کہ ہائے دسواں ڈوب گیا - جب کسی شخص نے
سمجھایا - کہ دسواں تو تو آپ ہے - تب یہ گیان ورڑھ ہو گیا - اور بھرم مٹ گیا -
ویسے ہی تت اپروکش آتما کے آشرے اگیان - پروکش گیان - اور اپروکش گیان سب ہی
رہتے تھے - اوپر کی مثال میں کسی اور پرش کا یہ کہنا - کہ "دسواں نہیں ہے" - اگیان ہے -

ایک رُوپ ماننا مُورکھوں کا اہنکار ہے۔ اور بیوہار میں اہم کا بیاپار کرنا جیسے کھانا پینا وغیرہ ہے۔ یہ شریر سہت چدابھاس کا ہے۔ یہ دوسرا اہنکار ہے۔ گیانی صرف کُوٹستھ کی طرف نگاہ رکھکر لکشنا کے مدد سے کُوٹستھ ہی کو اپنا رُوپ جانتا ہے یہ تیسرا ہے۔ اور اسی تیسرے میں گیان ہے +

اعتراض۔ یہ گیان کُوٹستھ کو ہوتا ہے یا چدابھاس کو؟ گیان سے پورتی ہوتی ہے۔ مگر اگیان کُوٹستھ میں نہیں ہے۔ جیسے سُورج میں اندھکار نہیں ہوتا۔ اس لئے کُوٹستھ میں گیان اور اگیان نہیں بنتے۔ اگر یہ کہو۔ کہ چدابھاس کا اگیان دور ہوتا ہے سو غلط ہے۔ کیونکہ وہ بھرم ماتر ہے۔ کنگال لاکھ راجا بنا کرے۔ مگر وہ راجہ تو نہیں ہوتا +

جواب۔ چدابھاس بھرم رُوپ تو ہے۔ مگر وہ کُوٹستھ سے بھِن بھی تو نہیں ہے۔ ابھاس کے جانے کی وجہ سے وہ متھیا ہے۔ جیسے درپن میں منہ کا عکس ہے منہ اور منہ کا عکس اصل میں دو نہیں ہیں۔ عکس کی کلپنا کرکے اس کو بھِن مانا ہے۔ اور جہاں تک کلپنا کا دویت بھرم ہے وہ متھیا ہے۔ اس کلپنا کے دُور ہوتے ہی جو باقی بچتا ہے اور نیش رہتا ہے وہ سب ہی ہے۔ ایسا جاننا +

اعتراض۔ آپ چدابھاس کو متھیا کہتے ہیں۔ اس لئے کُوٹستھو ہمی (یعنی میں کُوٹستھ ہوں) ایسا گیان جو چدابھاس کے آشرے رہا۔ وہ بھی متھیا ہی ٹھہرا +

جواب۔ یہ سچ ہے کہ اس نظر سے کُوٹستھ سے بھِن مانا ہوا چدابھاس متھیا ہے۔ رسّی میں کلپنا کیا ہوا سانپ اور اُس سانپ کا چلنا پھرنا سب متھیا ہی ہیں۔ اس لئے چدابھاس کے آشرے جو اسنگو ہمی (یعنی میں اسنگ ہوں) ایسا گیان بھی کلپت ہی ہے +

ہوتی ہے۔ اور اس میں وریہ آرینک اُپ نشد کی شرتی کا بیاکھیان ہوگا۔ جس کا یہ ارتھ ہے کہ اگر ایک جنموں کے سنچت پاپ پنیہ کے پرتاپ سے پُرش سو پرکاش آتما کو کوٹستھ روپ سمجھتا ہوا یہ جان لے کہ وہ میں ہی ہوں۔ تب پھر اُس کو کوئی تاپ نہ ہوگا ۔

دو قسم کے پُرش ۔ پُرش دو قسم کے ہیں۔ ایک جیو دوسرا ایشور۔ اودّیا میں جو چیتن کا پرتی بمب ہے وہ جیو ہے۔ اور مایا میں جو چیتن کا پرتی بمب ہے وہ ایشور ہے۔ شویتا شوتر اُپ نشد میں ایسا آیا ہے۔ یہ دونوں ہی کلپت ہیں۔ اور اُن کی نظر سے یہ سمپورن جگت کلپا ہوا ہے۔ ایشور ایک ہوتا ہوا انیک روپ میں دکھائی دیتا ہے ۔ اور جاگرت سے لیکر موکش تک کا کلپنا کرنے والا جیو ہے۔ اصل میں یہ جیو چیتن بُدھی آدی اُپادھیوں کے اتم ادھیاس سے سنگ کے بھرم کو پراپت ہو گئے ہیں ۔

اعتراض ۔ شرتی تو چدابھاس روپ جیو ہی کو پُرش کہتی ہے۔ آپ اودھشٹان روپ کوٹستھ چیتن سہت چدابھاس روپ کا کیوں پُرش نام رکھتے ہیں ۔

جواب ۔ جو موکش کو پراپت ہو اور موکش جس کا پُرشارتھ ہے۔ وہ پُرش ہے۔ چدابھاس تو کلپت ہے۔ اُس کو موکش کیسی؟ اس لئے صرف چدابھاس کو پُرش کہنا غلطی ہے۔ اس لئے کوٹستھ چیتن سہت چدابھاس پُرش ہے۔ اور یہی سوُرگ اور موکش کا ادھیکاری بھی ہے۔ چدابھاس تو بھرم روپ ہے۔ اور یہ بھرم ہمیشہ اودھشٹان کے سہارے سے رہتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ شرر دھاری چدابھاس سہت کوٹستھ کا ابھمان کرنے والا پُرش ہے۔ وہ چدابھاس اور شریر کو مِتھیا جان کر اہم بُدھی کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اور اودھشٹان چیتن کو اپنا روپ مان کر یہ جیو سمجھنے لگتا ہے۔ کہ میں اسنگ ہوں ۔

اعتراض ۔ مگر چیتن اور اسنگ جاننا کوٹستھ میں نہیں پایا جاتا ۔

جواب ۔ اسنکا تین پرکار کا ہے۔ اودھیاس سے کوٹستھ اور چدابھاس کو

مکتی کا کارن ہے؟

جواب ۔ راگ دویش وغیرہ تو بیماریوں کی طرح پراربدھ کرم کے پھل ہیں یہ موکش کے پرتی بندھ نہیں ہیں۔ تتو ویتاؤں میں مختلف قسم کے پراربدھ کرم ہوتے ہیں۔ اور انھیں کے موافق اُن میں اختلافات نظر آتے ہیں۔ یکسانیت تو صرف ہم برہم آسمی روپی اصول کی پختگی میں ہے۔ ایسے فضول اعتراض نہ اُٹھایا کرو ۔ ۱۱۵

پرکرن کا خلاصہ ۔ چیتن آتما میں یہ جگت ویسا ہی بھاستا ہے جیسے کپڑے میں ہاتھی گھوڑے وغیرہ کی تصویریں دکھائی دیتی ہیں۔ جگت اور جگت کی تصویروں کو ماما نے برہم روپی بستر پر کاپنا کیا ہے۔ باقی جو چیتن ہے وہی سار ہے۔ اور یہ کلپت جگت اسار ہے۔ جو ایسا سمجھیں گے اُن کو جگت کے متھیا ہونے کی پرتیت ہو جاتی ہے۔

نوٹ ۔ ختم ہوا پنچدشی کا چھٹا چتردیپ پرکرن جس میں ۲۹۰ شلوک ہیں۔ اور ہم نے آٹھ پرچھید وں اور ۱۱۵ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے۔
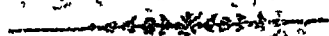
ساتواں پرکرن ترپتی دیپ

پہلا پرچھید

تمہید ۔ اس پرکرن میں ترپتی (سیری) کا بیان ہے۔ جو جیون مکت دشا میں ہوتا

سماودھی کا سادھن ہے۔ جگت کا نرودھ اور نردکاپ سماودھی اُس کا روپ ہے بیوہارولیا کا ابھاو اُس کا پھل ہے۔ اور سُوشپتی کی طرح ہر شئے کی یادداشت بجھا دینا اُس کی حد ہے ✤

اعتراض ۱۱۲۔ یہہ سب ایک جیسے ہیں۔ پالکی کے اُٹھانے کے لئے کہاروں میں سے ایک خاص اور باقی دو عام ہیں۔ جیسے بارات میں دولہہ مکھیہ اور باراتی گون ہیں ؟

جواب۔ یہاں پردھانتا یعنی مکھیہ پنا تو تتوگیان کی ہے جس سے موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور ویراگ اور اُپرامتا صرف گون اور مددگار ہیں۔ شرتی کے موافق بغیر گیان کے مکتی نہیں ملتی ✤

اعتراض ۱۱۳۔ بڑے تپسیا اور تپ کے یہہ تینوں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پاپ سے اُنکی جُدائی ہوتی ہے۔ اس سے بھی تتوگیان کے پرتی بندھک ہونے سے پُرش کو موکش کی پراپتی نہیں ہوگی۔ ایسی حالت میں تو پھر ویراگ اور اُپرامتا دونوں ہی نشپھل ہونگے ✤

جواب۔ نشپھل نہیں ہونگے۔ کیونکہ اِن سے برہملوک تک کے سُکھ کی پراپتی تو ہوگی۔ پھر برہملوک میں جاکر نشکام ہونے سے پُرش کو گیان مکتی مِل جائے گی۔ بھگوان بھی گیتا کے چھٹے ادھیائے میں ایسا ہی کہتے ہیں۔ اس لئے نِشپھل نہیں ہیں۔ جس پُرش کے ویراگ اور اُپرامتا میں پرتی بندھ (پردہ) پڑگیا ہے اور گیان پُورا ہے۔ اُس کو مکتی تو ضرور ہوگی۔ ایسا شک و شبہہ کرنا فضول ہے۔ تم خود سوچ سمجھ کر نتیجہ نکال سکتے ہو ✤

اعتراض۔ کسی کسی گیانی میں راگ دویش ہوتے ہیں۔ اور کسی کسی میں نہیں ہوتے۔ اِن کی حالت میں یکسانیت نظر نہیں آتی۔ اسلئے کیسے یقین کیا جائے۔ کہ گیان

جواب - پوران انوا سیتا کا بیان کرتے ہیں - جس کا یہ مطلب ہے - کہ شریر رکھتے ہوئے اور شریر کا بیوہار کرتے ہوئے بھی گیانی میں اہم بھاؤ نہیں ہوتا گیانی پتھر تو نہیں بن جاتا ◆

اعتراض - پھر جڑ بھرت نے کیوں سنگ دوش کا تیاگ کیا ؟

جواب - اس لئے کہ اسنگ سے دکھ ہوتا ہے - اور اسنگ رہنے سے سکھ کی پراپتی ہوتی ہے ◆

اعتراض - پورانوں کے موافق تو سنگ کا تیاگ پرتیت ہوتا ہے - اور شرتی کے موافق سنگ والوں میں شریر کا ابھمان نہیں رہتا - اس کا کیا مطلب ہے ؟

جواب - جنھوں نے شاستر کا مطلب نہیں سمجھا ہے ایسی سے لئے بکواس کرتے ہیں شاستر کا سدھانت ہمارے موافق ہے - اپرام - گیان - اور ویراگ یہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں - یہ ساتھ بھی رہتے ہیں - اور کبھی کبھی جدا بھی ہو جاتے ہیں ◆

اعتراض - بغیر ویراگ کے اپرامتا دیکھی نہیں جاتی - اور ویراگ اور اپرامتا کے بغیر گیان نہیں دیکھا جاتا - یہ تینوں ایک روپ ہیں ؟

جواب - ان میں سے ہر ایک کے کارن - حد - اور پھل الگ الگ ہیں - اس لئے یہ بھی جدا جدا ہیں - سنو - (۱) - وشیوں کی طرف سے نفرت ویراگ کا کارن ہے - وشیوں کا تیاگ ویراگ کا روپ ہے - اور وشیوں کو چھوڑ کر پھر اُن کی طرف مائل نہ ہونا اُس کا پھل ہے - اور برہم لوک تک کی خواہش نہ کرنا اُس کی حد ہے - (۲) گیان کا کارن شرون - منن - ندھیاسن ہے - تتو اور متھیا کو جدا جدا جاننا اُس کا روپ ہے تداتم ادھیاس روپ جڑ چیتن کی گرنتھی کا کھل جانا اُس کا روپ ہے - اور پھر اُس ادھیاس کا نہ ہونا اُس کا پھل ہے - دیہہ سے اہم بدھی کو ہٹا کر برہم میں لگانا اُس کی حد ہے - (۳) - اپرامتا کا کارن - یم - نیم - آسن - پرانایام - پرتیاہار - دھارنا - دھیان

رہتے ہوگیا۔ اگیانی اور گیانی میں اتنا ہی تو فرق ہے اور کیا فرق ہوتا ہے؟ وگیانا نیند اور جگت کا بیوہار کرنا دونوں میں یکساں ہے۔ دونوں کو اچھی چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ آگے پانی کا اثر دونوں ہی کو ہوتا ہے۔ بھگوان گیتا کے چودھویں ادھیائے میں کہتے ہیں کہ اے ارجن! دُکھ کو پراپت ہوا گیانی دویش نہیں کرتا۔ اور سُکھوں کے دور ہونے سے اُن کی اچھا نہیں اُٹھاتا ؛

اعتراض ۱۴۔ اس کلام سے تو اُداسینتا پائی جاتی ہے جڑ چیتن کی گرہی کا بھید تو اس میں نہیں ہے؟

جواب۔ اس واکیہ سے اُداسینتا نہیں بلکہ گیانی کے لکشن کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور گیانی اُس کو کہتے ہیں جس کے جڑ چیتن کی گانٹھ کھل گئی ہے +

اعتراض ۱۵۔ گیانی میں شریر اور اندریوں کے کام کرنے کی طاقت نہیں ہے اس لئے شکھ کی پراپتی اور دکھ کی نورتی کے لئے اُس میں پرورتی نہیں ہوتی ؛

جواب۔ تمہارے مذاق میں تب تو گیان تپ دق کا مرض ہوا +

اعتراض۔ پھر اس تپ دق سے حرج ہی کیا ہے!

جواب۔ (ویدانتیو) تمہاری عقل بھی خوب ہے۔ تپ دق بدبلا ہے۔ اگر گیانی بلا ہے تو نادان ہی اُس کا سادھن کرے گا +

اعتراض۔ آپ تو ہنسی کرتے ہیں۔ کیا جڑ بھرت میں پرورتی کا ابھاو نہیں ہوگیا تھا؟

جواب۔ چونکہ تم کو شاستر کا گیان نہیں ہے اس لئے بے دلیل ہنسی کی بات کرتے ہو۔ جو ایسا گیانی ہے۔ جو جگت کا بیوہار نہیں کرتا۔ وہ ہنستا بولتا اور مذاق بھی کرتا ہے۔

اعتراض ۱۸۔ اگر گیانی میں بھی پرورتی رہی تو پھر لوگوں کی کیا اوستھا ہوگی؟

ادھیاس کیا ہے

اعتراض - لوگ تو کام ہی کو اچھا کہتے ہیں۔ تم کامنا کو گرنتھی کیسے بتلاتے ہو؟

جواب - ادھیاس سہت اچھیا کا نام کام ہے صرف اچھیا ماتر کو نہیں کہتے اہنکار اور چداتم کے اکٹھے ہونے سے جو اچھیا ہوتی ہے وہ کام ہے ❖

اعتراض - تب تو ادھیاس سہت اچھیا کا تیاگ قبول کرنا ہوگا ❖

جواب - اس میں کوئی عیب تو ہے نہیں۔ اہنکار سے چداتم کو الگ کرکے پھر چاہے کروڑوں چیزوں کی اچھیا کرو وہاں سے تو گیان میں کوئی نقص نہ آئیگا کیونکہ پھر تو دیہہ کے لئے اہنکار اور چداتم ادھیاس روپی گرنتھی (گانٹھ۔ گرہ) کا خوف نہ رہیگا ❖

اعتراض - ادھیاس کے دور ہونے پر تو پھر کامنا نہ ہونی چاہیے ❖

جواب - چداتم ادھیاس کی گرنتھی کے کھل جانے پر بھی پراربدھ کرم کے دوش سے اچھیا پیدا ہو سکتی ہے۔ جیسے اس وقت پاپ کی زیادتی کی وجہ سے تتو جاننے پر بھی تم کو شانتی نہیں آتی۔ مگر یہ کامنا اہنکار میں پیدا ہوتی ہے۔ آتما کو کوئی دوش نہیں لگتا۔ ساکشی جیون کا تیوں رہتا ہے ❖

اعتراض - چداتم کی اسنگتا ایک رس رہتی ہے۔ تداتم ادھیاس کے پہلے بھی وہ ایسی ہی تھی۔ اور بعد کو بھی ویسے ہی رہے گی۔ پھر اس وچار کا پھل کیا ہوا؟

جواب - تداتم ادھیاس کا ناش ہی پھل ہے۔ اور آتما کے ایک رس جان لینے سے جو شانتی ملتی ہے۔ وہی پھل ہے۔ اور پھل کیا ہونا تھا۔ چھ یعنی جڑ چیتن کی گرنتھی جو تداتم ادھیاس روپ تھی جاتی رہی۔ اور گیانی بھید واد سے

میں گرہن نہیں کیا جا سکتا۔ اور پرمیشر کے متعلق بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیئے۔ اور
پرماتما کے بغیر اور کوئی بھی پرماتما وغیرہ روپ دویت کے اچھیا و کو گرہن نہیں کر سکتا۔

جواب۔ دویت کے اچھیا و کو چیتن گرہن کرتا ہے۔ سوشپتی میں جاگرت اور
سوپن کے دویت کا اچھیا و کا انبھو ساکشی کو ہوتا ہے۔ سوشپتی میں پرماتا (یعنی میں)
نہیں ہوتا۔ پرماتا نام انتہکرن وششٹ چیتن کا ہے۔ پرمان نام انتہکرن ورتی
وششٹ چیتن کا ہے۔ اور پرمیہ وہ ہے جو جاگرت اور سوپن میں پرتیت ہو۔ ان
سب کا انبھو ساکشی کو ہوتا ہے۔ شرتی کا ایسا ہی مت ہے "آتما اگیان کا ساکشی
اور سب کا ساکشی ہے" اس لئے دویت پرپنچ اپتی والا۔ اور اچنت رچنا روپ
والا ہوتا ہوا بھی متھیا ہی ثابت ہوتا ہے۔ ایسا ہی گھٹ پٹ وغیرہ دویت
اپتی والے ہیں۔ ان کی رچنا کا چنتن نہیں ہوتا۔ اندر جال کے رچے ہوئے
مندر کی طرح یہ متھیا ہیں۔ مگر چیتن سوپرکاش ہے۔ اور اچیتن متھیا ہے۔ یعنی نہیں ہے
اور یہ کہنا کہ ادویت چیتن اپروکش نہیں ہے بے دلیل ہے *

اعتراض۔ جب یہ حال ہے۔ تو خود ویدانتیوں میں کیوں اختلافات
ہیں؟

جواب۔ جس طرح دیہہ آتم وادی اپنی عقل کے نقص سے دیہہ ہی کو آتما ان
بیٹھے ہیں۔ ویسے ہی بعض بعض ویدانتیوں میں بھی وچار اور بدھی کی کمی ہے۔
ہم تو شرتی کو ٹھیک سمجھ کر اس کا مطلب گرہن کرتے ہیں۔ شرتی کہتی ہے "پرش کے
ہردے کی کامنا تا دامیہ ادھیاس سے پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ادھیاس ہی سے دور
بھی ہو تی ہے" تتو گیان کے ادھیاس کے دور ہونے پر موکش کی پراپتی ہوتی ہے و
پرش برہم روپ ہو جاتا ہے" یہ تتو گیان کا پھل ہے۔ کامنا کی نورتی ہی گرنتھی
کی نورتی ہے۔ یہ ادھیاس شرتی میں ہے۔ گرنتھی نام ہے اہنکار او چدآتم کے

جواب ۔ دویت کی اچنت رچنا روپ تو تمہارے ہی انبھو سے سدھ ہے اچنت رچنا روپ پنا متھیا وستو کا لکشن ہے ✦

اعتراض ۔ متھیا پدارتھ کا لکشن تو اچنت رچنا روپ نہیں ہے۔ آتما بھی تو اچنت رچنا روپ ہے۔ کوئی بھی آتما کی رچنا روپتا کو نہیں جان سکتا۔ آتما ست ہے اس لئے آتما کی رچنا نہیں ہے ✦

جواب ۔ جو شے اتپتی والی ہو۔ اور اس کی اتپتی کے پرکار کا چنتن نہ کیا جائے وہ متھیا ہوتی ہے۔ آتما اتپتی والا نہیں ہے۔ اس لئے اس کی اتپتی کے پرکار کی چنتا کے ابھاو سے وہ ست رو پ ہے ✦

اعتراض ۔ آپ نے جو متھیا وستو کا لکشن بتایا ہے وہ اودیا میں نہیں گھٹتا۔ کیونکہ اودیا اتپتی والی نہیں ہے ✦

جواب ۔ اتپتی والی۔ ناش والی۔ اور اچنت رچنا روپ والی سب متھیا ہی ہیں گو اودیا اتپتی والی نہ سہی مگر ناش والی تو ہے۔ اس لئے وہ متھیا ہے۔ آتما بیشک ناش اور اتپتی والا نہیں ہے۔ اس لئے اچنت رچنا والا ہوتے ہوئے بھی ستیہ ہے۔ اتپتی پراگ ابھاو والے کی ہوتی ہے۔ چیتن کا پراگ ابھاو نہیں ہے۔ چیتن کی اتپتی اور ناش کی پرتیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اتپتی اور ناش اسی شے کے اندر ہے جو پیدا ہو کر مرتا ہے وہ جڑ ہے اس لئے چیتن آتما ہی نت ہے ✦

اعتراض ۔ اناتما اور آتما دونوں کی اتپتی اور ناش پرتیت نہیں ہوتی۔ اس لئے اناتما نام پرماتما سے پرمان اور پرمیہ کا ہے۔ جو ستو گرہن ہوتی ہے اس کو پرماتما نے پرمان سے گرہن کیا ہے۔ پس پرماتما اپنے ابھاو کیسے گرہن کر سکتا ہے۔ موجودہ وقت میں تو وہ آپ موجود ہے۔ اور پرماتما کے ابھاو وشے میں کوئی گرہن کرنے والا نہیں ہے۔ اس طرح پرمان کا ابھاو یہاں کی موجودگی و عدم موجودگی

لگتا ہے جگت تو مِتھیا ہی ہے۔ جب یہ مِتھیا سمجھ لیا گیا۔ تو آپ ادویت کا گیان ہو گیا ۔

اعتراض ۔ ادویت کے نشچے ہونے پر بھی بار بار پہلی واسناؤں کی وجہ سے دویت کی ستا پرتیت ہوتی رہیگی ۔

جواب ۔ دویت کی ستا دور کرنے ہی کے لئے تو دویت کے مِتھیا پنا کا وچار کیا جاتا ہے دھیان تک کر ادویت کے پرکاش اور اپروکش ہونے تک بھی اس وچار سے تعلق رہتا ہے۔ جب یہ وچار بہت درڑھ ہو جاتا ہے۔ تب ارتھوں کا آپ ابھاو ہو جاتا ہے ۔

اعتراض ۔ مگر ایسے درڑھ وچار والے میں بھی بھوک پیاس کا ارتھ میں دیکھ رہا ہوں ۔

جواب ۔ یہ سب ارتھ اہنکار میں ہیں۔ ہم تو ساکشی ہیں ارتھ کا نہ ہونا مان لیتے ہیں۔ اہنکار بھرم ہے۔ اور اسی بھرم کے دور کرنے کا سادھن بتلاتے ہیں

اعتراض ۔ چیتن میں بھوک پیاس نہیں ہے۔ مگر اہنکار کے ساتھ تادات‌میہ ادھیاس کی وجہ سے تو بھوک پیاس پرتیت ہونگے ؟

جواب ۔ تب اس ادھیاس کے دور کرنے کے لئے وچار کرتے رہنا چاہئے ۔

اعتراض ۔ مگر وہ انادی کال سے ہے۔ اس لئے ہمیشہ ادھیاس پراپت ہوتا ہی رہیگا ۔

جواب ۔ اس مرض کا علاج ہو سکتا ہے۔ جیسے اَن سے بھوک مر جاتی ہے ویسے ہی وویک کے ابھیاس سے ادھیاس جاتا رہیگا ۔

اعتراض ۔ دویت کا مِتھیا روپ پنا وویک کی یکتی سے سدھ تو ہوگا۔ مگر ابھیاس سے تو نہیں ۔

ایک بان رہے ہیں۔ اُن کو بھی تو سنسار بھاستا ہے۔ اس سے تتو گیان کی بزرگی کیا ثابت ہوتی ہے؟

جواب۔ گیانی کی صرف کرموں کے بیوہار انتر استھتی ہے۔ اس میں راگ دویش نہیں ہوتا۔ اس لئے تتو گیان کی بزرگی تسلیم کرنی چاہیے۔ سُبھ کرم تو اس سے چلا جاتا ہے۔ اگیان بنا دُور ہو جاتا ہے۔ اگیانی تو آپ اولاد گھر بار لوک پرلوک سب کا ابھمانی بنا رہتا ہے۔ مگر گیانی کو یہ ابھمان نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ دویت کو ست سمجھتا ہے۔ بلکہ وہ اپروکش اور شٹ برہم کو ساکشاتکار کر لیتا ہے +

اعتراض۔ گیانی کا یہ دعوےٰ کہ ادویت اپروکش بھاستا ہے صرف شاستر کے بل سے ہے۔ انبھو سے نہیں ہے؟

جواب۔ چیتن روپتا کی نظر سے انبھو سدھ ہے +

اعتراض۔ چیتن روپتا کی نظر سے بھی سب کی ادویت روپتا کی پرتیت نہیں ہوتی +

جواب۔ مگر سب کی دویت روپتا بھی تو نہیں بھاستی۔ جیسے کسی کو دویت بھاستا ہے۔ ویسے ہی کسی کو ادویت بھی بھاستا ہے۔ دویت کے نشچے کی طرح ادویت کا بھی نشچے ہوتا ہے +

اعتراض۔ ادویت نام ہے دویت کے نہ ہونے کا۔ پس دویت کے گیان رہنے سے ادویت کا نشچے کیسے آ سکتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے برودھی ہیں۔

جواب۔ جیسے دویت ادویت کا برودھی ہے۔ ویسے ہی ادویت بھی دویت کا برودھی ہے۔ اس لئے چیتن روپتا سے ادویت کی پرتیتی ہوتی ہے۔ تم اپنا کتے ہو مگر اصل میں ادویت دویت کا برودھی نہیں ہے۔ سیا ما نیہ ادویت روپتا نے دویت کو ہانی نہیں پہنچی۔ ہاں جب دویت مِتھیا پرتیت ہوتا ہے تو ادویت آپ بھاستے

جواب ۔ مایا کا سوبھاؤ یہی اپنا ہے ۔ جو ممکن کو غیر ممکن اور غیر ممکن کو ممکن بنانے میں ماہر ہے ۔

اعتراض ۔ بندھ تو اودیا کی وجہ سے ہے ۔ موکش کے ست مان لینے سے موکش ہو گی ؟

جواب ۔ بندھ کی نورتی ہی کا نام موکش ہے ۔ بندھ اور موکش دونوں ہی متھیا ہیں ۔ شرتی ایسا ہی کہتی ہے نہ اتپتی ۔ پرلے سب ہی متھیا ہیں ۔ ان میں سے ست کوئی نہیں ہے ۔ یہ سب بھرم ہیں ۔ اور بھرم ہی سے سب کچھ پیدا ہوتا ہے ۔ جہاں بھرم کا خیال من میں آیا بھرانتی ہونے لگتی ہے ۔ اس بھرم کی جڑ مایا میں ٹھہرایا گیا ہے ۔ جس کے جیو اور ایشور دونوں بچھڑے ہیں ۔ اور وہ دویت دوئی پیدا ہی ہے ۔ جب تک اس کی استانہ قبول کی جائے گی تب تک فائدہ ہی کیا ہوا !

آٹھواں پرچھید

کوٹستھ اور برہم

اعتراض ۔ جیو اور ایشور متھیا صحیح ۔ مگر کوٹستھ اور برہم تو ست ہیں ۔ ان کا بھید مانو گے کہ نہیں ؟

جواب ۔ کوٹستھ اور برہم کا بھید صرف سمجھانے بجھانے اور کہنے سننے ہی کے لئے ہے ۔ سروپ میں کوئی بھید نہیں ہے ۔ آکاش کے مثال سے یہ ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں ۔ اور موکش کی اوستھا میں بھی کوئی بھید نہیں تھا ۔ یہ بھی مایا کی لیلا ہے جو تم کوٹستھ اور برہم میں بھید مان رہے ہو ۔ ہم نے بار بار سمجھایا کہ جو کوٹستھ ہے وہی برہم ہے مگر تم نہیں سمجھتے ۔

اعتراض ۔ مگر مشکل تو یہ ہے ۔ کہ جو لوگ پرپنچ کو متھیا کہتے اور آتما کو

جواب - خوب! تت تو پدرے کے گوڑھ مقصد کے جان لینے سے پھول چندن وغیرہ سامگری کی اکتا ہو گئی۔ جیو کے اسنگتا گیان ہی کی کیا ضرورت ہے!
(مذاقیہ جواب)

اعتراض - پھول اور چندن تو انت ہیں پیدا ہو کر ناش ہو جاتے ہیں۔ جیو کا تو یہ حال نہیں ہے۔

جواب - جب پھول اور چندن انت ہیں۔ اسی وجہ سے تو ادویت گیان کی ضرورت ہے۔ ورنہ نت انت کا بھید کیسے سمجھ میں آئیگا۔ اور اگر ایشور اور جیو کا بھید نہ دور کیا جائے گا۔ تو پھر پرادھینتا بنی رہے گی۔ اور ماتحتی میں مکتی کی آزادی کیسی! اور اگر پرکرتی کو ست مانا جائے گا۔ تو وہ جیو کو پریرنا کر کے پنیہ پاپ میں لگا رکھیگی وہ مکتی کہاں سے ہوگا!

اعتراض - سنگ اور پریرنا تو اویک (اگیان) سے ہیں۔ اویک کے ناش ہو جانے سے پریرنا کا بھی ناش ہو جائے گا؟

جواب - یہ سانکھیہ کا مت ناقص ہے۔ اگر سانکھیہ اس کو مان لے تو اس کا سدھانت غلط اور ویدانت کا سدھانت صحیح ٹھہرے گا۔ ویدانت برہم کے سوا سب کو متھیا مانتا ہے۔ سنگ وغیرہ سب اویک ہے۔ اویک جاتا رہا تو پھر رہ کیا گیا! تمام تمیزی صفات کے دور ہو جانے سے وحدت ثابت ہو گئی۔

اعتراض - اگر ویدانت کو نہ مانا جائے۔ تو پھر بندھ موکش کیسے! اس لئے آتما کا بھید ماننا ضروری ہے۔

جواب - آتما کی ایکتا مان لینے پر بھی مایا کی وجہ سے بندھ و کش کی سدھی ہوتی ہے۔ یہ مایا ہی تو اصلی دویت کا کارن ہے۔

اعتراض - مگر مایا ایک ہی میں بندھ موکش کیسے کر دے گی؟

اور تم بھید ابھید کا فرق مانتے ہو۔

جواب۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں شرتی کی غرض یہ ہے۔ کہ جیو اور ایشور کا بھید دونوں سے دور ہو جائے۔ ہم دونوں کو ابھید مانتے ہیں۔ عالم پرانی بھرم میں پڑے ہوئے جیو کو کرتا بھوگتا اور ایشور کو سرو گیہ مانتے ہیں۔ یہ ماننا صحیح بھی ہے۔ ہم بھی ایسا ہی سمجھانے کے واسطے کہتے ہیں۔ تاکہ مضمون صاف ہو جائے۔ مگر ہم یکتی سے دونوں کو گھٹا کاش مہاکاش وغیرہ کی مثال سے ابھید ثابت کرتے ہیں۔ اور بھید کو اپادھی کی وجہ سے بتاتے ہیں۔ ایشور آتما کو تو مایا کی اپادھی لگی ہوئی ہے۔ اور جیو کو انتہ کرن کی اپادھی ہے۔ اپادھیوں کی طرف سے نظر ہٹائی جائے۔ تو پھر دونوں ابھید ہیں۔ یہ ہمارا سدھانت ہے۔

اعتراض۔ تم پدارتھ کے سمجھنے کے لئے سانکھیہ کی اور تت پدارتھ کے سمجھنے کے لئے اور یکتیوں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ یوگ شاستر بھی ایسا ہی کہتا ہے۔ اس لئے وہ فضول تو نہیں ہیں؟

جواب۔ اگر تم سانکھیہ اور یوگ شاستر کو قبول کرتے ہو تو اور شاستروں نے کیا قصور کیا ہے۔ ان کو بھی صحیح تسلیم کرو۔ ان کے صحیح ماننے سے پھر تو دیہ آتم وادیوں کے خیال کے موافق اسی دیہ کو آتما ماننا پڑیگا۔ جو بالکل غلط ہے۔

اعتراض۔ ویدانت کا جو ادویت ہے دیہ آتم وادیوں کے ساتھ ہے۔ وہ سانکھیہ اور یوگ کے ساتھ نظر نہیں آتا۔

جواب۔ اگر یہ دونوں جیو جیو کا بھید۔ ایشور جیو کا بھید۔ اور ایشور جیو اور جگت کا بھید چھوڑ دیں۔ تو پھر ویدانت کو ان کے ساتھ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اعتراض۔ جیو اسنگ ہے۔ صرف اتنے ہی گیان سے مکتی ملتی ہے۔ ادویت گیان کی پھر ضرورت کہاں رہی؟

جواب - اُن سمجھانے سے فائدہ کیا ہے۔ جن میں تو نشٹھا نہیں ہے۔ وہ اگیانی ہیں۔ اِن سے جھگڑا کیوں مول لیا جائے۔ پتھر پوجنے والوں سے لیکر یوگیوں اور سانکھیہ مت والوں تک سب ہی اگیانی ہیں۔ یہہ بھرم میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ سنساری ہیں۔ سنسار کا سُکھ چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی پراپت نہیں ہے۔ یہہ موکش کے ادھکاری تو نہیں ہیں ہے

اعتراض - مانا یہہ برہم ودیا کو نہیں جانتے۔ مگر اور ودیا تو جانتے ہیں۔ ان میں بھی اچھے بڑے ہیں۔ کیسے تسلیم کیا جائے۔ کہ ان کو سنسار کا سُکھ نہیں ہے ؟

جواب - ان کو بھلے جیسے راج کا سُکھ ہوا کرے۔ مگر یہ ویشنو تو ایشور جیو وغیرہ تک کے کسی پد کی خواہش نہیں رکھتا۔ سب کو متھیا مانتا ہے۔ اگیانی اور گیانی میں یہہ بھید ہے ؛

اعتراض - جیو ایشور کا جھگڑا چھوٹنے کے قابل ہے۔ مگر بغیر اُن کے روپ کے جانے ہوئے یہ ممکن نہیں۔ اُس کا جاننا ضروری ہے ؛

جواب - گیانی اپنی تمام عقل اس متھیا واد میں نہیں خرچ کرتے اُن کو صرف برہم کے نِروپن سے کام رہتا ہے ؛

اعتراض - سانکھیہ کا کتھن کیا ہوا جیو اور یوگ کا کتھن کیا ہوا ایشور دونوں ہی چیتن رُوپ سے ایک ہیں۔ اور جب آپ خود ایسا مان رہے ہو۔ تو پھر اعتراض کس بات وہ ہے ؟

جواب - دونوں چیتن تو ضرور ہیں۔ مگر سانکھیہ جیو جیو کا بھید مانتا ہے۔ اور یوگ ایشور جیو کا بھید مانتا ہے۔ اس کو ویدانت صحیح نہیں تسلیم کرتا ؛

اعتراض - پھر اِن سے کیا ہوا۔ آپ بھی تو شُدھ چیتن کو نشٹھے دیت نیارا ہے

سوتر آتما بھی ادت پروت ہوکر ویاپت رہتا ہے۔ یہ تمام جیوں کے بیشٹی سوکشم شریر اُپادھی کو اپنے میں لئے ہوئے سمشٹی روپ ہے۔ اس میں اچھیا۔ کریا۔ گیان وغیرہ سب ہی ہے۔ اس ہرنیہ گربھ میں جگت پرتکش روپ سے ویسا ہی نظر نہیں آتا جس طرح صبح شام کے وقت کمزور اندھیرے میں سنسار کے پدارتھ لین ہوتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے۔ اور جیسے بستر میں کمزور دیا ہی کے نقش و نگار نہیں دکھائی دیتے ویسے ہی اس میں سوکشم جگت کا بھان نہیں ہوتا۔ گیہوں چنے کے انکھوے ملائم ہوتے ہیں ویسے ہی ہرنیہ گربھ میں یہ جگت ملائم روپ سے استھت رہتا ہے۔ کیونکہ یہ اس وقت تک اپنچی کرت ہوتا ہے۔ مگر وراٹ چونکہ ستھول شریر والا ہے اُس میں ستھول جگت پرتکش ریت سے پرتیت ہوتا ہے۔ اور وہ بستر کی کھنچی ہوئی موٹی تصویروں کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے۔ جیسے کھیت کے پھل اور بیج صاف نظر آتے ہیں۔ ویسے ہی اس ہزار سرو شو روپ والے وراٹ میں برہما سے لیکر ستھاور تک سب صاف صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ ایشور۔ سوتر آتما۔ وراٹ۔ برہما۔ وشنو۔ اندر۔ گنیش۔ اگنی۔ یکش۔ راکشش۔ براہمن۔ شودر۔ مچھی۔ سور۔ کتا۔ وغیرہ وغیرہ سب ہی ایشور روپ ہیں۔ اور جو اس کے جس روپ سے اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو وہ ویسا ہی پرتیت اور پراپت ہوتا ہے۔ شرتی بھی ایسا ہی کہتی ہے۔

اعتراض۔ جب سب ہی ایشور روپ ہے۔ تو پوجا کرنے سے پھل کی کمی بیشی کیوں ہوتی ہے؟

جواب۔ پوجا کے ادھشٹان کی چیزوں میں تین گنوں ست۔ رج۔ تم کا پرچاؤ ہوتا ہے۔ اس سے پھل میں کمی بیشی ہوا کرتی ہے۔

۴۹
اعتراض۔ سنسار کے پھل کا یہ حال ہو۔ مگر مکتی کس کی اُپاسنا سے ہوتی ہے؟

یا کا پریرک ہے۔ جو اشریرے اشریر دے میں بیٹھا ہوا ہے۔ یہ شریر پھوٹا ہے۔ اور اس کے اندر وگیان سے آبادان روپ سے انتریامی پریان (جِد) کو پراپت ہوئے شریر کا ابھمانی ہوتا شریر میں بیٹھتا ہے۔ اور اسی شریر میں پُنیہ پاپ کی پریرتی ہے اور یہی وگیان سے دُوپتا کی نظر سے بھرمن ہے۔ ایشور اپنی مایا شکتی کے سبب سے (طاہرا) وکار کو پراپت ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ گیتا میں جو بھرا دنے کا لفظ آیا ہے شرتی نے بھی اسی کو اسی طرح کہا ہے۔ اس کا ارتھ پریرنا ہے۔ اور یہی بدھی کا پریرک ہے۔ یہ سارا جگت اسی کی پریرنا سے ہے۔ مہابھارت میں بھی ایک جگہ ایسا ہی کہا گیا ہے۔ دُریودھن کی زبانی ہے "میں دھرم کو جانتا ہوں۔ مگر دھرم میں میری پرورتی نہیں ہے۔ میں ادھرم کو بھی جانتا ہوں۔ مگر ادھرم سے میرا من نہیں ہٹتا۔ اس سے ثابت ہے کہ کوئی دیو میرے ہردے میں بیٹھا ہوا میری پریرنا کرتا ہے اور میں ویسا ہی کام کرنے کے لئے مجبور ہوں"۔ مہابھارت کے اس کلام سے بھی ایشور کا انتریامی ہونا ثابت ہے۔

اعتراض ۔ جب ایشور ہی جیوؤں کے پُنیہ پاپ کا پریرک ہوا۔ تو پھر پرشارتھ کرنا فضول ہے؟

جواب ۔ چونکہ پرشارتھ ایشور روپ ہے۔ اس لئے وہ بھی فضول نہیں ہے۔

اعتراض ۔ اگر پرشارتھ ایشور روپ ہے۔ تو ایشور ہی بھرمایا کرتا ہے۔ اس لئے وہ فضول کیوں نہیں ہوا؟

جواب ۔ ایشور پریرتا ہے۔ ایشور بھرماتا ہے۔ اس گیان سے آتما کی اسنگتا ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ انتریامی اور سب کا آتما ہے۔ شاستروں کا ایسا کہنا فضول نہیں ہے۔ ایشور ہی پرشارتھ روپ ہو کر ستھت ہے۔ اسی ایک بات کو ذہن نشین کرنا۔ سمجھ میں آجائے۔ کہ وہ آتما اسنگ اور انتریامی ہے۔ ساری گیان سے مکتی ملتی ہے

جواب - یہ تمہاری غلطی ہے۔ یہ ازقسم وادی یا ستیتی نہیں بلکہ بیچار ثمرہ ہے۔ کیونکہ سُشُپتی سے سوپن اور سوپن سے جاگرت پیدا ہوتا ہے۔ اِن کو الگ الگ کرنا مشکل ہے۔ سوپن اور جاگرت کی اُتپتی پرگیا ہی سے ہے۔ اسی طرح یہ جگت بھی اُسی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ شرتی اسی پرگیا ہی کو ایشور بتاتی ہے۔ اسی پرگیا سے تمام پرانیوں کی بدھی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی میں لے ہو جاتی ہے۔ پرانی اسی بدھی سے جگت کو جانتے ہیں۔ اس لئے وہ پراگیہ سروگیہ ہوا۔ سب کا جاننا سروگیہ ہے۔ یہ پراگیہ اگیان اُپادھی والا ہے۔ پراگیہ سب کو جانتا ہے۔ اور سُشُپتی اوستھا میں لے ہوتا ہے۔ جہاں جاننے کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ تاہم سروگیہ تا کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ بنا رہتا ہے۔

اعتراض - مگر جب پراگیہ سروگیہ ہے تب سروگیہ تا کی پرتیت کیوں نہیں ہوتی؟

جواب - بدھی کی واسنائیں پراگیہ کی اُپادھی رُوپ بنی ہیں۔ اس وجہ سے سروگیہ پرو کش رہتی ہے۔ پرتیکش نہیں ہوتی۔ صرف انومان سے جانی جاتی ہے۔ تمام بدھیوں میں سروگیہ تا کو دیکھکر سروگیہ تا کا انبھو کیا جاتا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں آتی ہے۔ کوئی سمجھ میں نہیں آتی۔ اُس کا علم انومان سے کیا جاتا ہے۔ کون سی چیز ایسی ہے جس میں بدھی نہیں ہے۔ سب اُسی سے اور اُس کی واسنا سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ سروگیہ ہے۔ سُوت کے دھاگے جس طرح کپڑے میں محیط رہتے ہیں۔ ویسے ہی یہ واسنا سنجکت بدھی بھی سب ہے۔ اس سے آنند مے پراگیہ سروگیہ ثابت ہو گیا۔ اور یہی پراگیہ انترجامی بھی ہے۔ کیونکہ بوگیان مے سے لیکر سب کوشوں میں یہی پُورن ہے۔ اور پرتھوی تتو وغیرہ کے اندر بھی وہی ویاپک ہے۔ اس کا انترجامی براہمن گرنتھ پرمان ہے۔ اور اُپنشد میں اس طرح اس کا بیان آیا ہے "جو بدھی میں قایم ہے۔ بدھی جس کو نہیں دیکھ سکتی

یا پریت مایا میں چیتن کا پرتی بمب ایشور اور اودیا میں چیتن کا پرتی بمب جیو ہے۔ شوتیا شوتر اپنشد کی شرتی ایسا ہی کہتی ہے۔ مہیشور مایا کے ماتحت جیا ہوا اس کا نام ہے

یہی ایشور انترجامی۔ سروگیہ اور جگت کا کارن ہے ✽

اعتراض۔ اس طرح بدھی واسنا وغیرہ میں چیتن کی چھایا کا نام شرتی نے کب کیا

ہے۔ یہ تو محض آپ کی کلپنا اور من گھڑت بات معلوم ہوتی ہے ✽

جواب۔ مانڈوکیہ اپنشد۔ اور نرسنگھ تاپنی اپنشد میں بدھی کی واسناؤں

میں جو چیتن کا پرتی بمب بتایا گیا ہے۔ اسی کا نام آنند مے ہے۔ اور اسی کو سروگیہ۔

ایشور وغیرہ بتایا گیا ہے جس کا استھان سُوشپتی ہے۔ جو برہم کے ساتھ ایکتا کو پراپت

ہوتا ہے۔ یہی چیتر گھن آنند مے ہے۔ اور سُوشپتی میں وہی آنند کو بھوگتا ہے۔ اُپنشدوں

میں چیتن کا پرتی بمب روپ مکھیہ کر کے پرگیا کہا گیا ہے۔ وہی پرگیا آتما کا تیسرا

پاد بیان کیا ہے۔ سُوشپتی کیا ہے؟ جاگرت کے پدارتھ کی کامنا اور سوپن کے پدارتھ کا

نہ دیکھنا ہی سُوشپتی ہے۔ یہی پرگیا۔ یہی ایشور۔ یہی سروگیہ۔ اور یہی کارن ہے۔ اسی

کو پراگیہ کہتے ہیں۔ اور اسی سے تمام بھوتوں کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اور سب اسی میں لے

ہو جاتے ہیں ✽

اعتراض۔ پراگیہ آنند مے ضرور ہے۔ مگر اس میں سروگیہ تا کی پرتیت نہیں

ہوتی ✽

جواب۔ آنند مے پراگیہ کی سروگیہ تا پر اعتراض اٹھانا غلطی ہے۔ کیونکہ وہ

شرتی سے ثابت ہے۔ مایا میں ہر شے کا امکان ہے ✽

اعتراض۔ سرویشور سروگیہ وغیرہ کو شرتی نے آنند مے پراگیہ بتایا ہے۔ مگر

صرف ارتھ واد ہے۔ اور وہ دلیل اور یکتی سے خالی ہے۔ جیسے یہ کہنا۔ کہ پتھر تر جاتا ہے

ارتھ واد ہے۔ اور یہ ارتھ واد صرف ستتی ہے۔ اس کو یکتی سے کیا کام ہے!

جواب سدھانتی کا۔ یہ کہنا ہی کہنا ہے۔ نہ کبھی نو من تیل ہوا نہ رادھا ناچی۔ شری ہرش مشر وغیرہ نے اس بارہ میں تیاکوں کو لاجواب کر دیا ہے۔ یہ جگت چنتن کرنے کے قابل نہیں ہے۔ کوئلے کو سفید کرنے کی کوشش اگر فضول نہیں تو کیا ہے!

اعتراض۔ جگت کا چنتن فضول ہی سہی مگر مایا کا چنتن تو ہو سکتا ہے!

جواب۔ جگت کی رچنا کا کارن مایا ہے۔ یہ مایا سُوشُپتی میں اودیا رُوپ پرتیت ہوتی ہے۔ جو واسنا کا مول کارن ہے۔ اس اودیا میں چیتن کا پرتی بمب پڑتا ہے۔ اسی کا نام چِدابھاس ہے۔ اور وہ ظاہر طور پرتیت نہیں ہوتا۔ صرف انومان سے جانا جاتا ہے۔

اعتراض۔ گھڑے کے پانی میں قریب تر ہوتے ہوئے آکاش کا جب عکس پڑتا ہے۔ اور اسی کے اندر بادلوں والے میگھ آکاش کا بھی پرتی بمب تسلیم کیا جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ بُدھی کے واسنا کے پردوں پر چیتن کے پرتی بمب کی پرتیتی نہیں ہوتی اور نہ انومان ہوتا ہے۔

جواب۔ بُدھی میں ظاہر طور پر چدابھاس یعنی چیتن کا پرتی بمب پرتیت ہوتا ہے یہ جو بُدھی میں ستا ہے وہ چیتن ہی کی ہے۔ جیسے دیوار پر سُورج کی روشنی منعکس ہو کر اس سے ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ویسے ہی بُدھی کا حال ہے۔ بُدھی کے اندر جو چیتن کا بھاس ہے وہی ایشور ہے۔ اور اودیا رُوپی بُدھی کے واسناؤں میں جو چیتن کا عکس پڑتا ہے۔ وہی جیو ہے۔ یہ ایشور اور جیو مہاکاش اور میگھاکاش کی طرح قایم ہیں جیسے میگھاکاش اور جل آکاش کے پرتی بمب ہونے کا انومان ہوتا ہے۔ بلکہ وہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ اور جیسے بادل اور گھڑے کی اُپادھی کی بھنتا مہاکاش میں پرتیت ہوتی ہے ایشور اور جیو کی اُپادھی بھی برہم میں پرتیت ہوتی ہے۔ بُدھی ہی کی واسنا

ویسے ہی مایا کی اوستھا کے جگت کو جاننا چاہئے +

سوال ۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ بیرج کا سوبھاؤ دیہہ اور اندریوں کو پیدا کرنا ہے ؟

جواب سوبھاؤ وادی کا ۔ میں نے انوے وتریک سے ایسا جان لیا کہ بیرج نہ ہو تو دیہہ اور اندریاں کبھی نہ بنیں +

جواب سدھانتی کا ۔ انوے وتریک سے یہہ سوبھاؤ سدھ نہیں ہوتا ۔ کیونکہ اکثر سوتے وقت خواب میں بیرج نکل جاتا ہے ۔ مگر اس سے شریر اور اندریاں نہیں بنتیں ۔ اور بانجھ استری کے اندر بیرج کے داخل ہونے پر بھی دیہہ اور اندریاں نہیں بنتیں ۔ اس لئے انوے وتریک کا عمل غلط ٹھہرا ۔ اس کے سوا (ظاہری) بیرج کے بغیر جوئیں وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں ۔ اس کا تمہارے پاس کیا جواب ہے ۔ اس کا جواب سوبھاؤ وادی کے پاس کوئی نہیں ہے ۔ اس لئے ان سوالوں سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ۔ یہی وجہ ہے کہ گیانی اس جگت کو مداری کا کھیل کہتے ہیں ۔ اور پھر تم یہ بھی جانتے ہو کہ بیرج اس شریر میں انیک روپ سے پرگٹ ہوتا ہے ۔ وہی لڑکا جوان اور بوڑھا بنتا ہے ۔ اسی سے سننے چکھنے وغیرہ کی طاقت آتی ہے ۔ اسی کی بدولت آنا جانا ہوتا ہے ۔ جب شریر تک کا نرنے قابل اطمینان طریقہ میں نہیں ہوتا تو جگت کا کیسے ہوگا ۔ بڑ کے چھوٹے بیج کو دیکھو ۔ کہ وہ رائی کے دانہ سے بھی چھوٹا ہے اور کیڑے اس کو کھا جاتے ہیں ۔ اور وہی بیج درخت کی صورت میں ہزاروں ہاتھی گھوڑے اور آدمیوں کو اپنے سایہ میں پناہ دیتا ہے ۔ یہ مایا ہے ۔ اس کا نرنے کیا کیا جائے +
یہ سچ مچ مداری کا کھیل ہے +

ناستک کا اعتراض ۔ ہم جگت کا نرنے نہیں کر سکتے ۔ مگر ہمارے آچاریہ اور جنا چاریہ وغیرہ تو کر سکتے تھے +

اعتراض ۲۷ - کوشتھ چیتنے کے ناش کے بغیر اُس میں جگت جیو اور ایشور دکھانا غیر ممکن ہے ٭

جواب - مایا کی تعریف ہی یہ ہے - کہ غیر ممکن کو ممکن اور ممکن کو غیر ممکن بنا دیتی ہے - اس میں تعجب کی کیا بات ہے - سیپ کے آدھار کے ناش کئے ہوئے بغیر اُسی میں تو چاندی کا بھرم اور ریت کو بگاڑے ہوئے بغیر اُس میں مرگ جل (سراب) کا دھوکا پیدا کرتی رہتی ہے - پتھر میں سختی اور آگ میں گرمی رہتی ہے - یہ اُن کا سوبھاؤ ہے - ویسے ہی مایا کا بھی یہ سوبھاؤ ہے - جب تک اس مایا کی اصلیت کا گیان نہیں ہوتا تب تک وہ بھاستی ہے - جہاں اس کا روپ سمجھ میں آگیا پھر وہ غائب ہو جاتی ہے مایا کے بارے میں کیا شنکا کرنا - یہ تو خود ہی شنکا روپ ہے - کوئیلے کا گن ہی کالا ہے تم کو اس کا روپ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے - تاکہ یہ دور ہو اور بس ٭

اعتراض ۲۸ - جب مایا کے روپ کا نشچے ہو جائے تب یہ دور ہو گی مگر اُس کے روپ کا تو آج تک نشچے نہیں ہؤا - یہ دور کیسے ہو گی ٭

جواب - مداری کے کھیل ایک وقت میں ہوتے ہیں - دوسرے وقت میں نہیں ایسے ہی مایا کا روپ ہے - مداری کا کھیل ظاہر ظہور نظر آتا ہے - وہ لکڑی کے ٹکڑے کو روپیہ اور اشرفی بنا دیتا ہے - اور آپ کوڑیوں کا محتاج بنا رہتا ہے جیسے وہ نظر بندی کرتا ہے - ویسے ہی مایا آنکھوں پر پٹی چڑھا دیتی ہے - یہ جگت ایسا ہی ہے - جب اس کی کوئی اصلیت ہو تو اُس کا روپ دکھایا جائے ٭

اعتراض ۲۹ - جگت کا نروپن (سدھ کرنا) کیسے غیر ممکن ہے ؟

جواب - کوئی بھی آج تک جگت کا نروپن نہیں کر سکا - اور جنہوں نے کوشش کی اُن کو سوا ارگیان کے کچھ بھی نظر نہیں آیا - سوبھاؤ وادی کہتے ہیں - کہ بیرج سے خود بخود انڈریاں - دیہہ وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں - ایسا اُس کا سوبھاؤ ہی ہے

خودبخود دُور ہوجاتا ہے۔

سوال ۔ جگت کے اُپادان کارن مایا کا کیا رُوپ ہے؟

جواب ۔ مایا تم رُوپ ہے ۔ نرسنگھہ تاپنی اُپ نشد نے اس کو ایسا ہی بتایا ہے انبھو سے بھی یہی سدّھ ہوتا ہے ۔ شرُتی بھی ایسا ہی کہتی ہے ۔ مایا کے انت رُوپ ہیں ۔ چیتن سے کھِچ جاتے ہیں وہ جیسے جیسے گول کو اسی طرح سے گھماتی ہے ۔ اور وہ مایا کے موہ رُوپ میں پھنس جاتے ہیں ۔ اور ان کی بُدھی کُند ہوجاتی ہے ۔ مایا کے رُوپ تو بہت ہیں مگر جڑ رُوپ اور موہ رُوپ مُکھیہ ہیں ۔ یہ مایا ست اس وجہ سے کہی جاتی ہے کہ جانی ہے ۔ اور اَست اس وجہ سے ہے کہ وہ لمحہ لمحہ بدلتی رہتی ہے ۔ اور گیان سے ناش ہوجاتی ہے ۔ ودیا نت اس کو انروچنی بتاتا ہے ۔ اور ست اَست دونو سے وِلکش ٹھہراتا ہے یعنی نہ اس کو ست ہی کہہ سکتے ہیں نہ اَست ہی کہہ سکتے ہیں ۔ کوئی اس کا رُوپ کیا بتائے ۔ یہ خرگوش کی سینگ ہے ۔ گیانی اس کو تُچھ اور اَست سمجھتے ہیں ۔ اگیانی اس کو ست کہتے ہیں ۔ اور یُکتی کی درشٹی سے یہ انروچنی یعنی ناقابلِ بیان ٹھہرتی ہے ۔ یہ اسی طرح جگت کی ستّا کو دکھایا کرتی ہے ۔ جیسے نقش نگار سے سچا یا جھوٹا بستر ہاتھی گھوڑے وغیرہ کی تصویریں پیش کرتا رہتا ہے ۔ یہ مایا خودمختار نہیں ہے ۔ کیونکہ چیتن کے بغیر یہ رہ نہیں سکتی ۔ اور یہ ایک معنی میں خودمختار بھی کہی جاسکتی ہے ۔ کیونکہ اسنگ کو سنگ والا بنا دیتی ہے ۔ اور کُوٹستھ میں ایشور ۔ جیو ۔ اور جگت کا تماشہ دکھاتی رہتی ہے۔

اعتراض ۔ اگر مایا میں یہ طاقت ہے ۔ کہ آتما کو جیو ایشور اور جگت بنا دیتی ہے تو پھر کُوٹستھ پنے کا تو ناش ہوگیا؟

جواب ۔ کُوٹستھ پنا کا ناش تو نہیں ہوتا ہاں مایا اسی کے آدھار پر ان تینوں کے نظاروں کی کلپنا کراتی رہتی ہے۔

ہے - اور یہ رُوپ برہما جی ہی ہے - اُپ لکشنا سی کو ہسپر شیر یعنی ہزار سر والا کہتے ہیں - اس کا استری رُوپ لنگ شریر ہرنیہ گربھ ہے - بعض لوگ چتر مکھ برہما ہی کو ایشور کہتے ہیں - کیونکہ اُن کو یہ اعتراض ہے - کہ "اگر ایشور بے شمار پاؤں والا ہوا - تو کیڑے وغیرہ بھی ایشور ٹھہریں گے - سب کا رچنے والا پرجاپتی برہما ہے - اس لئے وہی ایشور ہے - اور بیٹے کے واسطے اسی کی اپاسنا کی جاتی ہے" اس پر بعض کا جواب ہے - کہ "چونکہ برہما وشنو کی نابھی سے پیدا ہوا ہے - اس لئے وہ ایشور نہیں ہے - وشنو ہی ایشور ہے" پھر شیو کے اپاسکوں کا عقیدہ ہے - کہ "وشنو نے شیو کے چرن کی پراپتی کے لئے بڑے بڑے تپ کئے ہیں - اس لئے وشنو ایشور نہیں ہیں - بلکہ شیو ہی ایشور ٹھہرتے ہیں" اس مت کا کھنڈن گنیش جی کے ماننے والے کرتے ہوئے گنیش کو ایشور کہتے ہیں - الغرض یہ مت متانتر کے جھگڑے ہیں - ہم کو تو صرف سار گرہن کرنا چاہیئے +

سوال - ایشور کے ماننے والوں کے کتنے مت ہیں ؟

جواب - سب ہی ایشور کو انیک رُوپ سے مان رہے ہیں - یہاں تک کہ پیپل وغیرہ درختوں کو بھی لوگ ایشور مانتے ہیں - ان کی تعداد دینا تا بہت مشکل ہے +

اعتراض - اگر درختوں تک کو لوگ ایشور مانتے ہیں - تو پھر ایشور ان بلو سے سدھ کہاں ہوتا ہے ؟

جواب - یہ مانا کریں - دُنیا میں ہر جگہ اختلافات ہیں - سدھانت میں کوئی بھید نہیں آتا +

اعتراض - پھر جگیاسو کس مت کو اختیار کرے +

جواب - شرتیوں کے بتائے ہوئے جگتیوں کے وچار کرنے سے یہ ہم

تعلق صرف جیوں سے ہے +

اعتراض - مگر آپ تو جیوں کو بھی ایشور کی طرح اسنگ مانتے ہو - پھر ایشور میں بڑائی کیا ہوئی ؟

جواب "ایشور میں اور جیوں میں یہ فرق ہے کہ ایشور میں کرم کلیش نہیں ہیں۔ جیوں میں ہیں - ایشور مایا کا پریرک ہے - جیو نہیں ہے" یہ یوگ شاستر کی تعلیم ہے - نیائے والے کچھ اور بھی کہتے ہیں " اسنگ کی پریرکتا نہیں بنتی - مگر ایشور نتیہ گیان والا ہے - اس وجہ سے پریرک ہے - اس میں نتیہ اچھیا نتیہ گیان اور نتیہ پریتن ہے - پریتن نام ہے اُتساہ کا - جیوں میں بھی اچھیا گیان اور پریتن ہیں - مگر وہ انتیہ (عارضی) ہیں " شرتی بھی ایشور کو ستیہ سنکلپ اور ستیہ کام بتاتی ہے - مگر ہرنیہ گربھ کے اُپاسنا کرنے والے نیائیک اس طرح بھی مانتے ہیں - کہ " ایشور نتیہ گیان - اور نتیہ اچھیا والا نہیں ہے - اگر وہ ایسا ہوتا تو پھر سرشٹی کا خاتمہ کبھی بند ہونے پر نہ آتا - اس وجہ سے ایشور کا لنگ شریر کے ساتھ سرشٹی گربھ کا نام ہے - اور وہی ایشور ہے - جیا تما مایا کا اُپادھی والا ہے - اور اپنے سمشٹی شریر کے ابھیمان سے وہ ہرنیہ گربھ رُوپ کو دھارن کرتا ہے - اُدگیتھ براہمن نامی گرنتھ میں اس ہرنیہ گربھ کا نام تفصیل کے ساتھ آیا ہے +

اعتراض - مگر جب ہرنیہ گربھ لنگ شریر والا ہوا - تو پھر وہ ایشور کیسے کہلائیگا وہ تو پھر جیو ہو گیا +

جواب - لنگ شریر سے بندھے ہوئے ہونے پر بھی ہرنیہ گربھ جیو نہیں ہے کیونکہ جیو میں اودیا کی وجہ سے کامیہ کرم ہیں - ہرنیہ گربھ میں نہیں ہے - اس لئے وہ ایشور ہے - بعض لوگ وراٹ کی اُپاسنا کرتے ہیں جو سب کے سر - آنکھ ہاتھ پاؤں وغیرہ کی مجموعی صورت ہے - مگر یاد رہے - کہ وراٹ ایشور کا ستھول شریر

جیو اور آتما کا بھید سمجھ لیا جائے تو یہ دھوکا دُور ہو جائے۔ ایشور جیو پرکرتی ان سب کا روپ سمجھ لینا شروع شروع میں بہت ضروری ہے ÷

ساتواں پربھید

ایشور۔ جیو۔ پرکرتی

سوال۔ آپ اِن تینوں کی صراحت کر دیجئے؟

جواب۔ پرکرتی مہت تو کے پرے ہے۔ اس پرکرتی کا پریرنا کرنے والا ایشور ہے۔ یوگ شاستر نے ایشور کو جیوں سے پرے بتایا ہے۔ اور اُپنشدوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ یہ ایشور پردھان (پرکرتی) اور کشیترگیہ (جیوں) کا سوامی ہے۔ پردھان تین گُن ست۔ رج۔ تم کی سامیہ (ملی جلی ہوئی) اوستھا کا نام ہے۔ جیو کشیترگیہ کہلاتے ہیں۔ ایشور انتریامی ہے۔ اور یوگ شاستر کے موافق (۱) اودیا (۲) اوِدیا۔ (۳)۔ اسمتا۔ (۴)۔ راگ۔ (۵)۔ دویش۔ (۶)۔ ابھِنویش۔ اور پاپ پُنیہ۔ اور پاپ پُنیہ سے مِلے جُلے ہوئے کرموں سے وہ رہت (آزاد) ہے۔ جیوں کو کرم وپاک۔ جاتی۔ آیو۔ اور بھوگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ ایشور میں اِن میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ ایشور پُرش وشیش ہے۔ اور اسنگ چیتن ہے۔ گو ایشور کے اسنگ ہونے سے پریرک بنا نہیں بنتا۔ مگر پُرش وشیش ہونے کی وجہ سے مایا کے میل سے پریرک بنتی ہے۔ ایشور اگر مایا کا پریرنا کرنے والا نہ ہو۔ تو بندھ اور موکش کی بیوستھا نشٹ ہو جائے۔ اور مُکت بدھ ہو جائیں۔ اور بدھ مُکت ہو جائیں۔ تیتریے اُپنشد اس بات کو یوں کہتی ہے "پرماتما ہی کے ڈر سے ہوا چلتی۔ اور سُورج تپتا ہے" مایا کے پریرک ہونے سے ایشور میں (۱)۔ کرم۔ (۲) کلیش۔ (۳) کرموں کے پھل۔ اور (۴)۔ پھلوں کے سنسکار۔ یہ چاروں نہیں ہوتے۔ اِن کا

جواب - یہ بھی سانکھیہ شاستر والے کہتے ہیں۔ کہ سوبھاوک میں جو جنما پرت ہوتی ہے وہ پرکرتی کا روپ جیتنا کا نہیں ہے - پرکرتی وکاری ہے۔ اور ست رج - تم تینوں گنوں والا مادہ پرپنچ کو پُرش کے بھوگ اور موکش کے لئے پیدا کرتی ہوتی ہے۔ اپنے واسطے نہیں - اس لئے پرکرتی کی جڑتا کو آتما میں کلپت کرنا بھرم ہے +

اعتراض - پُرش اگر اسنگ ہے - اور پرکرتی کی وجہ سے پرکرتی کا جگت اتپن کرنا مانا جائے - تو بھوگ اور موکش دونوں نہیں بنتے کیونکہ اگر پُرش اسنگ ہے تو کس کا بھوگ اور کس کی موکش! اور اگر یہ کہو - کہ پُرش میں بھوگ اور موکش کی صرف پرتیتی ہوتی ہے - تو بھی نہیں ہو سکتا - کیونکہ پُرش اور پرکرتی اپنے اپنے سوبھاو سے جدا ہیں - پھول کی لالی شیشہ میں بھاستی ہے - ان کی قربت کی وجہ سے ایسے ہی آپ کے خیال میں پرکرتی کی قربت سے اس کا بھوگ اور موکش پُرش میں پرتیت ہوتا ہے - مگر جب پُرش بالکل اسنگ ہی مانا گیا ہے - تو اس میں ایسا خیال کرنا بھی غلطی میں داخل ہے +

جواب - حقیقت میں تو آتما میں بھوگ اور موکش دونوں نہیں ہیں - جب تک پرکرتی اور پُرش کے روپ کا بھان اور گیان نہیں ہوتا - تب ہی تک یہ بھرم رہتا ہے - سانکھیہ کہتا ہے "پُرش جیتنے گئی ہیں - اگر ایک ہی پُرش ہوتا - تو ایک کے بندھن سے سب بندھا اور ایک کے چھوٹنے سے سب کا چھٹکارا رہتا - بلکہ جو بندھا ہے وہ بندھا ہے - اور جو مکت ہے وہ مکت ہے" یہ سانکھیہ کا مت ہے - اس کو ہم صرف بیوہار کی سدھی کے لئے مانتے ہیں - اسی طرح نیایک اور ویشیشک ویدوں کا حوالہ دے کر آتما کا بھید مانتے ہیں - مگر یہ بھید وغیرہ آتما کے نہیں بلکہ جیو کے ہیں - آتما اور جیو میں بھید ہے - اس وجہ سے ان کو دھوکا ہوتا ہے - اگر

میں پرودھ ہے +

جواب — آتما حقیقت میں آنند مے ہی ہے - جو سُوشپتی کال میں سب کے لئے ہو جانے پر باقی رہ جاتا ہے - اس سُوشپتی میں چیتنتا - سپشٹ نہیں ہوتی - جاگرت اوستھا میں اچھیا وغیرہ گُن اس میں پیدا ہو آتے ہیں - اس لئے آتما اچھیا والا کہلاتا ہے - اور وہ اچھیا وغیرہ سے پرے بھی ہے - کیونکہ اچھیا وغیرہ اسی کے آشرے رہتے ہیں - اس وجہ سے ہماری اگلی اور پچھلی باتوں میں برودھ نہیں ہے - ہمارے مخالف میمانسک بھٹ وغیرہ آتما کو جڑ اور چیتن دونوں مانتے ہیں - اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ سُوشپتی سے اُٹھنے پر پرانی کہتا ہے - کہ میں ایسا سویا جیسا جڑ رُوپ تھا - سنو - اُس کا یہ کہنا سمرن (یاد داشت) رُوپ گیان کے آشرے ہے - اس بیخبری تک کا علم بغیر گیان اور انبھو کے نہیں ہوتا - اس لئے سُوشپتی میں بھی سُوشپتی گیان کے انبھو ہونے اور اس کی یاد رہنے کی وجہ سے آتما گیان وان ہی ٹھہرتا ہے - اس حالت میں بھی وہ جڑ نہیں رہتا - اُس کی گیان رُوپتا تو تینوں کال - جاگرت - سوپن اور سُوشپتی میں بنی ہی رہتی ہے - گیان کا کبھی ناش نہیں ہوتا - اس سے آتما چیتن ہی ہے - جڑ نہیں ہے - اور میمانسکوں کا آتما کو جڑ اور چیتن دونوں ماننا اور جگنو کی طرح پرکاش اور اپرکاش والا جاننا غلطی اور بھرم ہے +

چھٹا پرچھید

آتما کا جڑ اور چیتن پنا

اعتراض - میمانسک آتما کو جڑ اور چیتن دونوں مانتے ہیں - میں نے بھی اپنی انتر مکھی ورتی دوارا ایسا ہی وچار کیا ہے - اور ایسا ہی دیکھنے میں آیا ہے - اس سے آپ کی باتوں میں فرق معلوم ہوتا ہے +

جواب ۔ مدھیم پریمان کا تو مطلب ہی یہی ہے ۔ کہ آتما شریر کے پریمان کا ہے ۔

اعتراض ۳۵ ۔ اگر آتما مدھیم پریمان ہے ۔ تو ہاتھی کا آتما مچھر میں اور مچھر کا آتما ہاتھی میں کیسے آ سکتا ہے ؟

جواب ۔ کرموں کے بس ہو کر ہاتھی کے شریر کے آتما کے اوئیو (جماعت) پڑھ جاتے ہیں ۔ جیسے چھوٹا بچہ بڑے ہونے پر بڑا بن جاتا ہے ۔ اور جیسے ایک عضو کے روگ سے تمام شریر روگی ہو جاتا ہے ویسے ہی اس شریر میں آتما کا حال ہے ۔ وہ کرموں کے بس ہاتھی اور مچھر کی یونی کو پراپت ہوتا ہے ۔ یہ مدھیم پریمان والوں کا مت ہے ۔ مہان پریمان مت والے کہتے ہیں جو کہ "اگر آتما کا مدھیم پریمان مانا جائے تو وہ ساکار ہوگا ۔ اور ساکار وستو ناش ہو جاتی ہے ۔ اور اگر آتما کا ناش مان لیا جائے تو پھر پاپ پنیہ کرموں کے پھل کا بھوگنے والا کون ہوگا ۔ اور پنیہ کرم کرنے اور پاپ کرم نہ کرنے کا اپدیش نشپھل جائے گا ۔ اور سکھ دکھ کا بھوگ شریر کو بغیر کرم کئے ہی ماننا پڑے گا ۔ اس لئے آتما مدھیم پریمان نہیں ہے بلکہ وہ مہان ہے ۔ اور آکاش کی طرح ویاپک اور نت ہے ۔ اور نراکار ہے ۔ اور نکریا سے رہت ہے " یہ انیک مت والوں کی رائیں ہیں ۔ ان میں سے کوئی تو آتما کو چیتن بتاتا ہے ۔ اور کوئی جڑ بتاتا ہے ۔ کوئی جڑ چیتن کی ملی ہوئی دشا بتاتا ہے ۔ آتما کو جڑ بتانے والے پربھاکر میمانسک ہے ۔ اور نیایک بھی ایسا ہی کہتا ہے ۔ نیاییکوں کا یہ بھی دعویٰ ہے ۔ کہ آتما درویہ ہے ۔ اور چیتن اس کا گن ہے ۔ جیسے آکاش درویہ اور شبد اس کا گن ہے ۔ نیایک کے مت میں آتما میں جو وشیش گن رہتے ہیں وہ (۱) اچھیا ۔ (۲) دویش ۔ (۳) پریتن ۔ (۴) دھرم ۔ (۵) ادھرم ۔ (۶) سکھ (۷) دکھ ۔ اور (۸) سکھ دکھ کے سنسکار ۔ (۹) چیتنا ۔ یہ آتما کے نو گن نیایک مانتے ہیں ۔ اور ان نو گنوں کے ذریعہ آتما کا پرتھوی وغیرہ سے بھید قائم کیا گیا ہے ۔ پرتھوی

لڑتے ہوئے دیکھا ہے ۔ اس وجہ سے یہ آتما ہیں ۔ کیونکہ حقیقتاً صرف آتما کا شرح پنچ جڑ جسم کے اپاسک پران آتم وادی کہتے ہیں ۔ کہ اندریاں آتما نہیں صرف پران ہی آتما ہے ۔ کیونکہ تمام اندریوں کی زندگی پران کے اوپر منحصر ہے ۔ اور شروتی لو سنا ہی ہے ۔ سب اندریاں پران ہی میں لین ہوتی ہیں ۔ یہ سب تو سو جاتی ہیں مگر پران جاگتا رہتا ہے ۔ اپنشد میں بھی پران کی بزرگی تسلیم کی گئی ہے ۔ وہ کہتی ہے کہ "شریر سے یکے بعد دیگرے ایک ایک اندری نکل گئی ۔ مگر شریر پھر بھی قائم رہا ۔ آخر میں جب پران نکلنے لگا تب شریر بے کام ہونے لگا ۔ تب سب اندریوں نے پران کی بزرگی تسلیم کی " اس سے بھی ثابت ہے کہ پران آتما ہے ۔ پھر ایک معترض یوں کہتا ہے ۔ کہ "پران جڑ ہے جو بھوگتا نہیں ہے ۔ اس کے رہتے ہوئے بھی گہری نیند میں چور چوری کر لے جاتے ہیں ۔ اس لئے بھوگتا من ہی ٹھیک ہے " ۔ اس مثال سے من ہی آتما ٹھہرتا ہے ۔ مگر وگیان وادی من کو آتما نہیں مانتے ۔ وہ کہتے ہیں " انتہ کرن میں دو ورتیاں ہوتی ہیں ۔ ایک اہم (میں پنے) کی ورتی ۔ دوسرے اِدم (یہ پنے) کی ورتی اس اہم ورتی کا نام وگیان ہے ۔ اور اِدم ورتی من ہے ۔ اور یہ من وگیان سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور اس لئے وگیان یعنی بدھی ہی آتما ہے " اور یہ بھی وگیان کو آتما بتاتا ہے جو اور کچھ نہیں وگیان مے کوش ہے ۔ مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے ۔ کہ یہ وگیان یعنی بدھی چھن چھن بدلنے والی ہے ۔ اور انبھو اس کو ایسا ہی ثابت کرتا ہے ۔ بدھ مت والوں کا عقیدہ شونیہ وادیوں کا ہے ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ " جو شے لمحہ لمحہ تبدیل ہوتی رہے وہ کبھی آتما نہیں ہے ۔ آتما تو صرف شونیہ ہی ہو سکتا ہے ۔ اور یہی شونیہ مرچنا کی سرشٹی سے پہلے تھا ۔ اور اسی میں گئے ۔ گیا آتمگیان کی ترقی کا بیت ہے " اس مت کا کھنڈن سدھانتی (ویدانتی) کرتے ہیں ۔ ان کا یہ دعوے ہے ۔ کہ "جو شے شونیہ ہے اس کا کوئی روپ نہیں ہوتا ۔ اور نہ وہ کسی کا ادھشٹان ہوتا ہے ۔ اس لئے ست وستو

پرمان (اندریوں ہی کے علم) کو مانتے ہیں۔ یہ نادان کو لشٹھ چیتن سے لے کر شریر تک کے تمام اجزا کے مجموعہ کو آتما مان بیٹھے ہیں۔ حالانکہ خود پرتیکش پرمان سے یہ شریر انآتما ہے۔ شرتی کے متعلق جلیا سُو کے وچار کا دینے کے لئے یہ اپنے مت کو شرتی کے موافق بتایا کرتے ہیں۔ اور ایسے پرمان دیتے ہیں۔ کہ "چھاندوگ اپنشد میں آسی ان کے کوش کو آتما بتایا گیا ہے۔ اور یہ بات ہے "ویروچن کو اسی ستھول دیہ کی پوجا کا حکم دیا ہے۔ اور یہی دیہ آتما ہے" ان پر کوئی شخص یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ "مرنے کے وقت جب آتما دیہ سے نکل جاتا ہے۔ تو دیہ مر جاتا ہے۔ اس لئے یہ دیہ آتما نہیں ہے۔"

چوتھا پرچھید

آتما کا سروپ

سوال۔ دیہ سے بھن آتما کا سروپ کیا ہے؟

جواب۔ میں دیکھتا ہوں۔ میں سنتا ہوں۔ اس پرتیت سے اندریاں آتما ہیں کیونکہ جو اہنکار (اہم بدھا) سے جانا جاتا ہے۔ وہ آتما ہے۔

اعتراض۔ اندریاں تو اچیتن ہیں۔ آتما چیتن ہے۔ اندریاں آتما نہیں ہیں؟

جواب۔ اندریاں اچیتن نہیں بلکہ چیتن ہی ہیں۔ اپنشد میں ایک کتھا آتی ہے۔ کہ کسی وقت اندریاں آپس میں مل کر لڑنے جھگڑنے لگیں۔ بانی نے کہا "میں سب سے سریشٹ ہوں"۔ آنکھ بولی "بزرگی مجھ میں ہے" کان نے بتایا "کہ قدرت کا خاتمہ مجھ پر ہے" وعلی ہذالقیاس۔ اسی طرح سب اندریاں ایک ایک کرکے حجت کرنے لگیں۔ جب کسی طرح اس جھگڑے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ تو یہ سب کی سب برہما کے پاس گئیں۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اندریاں چیتن ہیں۔ اچیتن نہیں۔

گیانی کو اُس وقت تک وِدیہہ مُکتی میں دیر ہوتی ہے۔ جب تک اُس کے پراربدھ کرم کا ناش نہیں ہو جاتا۔ اس شرتی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گیان سے اگیان کے ناش ہونے پر بھی پراربدھ کرم کی وجہ سے شریر کی استھتی رہتی ہے۔ اور دلیل نام ہے درشٹانت کا۔ درشٹانت سُنو۔ کمہار نے گھڑا بنانے کے لئے چک کو گردش دیا۔ گھڑا بن گیا۔ مگر گردش کے سنسکار سے چک اُس کے بعد بھی کچھ دیر تک گھومتا رہتا ہے۔ یہی حال اگیان کے ناش ہونے پر اس شریر روپی چکر کا بھی ہوا کرتا ہے۔ اور گیانی کے انبھو سے بھی شریر کی استھتی کچھ دیر کے لئے رہتی ہے۔ نیائیکوں کی یہ بات بے دلیل ہے۔ کج بحثی کو چھوڑو۔ اصل مطلب پر آؤ۔ سویم (ذات) ہی کو کوٹستھ کہتے ہیں۔ اس کو ٹستھ کی اور براہم شبد کی ایکتا نہیں بنتی۔ نروکاری کوٹستھ اور چدابھاس کی ایکتا ماننی بھرم ہے ⁂

اعتراض۔ اگر کوٹستھ اور جیو کی ایکتا بھرم سے سدھ ہے تو تمام شاستر اور لوک اِس کو اِس طرح کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ تمام شاستر اور تمام لوک تو مورکھ ہیں۔ یہ زبردستی اپنے آپ کو پنڈت مان رہے ہیں۔ اور شرتیوں کے مطلب کو نہیں سمجھتے۔ اور اس وجہ سے بھرم میں پڑے ہوئے ہیں ⁂

اعتراض۔ اِن شاستروں میں سے بہتوں نے شرتیوں کا ارتھ اور طرح پر کیا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟

جواب۔ سُنو۔ کوٹستھ اور چدابھاس کی ایکتا بھرم سدھ ہے۔ جو لوگ اس طرح نہیں مانتے۔ اُن کو شروع سے آخر تک شرتیوں کا سچا علم نہیں ہوتا۔ یہ صرف اپنے اپنے مت کے پکش کو درڑھ کیا کرتے ہیں۔ اگیان والوں کے مت ہمیشہ انیک ہوا کرتے ہیں۔ اِن میں دیہہ آتم وادی (یعنی شریر کو آتما ماننے والے) صرف ایک پرکیش

نہیں رہتا - اور گیان کے پیدا ہونے کے وقت سے لے کر کرم کے ختم ہونے کے وقت تک جیون مکت کی دشا پراپت ہوتی ہے ❖

اعتراض - پرار بدھ تو اس شریر کا نمت کارن ہے اُپادان کارن نہیں ہے اُپادان کارن تو اودیا ہی ہے جیسے گھڑے کا اُپادان کارن مٹی ہے اور نمت کارن کمہار ہے - گھڑا کمہار کے رہتے ہوئے ناش ہو جاتا ہے - سنمت نہیں رہتا - ویسے ہی پرار بدھ کے رہتے ہوئے اور اودیا کے ناش ہوتے ہوئے اس شریر کا بھی ناش ہونا چاہیئے ❖

جواب - نیا رمت والے اس بات کو مانتے ہیں - کہ اُپادان کارن کے ناش ہو جانے پر بھی چھن ماتر کے لیئے اس کے کارج کی استتھی رہتی ہے - اسی طرح اودیا کے ناش ہونے پر بھی کچھ دیر شریر استھت رہتا ہے ❖

اعتراض - نیایک اُپادان کارن کے ناش ہونے پر صرف ایک لمحہ ہی کے لیئے اُپادان کارن کے کارج کی استتھی مانتے ہیں - اور آپ تو زیادہ عرصہ کے لیئے شریر کی استتھی مان رہے ہو - یہ ہو کیسے سکتا ہے ؟

جواب - کپڑے کا اُپادان کارن سُوت ہے - سُوت کے ناش ہونے پر چھن ماتر ہی کے لیئے کپڑے کی استتھی رہتی ہے - مگر سنسار کا بھرم تو کلپ کلپانتروں سے انادی چلا آتا ہے - اس لیئے اسی کے موافق اس کا چھن ماتر بھی تو بڑا چاہیئے ❖

اعتراض - نیائیوں نے جو اُپادان کے ناش ہونے پر اس کے کارج کی چھن ماتر کی استتھی مانی ہے وہ بھی بے دلیل ہے - اسی طرح اودیا کے ناش ہونے پر تمہارا شریر کی استتھی کا ماننا بھی بے دلیل ہے ❖

جواب - نیائکوں نے جو مانا ہے وہ بے شک بے دلیل ہے - مگر ہم جو مانتے ہیں وہ شرتیوں اور یکتیوں کے مطابق ہے - شرتی - چھاندوگ اپنشد کی شرتی کہتی

بردھی ہیں۔ مگر یہاں اتنا سمجھنا چاہئے۔ کہ جس کو ہم سوئیم (اپنا آپ) مانتے ہیں
وہی کوٹستھ ہے۔ اس میں اہم (میں پنا) صرف کلپت ہے اصلی نہیں ہے۔ اور
جب یہ کلپنا سمجھ لی جاتی ہے تو پھر بھرم نہیں ہوتا۔ اہم پنا اور سوئم پنا جس اس نظر
سے پردھ ہے مگر کوئی کوئی اگیانی ان کی ایکتا بھی مانتے ہیں۔ ان کی بھول ہے

تیسرا پرچھید
شنکا سمادھان
جیو اور کوٹستھ

سوال - جیو اور کوٹستھ کی ایکتا کے بھرم کا سبب کیا ہے؟

جواب - بھرم کا سبب تاداتم ادھیاس ہے۔ اور وہ ادھیاس اودیا کے
سبب سے ہے۔ یہ اودیا انادی روپ ہے۔ اور جب تک اودیا کی نورتی ہو لی
ہے۔ تو یہ ادھیاس بھی بنا رہتا ہے۔

اعتراض - تاداتم ادھیاس کی نورتی کیسے ہوگی؟ کیونکہ برہم اور جیو کی ایکتا کا
گیان پاکر اودیا کے ناش ہونے پر بھی گیانی کا شریر جو اودیا کا کاریہ ہے بنا ہی رہتا
ہے۔ اور اگر اودیا کے ناش ہونے پر اودیا کے کاریہ کا ناش ہو جاتا ہے۔ تو گیانی کے
شریر کا بھی ناش ہو جانا چاہئے۔ اور جب شریر کا ناش ہو گیا۔ تو پھر جیون مکت دشا
کہیں کو ملے گی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تاداتمیہ ادھیاس گیان سے دور نہیں
ہوتا۔

جواب - آورن اور تاداتمیہ ادھیاس گیان سے دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ
دونوں ایک اودیا سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور چونکہ شریر کی پیدائش پراربدھ روپ
چدابھاس اور کرم سے ہوئی ہے۔ اس لئے جب تک کرم کا بھوگ رہتا ہے تب تک
شریر کا ناش نہیں ہوتا۔ اور جب پراربدھ کرم بالکل ناش ہو جاتا ہے۔ تب یہ شریر بھی

ویاپک ہے - اُس میں چیتن اور اچیتن کی تقسیم وتفریق نہیں ہے +

اعتراض - اگر کوٹستھ آتما چیتن - اور اچیتن کی تقسیم وتفریق کا باعث نہیں ہے - اور بدھی بھی سہت چداِبھاس کا ہونا اور نہ ہونا ہی چیتن اور اچیتن بھاگ کا باعث ہے - تو پھر چیتن میں کوٹستھ کا انگی کار (قبول) کرنا فضول ہی ہوا +

جواب - اچیتن کے متعلق ہم جو کوٹستھ آتما کو مانتے ہیں سو وہ چیتن اور اچیتن وبھاگ کے کارن کی نظر سے نہیں مانتے - بلکہ اچیتن کی کلپنا کا اُس کو ادھشٹھان رُوپ کر کے مانتے ہیں - جو چداِبھاس ہم مانتے ہیں - اور جس سے چیتن کا پرتیت کرتے ہیں - اُس کو بھرم کر کے کوٹستھ میں کلپت مانتے ہیں - اسی طرح کوٹستھ میں گھٹ وغیرہ بھی صرف بھرم سے کلپت ہیں +

اعتراض - جیسے سویم شبد کے توم (تُو) اور اہم (میں) گھٹ وغیرہ کے سنبندھ میں ویاپک ہونے کی وجہ سے آتما ہے - ویسے ہی تت شبد (وہ) اور ادم شبد (یہ) کی بھی ہر وقت اور ہر جگہ آتما ہونی چاہیئے +

جواب - ویاپک تو تت (وہ) اور ادم (یہ) بھی سویم (ذات) شبد کی طرح ہیں - مگر یہ صرف نسبتی الفاظ ہیں - اور نسبتی الفاظ کا بیوہار عارضی ہوتا ہے - اس لئے آتما کو رکھتے ہوئے بھی اُن میں سامانیہ آتما نہیں بنتی - آتما دو طرح کی ہوتی ہے - ایک سمیک اور دوسری اسمیک - یا اُن کو سامانیہ اور وشیش کہو - آتما سامانیہ رہتی ہے پورن ویاپک ہے - وشیش آتما کا بھاو شریر وغیرہ میں ہے - جب بیوہار میں تت (وہ) اور ادم (یہ) مختلف ہیں - تو ہم لوگ بیوہار میں اختلاف دیکھتے ہوئے جہاں اہم (میں) ہے - وہاں توم (تُو) نہیں ہے - دونوں ایک دوسرے سے ورودھی ہیں - اسی طرح سویم اور انیہ کا بھی پرسپر ورودھ ہے - سویم نام ہے ذات کا - اپنے آپ کو سویم کہتے ہیں - اور انیہ نام ہے غیر کا - یہ دونوں شبد بھی آپس میں

اعتراض - سویم رُوپ دھرم تو اختلاف اور بھید کا مٹانے والا ہے - مگر کوٗٹستھ بننے کا گیان تو وہ نہیں دے سکتا +

جواب - یہ سچ ہے - اختلاف اور بھید کا میٹنا ہی سویم پنا (ذات پنا) ہے - تمہاری ہی دلیل سے کوٗٹستھ کا ہونا ثابت ہو گیا +

اعتراض - سویم شبد اور آتما شبد پر ورتی کے نمت بھن بھن ہیں - ان کے درمیان یکسانیت کیسے آسکتی ہے - جیسے گھٹ شبد گھوڑے شبد سے مختلف ہے - ان کے درمیان کوٗٹستھ کی آتمتا کیسے آسکتی ہے +

جواب - سویم شبد اور آتم شبد میں پرورتی کی نظر سے بھی بھنتا (اختلاف) نہیں ہے - دونوں ہم معنی اور مترادف الفاظ ہیں - اُن میں تم بھید کیسے مانتے ہو - کوئی ہاتھ کہتا ہے - کوئی اسی کو کر اور ہست بولتا ہے - بات تو ایک ہی ہے +

اعتراض - گھٹ (گھڑا) خود نہیں جانتا - گھٹ کا جاننے والا کوئی اور چیتن ہے - اس لئے سویم پنا (ذات) اور آتم پنا میں بھید ضرور ہے +

جواب - اچیتن گھڑے میں بھی سُکھم (لطیف) روپ سے آتما کی چیتنتا موجود ہے اس لئے سویم شبد کا اُس کی نسبت استعمال کرنے سے بھید نہیں آتا +

اعتراض - اگر یہ حال ہے تو پھر گھڑے وغیرہ میں اچیتن بیوہار کیوں ہے ؟ جیو چیتن بیوہار کرتا ہے - مگر گھڑے میں وہ بات نہیں نظر آتی - پھر فرق آیا کہ نہیں آیا ؟

جواب - چیتن اور اچیتن کا جو بھید ہے وہ بدھی میں ہے - جہاں بدھی چدابھاس کے ساتھ ہے وہاں چیتن بیوہار ہے - اور جہاں بدھی سہت چدابھاس نہیں ہے وہاں اچیتن بیوہار ہے - مگر کوٗٹستھ بذات خود سامانیہ رُوپ سے

تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ سا کھی میں اور اُسی کے سہارے چاندی کے جرم کی ہستی اور حیثیت نظر آتی ہے جیسے سیپ اس چاندی رُوپتا سے مختلف ہے۔ ویسے ہی کوٹستھ بھی اگیان اور آورن سے جدا ہے۔ جیسے چاندی روپتا سیپ میں کلپت ہے ویسے ہی کوٹستھ میں اگیان اور آورن بھی کلپت ہیں +

اعتراض۔ آپ نے سیپ کی مثال دی ہے۔ سیپ کا آنکھوں کے ساتھ تعلق ہے۔ اور اس تعلق کی وجہ سے جیوں کو ابھمان پیدا ہوتا ہے۔ مگر آتما ہمن کوئی وستو نہیں ہے۔ اس لئے یہ مثال غلط ہے۔ وہاں اس طرح کا ابھمان نہ ہونا چاہئے +

جواب۔ آتما کو آپ پرکاش والا ہے۔ مگر اگیانی کو اس میں اہم (یعنی میں پنا) کا ابھمان ہوتا ہے۔ اس لئے مثال میں کوئی نقص نہیں آیا۔ سیپ یہ جو بیا (ادم الش) ہے۔ وہ سامانیہ ہے۔ اور چاندی پنا وشیش ہے۔ یہ سیپ اور رُوپ پنے کی ایکتا نہیں ہے۔ ویسے ہی سویم (ذات) اور اہم (میں پنے) کی ایکتا نہیں ہے۔ سویم سامانیہ ہے۔ اہم وشیش ہے۔ سامانیہ اس کو کہتے ہیں جو بہو ویاپ (یعنی محیط کل) ہو اور اہم اس کو کہتے ہیں۔ جو محدود اور ایک اش میں ہے۔ جیسے تم نے دیودت کو کورکشیتر میں دیکھا۔ دیودت۔ کورکشیتر اور تم میں سامانیہ رُوپ سے جو سویم پنا ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ مگر ان کو الگ الگ دیکھا اور مانا گیا تو وشیشتا آگئی اور محدودیت ہوگئی۔ سویم (ذات) ویاپک اور محیط ہے۔ اور سامانیہ ہے۔ ادم (یہ پنا) وشیش۔ محدود اور ناقص ہے۔ یہی حال سویم اور اہنکار کا بھی ہے +

اعتراض۔ لوک (دُنیا) کی بابت تو سویم اور ادم کا بھید مانا جا سکتا ہے مگر کوٹستھ آتما میں تو یہ بھید نہیں ہو سکتا +

جواب۔ بیشک کوٹستھ میں کوئی بھید نہیں ہے +

اعتراض - محض انبھو سے مقصد کی کامیابی نہیں ہوتی - اگر انبھو ہی سب کچھ ہوتا - تو پھر محض انبھو ہی کے کر لینے سے سورج پیدا ہو جاتا - مگر ایسا نہیں ہوتا ❖

جواب - تم کو اب تک انبھو کی پرتیت نہیں ہے - اور نہ وشواس ہے - اس لئے تتو کی سمجھ تم کو نا ممکن ہے - اس طرح بحث کرنے سے ہزاروں دلیلیں پیدا ہوتی رہیں گی - اور ہاتھ کچھ نہ آئے گا ❖

اعتراض - گو انبھو تتو کے نشچے ہونے کا کارن تو ہے - پھر بھی انبھو کا وشے جو پدارتھ ہے جب تک وہ بدھی میں نہ آوے تب تک - بحث کرنے اور دلیل لانے سے ہرج ہی کیا ہوتا ہے ❖

جواب - یہ سچ ہے - اپنے انبھو کے موافق دلیل لانے میں کوئی مضائقہ نہیں - اس انبھو کے برخلاف بحث کرنے میں نقصان ہے - تم یہ خیال رکھو کہ کوٹستھ چیتن میں اور اودیا میں باہمی مخالفت نہیں ہوتی - آدھار چیتن اور اودیا کبھی برودھی نہیں ہیں - جیسے جو آگ کہ لکڑی کے اندر سامانیہ روپ سے موجود ہے اس کا اندھکار کے ساتھ ذرا بھی برودھ نہیں - اگر کوٹستھ چیتن کا اگیان اور آورن کے ساتھ برودھ ہوتا - تو یہ دونوں کس کے آدھار پر رہتے - اور ان کی پرتیت کیسے ہوتی - اس قسم کا ترک اٹھاؤ - پہلے ان کی حیثیت سمجھ لو - تب تم کو بھرم نہ ہوگا - اب اگر تم یہ سوال کرو - کہ پھر اگیان کا برودھی کون ہے ؟ تو ہم تم کو بتائیں گے - کہ اگیان کا برودھی بوبک (یعنی قوت تمیز) ہے - جہاں بوبک ہوتا ہے وہاں اودیا اور آورن نہیں رہ سکتے - گیانی میں جو اودیا کی وجہ سے آورن ہے - وہ اور اس کا اثر دونوں کوٹستھ کے چداہیاس میں قائم ہیں - یہ وکشیپ ادھیاس کہلاتا ہے - سیپ میں جیسے چاندی کا بھرم اسقدر رہتا ہے - ویسے ہی کوٹستھ کے آدھار پر اگیان ہوا کرتا ہے - سیپ کے ہونے میں

میں آیا ہے۔ اس کو وہاں اپنو نا دھیاس کہا گیا ہے۔ اس لئے یہ ہماری بن طرح تمکتی نہیں ہے ✦

سوال:- اس ادھیاس یعنی بھرم کا سبب کیا ہے؟

جواب:- اس کا کارن اودیا ہے۔ اودیا کے دو روپ ہیں ایک وکشیپ (چپل پتا) اور دوسرا آورن (پردہ) کوٹستھ نہیں ہے۔ اور کوٹستھ پرتیت نہیں ہوتا اس طرح کے انکار میں اودیا کے دونوں روپ موجود ہیں ✦

سوال:- اودیا اور اودیا کے کارج روپ آورن کی تشریح کیجئے ✦

جواب:- کسی گیانی نے کسی اگیانی سے پوچھا کیا تو کوٹستھ کو جانتا ہے؟ اس نے جواب دیا "میں نہیں جانتا" یہ اگیان اور اودیا ہے۔ اگیانی یہ کہکر چپ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ "کوٹستھ نہیں ہے۔ اس لئے نظر نہیں آتا"۔ اس کہنے میں دو آورن (پردے) ہیں۔ ایک استا پادن (قطعی انکار) اور دوسرا ابھانا پاد یعنی اس کا نظر نہ آنا) یہ دونوں آورن اگیانی کے غلط انبھو میں رہتے ہیں جس کو اگیان کہا جاتا ہے ✦

اعتراض:- آپ کہتے ہو کہ آتما سوپرکاش یعنی بذات خود پرکاش والا ہے۔ اگر اس کی یہ حیثیت ہے تو پھر اودیا کیسے رہ سکتی ہے۔ سورج کی روشنی میں اندھکار کا رہنا مشکل ہے۔ جب اندھکار روپ اودیا نہیں رہ سکتی۔ تو پھر آورن (پردے) کہاں سے رہینگے اسلئے ویدانت کا سدھانت غلط ہو گیا۔ اور پھر شاستر کی ضرورت گیان حاصل کرنے کے لئے باقی نہیں رہی ✦

جواب:- تمہارا یہ کہنا غلط ہے۔ کیونکہ جب اگیانی کو اودیا کا خود انبھو ہو رہا ہے تو پھر کیسے مانا جائے کہ اودیا نہیں ہے۔ اور اس لئے اس اودیا کے دور کرنے کی تدبیر شاستر اور ویدانت ہی ثابت ہوتے ✦

ہے۔ اسی طرح چیتن رُوپ پرماتما برہمہ کی چار صُورتیں فرض کر لی گئی ہیں۔ ایک کوٹستھ برہمہ جو سب کو سہارا دے رہا ہے۔ اور جس طرح کوٹستھ کے آدھار پر لوہے وغیرہ گھڑے جاتے ہیں اور اُس کا کچھ نہیں بگڑتا سو ویسے ہی یہ سب کا آدھار ہے۔ دوسرا مایا شبل برہمہ ہے۔ جو اپنے اندر کوٹستھ برہمہ کا عکس رکھتا ہے۔ تیسرا جو اُس مایا کے اندر چیتن برہمہ کا عکس ہے۔ وہ ایشور برہمہ ہے۔ اور اس ایشور برہمہ کے انترگت مایا کے اندر جو جزوی عکس کو ساتھ لئے ہوئے محدُود صُورتوں میں نظر آتا ہے وہ جیو برہمہ ہے۔ یہ سب کلپت ہیں۔ یہ رہیں اِن سے اصلی اَدھشٹان (آدھار) برہمہ کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔ یہ روپ ہے۔

اعتراض۔ میگھ منڈل میں جل پرتیت نہیں ہوتا۔ پھر اُس میں آکاش کا عکس کیا اور کیسے پڑے گا؟

جواب۔ پانی بادلوں سے ہی برستا ہے۔ بادل بھاپ سے بنتے ہیں بلکہ بھاپ کی مجموعی صُورت ہی کا نام بادل ہے۔ اور جب اُس کی یہ کیفیت ہے تو پھر اُس میں آکاش کا عکس کیوں نہ پڑے گا!

اعتراض۔ پران دھاری جو نظر آتے ہیں۔ مگر آدھار والا کوٹستھ پرتیت نہیں ہوتا۔

جواب۔ جیو نے کوٹستھ کو گھیر رکھا ہے۔ اس وجہ سے وہ پرتیت نہیں ہوتا جیسے جل آکاش سے بھرا ہوا گھٹ آکاش پرتیت نہیں ہوتا۔

اعتراض۔ آپ کا یہ کہنا ہی کہ جیو سے گھرے ہوئے کوٹستھ کا بیان آج تک کسی شاستر میں نہیں آیا۔ یہ بالکل آپ کی نئی گھڑی ہوئی بات ہے۔ اور اس لئے وہ اعتبار کے قابل نہیں ہے۔

جواب۔ جدا بھاس سے کوٹستھ کے گھرے ہونے کا بیان شاریرک بھاشیہ

جواب - جب تک اپروکش گیان نہ پراپت ہو جائے تب تک بار بار وچار میں
لگا رہنا چاہئے - گیان دو پرکار کا ہے - ایک پروکش (ظاہری) دوسرا اپروکش (باطنی) برہم
کو جگت کا کارن سمجھنا پروکش گیان اور اپنے آپ کو سب کچھ اور سب کا کارن مان لینا جان
لینا اور پہچان لینا اپروکش گیان ہے - اس گیان سے بھرم کا ناش - اودیا کا ناش اور بندھن
کا ناش ہو جاتا ہے - اور یہی مکتی ہے - اس وچار کے چار روپ ہیں - مثال سے اس کو
واضح کیا جاتا ہے - آکاش محدود کل ہے - اس میں چار روپ ہیں - ایک گھٹا کاش -
دوسرا جل آکاش - تیسرا میگھا کاش - چوتھا مہا کاش - مہا کاش نہ بٹ ہے - اور ہر جگہ
ویاپک ہے - اسی میں اسی کے اندر بادلوں نے جس قدر وسعت کو گھیر رکھا ہے - وہ
میگھا کاش ہے - اور جس قدر رقبہ جل نے گھیرا ہے وہ جل آکاش - اور جس قدر جگہ
گھڑے نے لے رکھی ہے وہ گھٹ آکاش ہے - یہ سب چاروں حالتیں آکاش کے
اشرگت اور اسی میں ہیں - اور یہ سب کلپت اور مانی ہوئی ہیں - ان کے کلپنا کرنے اور مان
لینے سے آکاش کا نہ کچھ بگڑا اور نہ بگڑتا ہے - وہ جیسا ہے ویسا ہی ہمیشہ رہتا ہے -
گھڑا توڑ دو - گھٹ آکاش غائب ہے - جل کو دور کر دو - جل آکاش معدوم ہو گیا -
میگھ کو چھن بھن ہو جانے دو - میگھا کاش لاپتہ ہو گیا - اب مہا کاش رہ گیا - جو پہلے بھی
تھا - اور اب بھی ہے - اس کی ہستی میں نہ پہلے فرق تھا اور نہ اب ہے - اس کی اور
وضاحت بھی کئے دیتے ہیں - گھڑے کے اندر گھڑے سے گھرا ہوا گھٹ آکاش ہے
اور یہ گھڑا جل میں (کسی ندی کے اندر) ہے - جل نے جتنی جگہ لے رکھی ہے اور اس میں
بادل - تارے وغیرہ کے جو عکس پرتیت ہوتے ہیں وہ جل آکاش ہے - اور میگھ کے
اندر جو آکاش گھرا ہوا ہے - مہا کاش کے پرتی بمب وغیرہ کے وہ میگھا کاش ہے -
جو مہا کاش ہے علیحدہ نہیں ہے - یہ مہا کاش ہی آکاش ہے - جو محیط ہے - اور سب کا
آدھار ہے - ان کے اندر جزوی صورتیں قائم ہوا کریں ان سے اس کو کیا نقصان پہنچا

دوسرا پرچھید

وچار

اعتراض - پرماتما کا وچار تو ٹھیک ہے - کیونکہ پرماتما وچار کا پھل ہوکر موکش میں بھی رہتا ہے - مگر جیو اور جگت متھیا ہیں - ان کا وچار کوئی کیوں کرے؟

جواب - جب جیو اور جگت کا نشیدھ کیا جاتا ہے تب ہی تو ادویت رُوپ برہم کی سدّھی ہوتی ہے - بغیر جیو اور جگت کے وچار کے یہ کیسے پراپت ہوگا؟ جب یہ دونوں متھیا پرتیت ہوتے ہیں تب ہی ادویت رُوپ کا نشچے ہوتا ہے - جگت اور جیو کے وچار سے ہی یہ دونوں متھیا سمجھ میں آویں گے +

اعتراض - جب جگت پنا اور جیو پنا دونوں متھیا ہو گئے تو پھر تتو گیانی بیوہار کیسے اور کس کا کرے گا؟ ان کے دُور ہونے سے اِن کی پرتیت جاتی رہے گی +

جواب - دُور ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پرتیت جاتی رہے - بلکہ اس کا اصلی مطلب صرف متھیا جان لینا ہے - اور اگر تم ایسا ہٹ کرو - کہ پرتیت نہ ہونے ہی کو اُن کا دُور ہونا ماننا چاہیئے - تو ہم کہتے ہیں بیہوشی یا سُوشپتی میں جیو کو جگت پنے کی پرتیت نہیں رہتی پھر اسی کو موکش مانو - مگر یہ موکش نہیں ہے - اگر یہ موکش ہوتی - تو پھر کوئی کیوں برہم گیان کا سادھن کرتا - اس لئے یہ اعتراض غلط ہے - موکش صرف برہم گیان سے ہوتا ہے - اور پرماتما کے ست رُوپ پنا کا کامل یقین کر لینے سے وہی باقی رہ جاتا ہے - جگت کے بھُول جانے سے اس باقی رہنے والے رُوپ (برہم) کا گیان نہیں ہوتا - اگر بھُولنا ہی سب کچھ ہے تو پھر جیون مکتی کو کیا کہوگے اور کیا کروگے - ہاں ودیہہ مکتی میں بیشک جگت کا مکمل ابھاو ہو جاتا ہے +

اعتراض - کیا وچار سے آپ کا یہ مطلب ہے - کہ آخر وقت تک وچار ہوتا رہے؟

بھو بھاؤ پربت وغیرہ جڑ۔ یہ سب چداماسی برہم میں استھت پرتیت ہونے لگتے ہیں جیسے کپڑے میں لکھے ہوئے جو انسان وغیرہ ہیں سو بستر ابھاس آدھار بھوت بستر کے طرح کلپت کئے جاتے ہیں ویسے ہی اس برہم پر آتما برہما وغیرہ پرانی۔ مختلف جیو جنتو تشبیہ۔ حیوان چرند۔ پرند شریر دھاری اس میں کلپت اور ملنے ہوئے ہیں۔ یہ سب بھن بھن ہیں۔ مگر برہم میں بھنتا کا نام بھی نہیں۔ چتر الگ ہیں مگر بستر میں کون سی علیحدگی ہے۔ یہی بھن بھن بھاستے ہوئے جو جنت جنم مرن کو پراپت ہوتے ہیں جیسے پرماتما میں جنم مرن کیسا!

بھرم۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ نروکار پرماتما ہی جنم مرن کو پراپت ہوتا ہے وہ بھرم میں پڑے ہیں۔ ان کو پرماتما کی سمجھ ہی نہیں ہے۔ بستر کی تصویریں بستر کے آدھار پر رہتی ہوئی رنگ برنگی اور بدرنگی کو زندگی میں آتی رہتی ہیں۔ اسی طرح جنم مرن صرف سنسار چداابھاس ہی میں ہے۔ اگیانی اس کو ناحق برہم میں کلپت کرتے ہیں۔ یہ کلپت سنسار جو برہم میں مان لیا گیا ہے برہم گیان سے دور ہوتا ہے۔ پرماتما میں سنسار کی کلپنا بھرم ہے۔ اور اسی بھرم کے دوسرے نام اودیا اور اگیان ہیں۔ اگیان کی نورتی گیان ہی سے ہوتی ہے۔

گیان وچار۔ پرماتما کوٹستھ کی طرح اسنگ ہے۔ کوٹستھ کہتے ہیں نہائی کو جس پر لوہار لوہے کو گھڑتے اور پیٹتے ہیں۔ یہ آدھار ماتر ہے۔ اسی طرح پرماتما بھی صرف آدھار اور ادھشٹان ہے۔ اس میں راگ اور دویش نہیں ہے۔ اس طرح کی درشٹی کو بودھ۔ اور برہم ودیا کہتے ہیں۔ یہ برہم ودیا وچار سے پراپت ہوتی ہے۔ اس لئے ویدانت کا حکم یہ ہے۔ کہ ممکشو جیو۔ جگت اور برہم کا وچار کیا کرے۔

چھٹا پرکرن چترديپ

پہلا پرچھید

چتر

مقابلہ - کپڑے میں چار حالتیں ہیں - اور وہی حالتیں پرماتما برہم میں بھی ہیں - کپڑے کی چار حالتیں یہ ہیں - اوّل دھوت - دوسری گھٹت - تیسری لانچھت چوتھی رنجت - پرماتما کی چار حالتیں یہ ہیں - اوّل چِت - دوسری انترجامی - تیسری سوتراتما - چوتھی ورات ✦

چاروں اوستھائیں - (۱) - کپڑا سوبھاؤ سے اصل میں شُدّھ اور پاک ہے اسی شُدّھتائی اور پاکی کا نام دھوت ہے - (۲) - گھٹت نام ہے لیپن اور لیپ کا کپڑے پر لیپ لگا رہتا ہے - (۳) - کپڑے میں سُوکشم و سوکشم آکار ہوتے ہیں - وہ لانچھت ہے - اور جس میں کالے پیلے سُرخ سفید رنگوں کی تصویریں ظاہر کی جاتی ہیں - وہ رنجت ہے - اسی طرح پرماتما کا سروپ اصل میں شُدّھ ہے - مایا کے سمبندھ سے رہت ہونے سے وہ چِت ہے - اور مایا کے سمبندھ سے وہی انترجامی کہلاتا ہے - پھر پنچی کرت مہابھوتوں اور سمشٹی سُوکشم شریروں کے ساتھ وہی برہم چداتما کا نام سوتراتما ہو جاتا ہے - اور کپڑوں کے سُوت سُوت آکار کی طرح اس میں بھی بھید پرتیت ہوتا ہے - اور استھول پرپنچ کے میل سے وہی برہم پرماتما ورات روپ والا سمجھا جاتا ہے - اور جیسے کسی تصویر کے پٹ میں دیوتا - آدمی - گائے - گھوڑے وغیرہ کی مورتیں لکھی رہتی ہیں - ویسے ہی پرماتما سے لیکر تمام پران دھاری - اور

(اجزا والے) بھید سے آزاد رہ کر قایم ہے۔ اور ایک رس ہے۔ یہہ تت شبد کا ارتھ ہے۔ گو روپدیش سے پہلے جگیاسو کو جتاتے ہیں۔ کہ تیرا سروپ جاگرت سوپن۔ اور سوشپتی تینوں اوستھاؤں کا پرکاش کرنیوالا ہے۔ مگر ان تینوں سے بالکل جدا ہے۔ اور یہہ برہمہ جگت کی اُتپتی۔ استھتی اور پرلے سے ہمیشہ رہت اور ایک رس ہے۔ تو اپنے سروپ کو برہمہ سمجھ۔ جو تو ہے وہی وہ ہے۔ اس برہم میں دوبدھا بھید نام کے لئے بھی نہیں ہے ؎

چوتھا مہاواکیہ۔ چوتھا مہاواکیہ۔ ایم۔ آتما۔ برہمہ ہے۔ یہہ اتھروید کے مانڈوکیہ اپنشد میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہہ ہے۔ یہہ آتما برہمہ ہے۔ یہہ شبد سُوپرکاش ہونے سے پرتیکش ہے۔ اہنکار سے لے کر دیہہ وغیرہ تک یہہ سب کا ساکشی۔ ان سے مخالف۔ اور آکاش وغیرہ سب کا آدھار اور ادہشٹان ہے۔ جب جگت نہیں رہتا۔ تو یہی باقی رہتا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے۔ کہ بدھی سے لیکر اندر جو ساکشی پرکاشمان ہے۔ وہی ساکشی اپروکش۔ (پرتیکش) بھاو سے تمام کاینات جگت کا ادہشٹان ہے۔ اور جگت کے لئے اور ابھاو ہو جانے پر وہی رہ جاتا ہے ؎

نوٹ۔ ختم ہوا پنچدشی کا پانچواں مہاواکیہ بویک پرکرن۔ جس میں آٹھ شلوک ہیں۔ اور ہم نے ایک پرچھید اور چار پیراگرافوں میں اس کو بیان کیا ہے ؎

ایتریہ اپنشد میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہہ ہے کہ جس چیتن سے شبد سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندھ وغیرہ وشیوں (بھوگ) کو کان۔ چرم۔ آنکھ۔ زبان اور ناک کے ذریعہ سے جانا جاتا ہے۔ اور جس چیتن سے انیک پرکار کے شبدوں کا کتھن اور تمام بیوہار گرہن۔ تیاگ۔ گمن وغیرہ کا بیوپار کیا جاتا ہے۔ اور جس چیتن سے انتہکرن کی ورتیوں کے سنکلپ وکلپ نشچے وغیرہ کا بیاپار ہوتا ہے۔ اس چیتن کو برہم وِدیا پرگیان کہتے ہیں۔ وہی چیتن برہم کا روپ دھارن کرکے استھت ہوا۔ وہی منشیہ روپ بنا۔ وہی گھوڑوں وغیرہ میں پرگٹ ہوا۔ وہی پانچ بھوت کارن اور پانچ بھوتوں کا کارج ہے۔ وہ ایک روپ چیتن ہے اور وہی سب میں ہے۔ اس نظر سے وہی چیتن برہم مجھ میں بھی ہے +

دوسرا مہاواکیہ۔ دوسرا مہاواکیہ "اہم برہم آسمی" یجروید کے برہدارنیک اپنشد کا ہے۔ اس کا مطلب یہہ ہے۔ جو پرماتما محیط کل۔ کمل۔ دیش۔ کال اور وستو کی حدبست سے آزاد ہے وہی پرماتما برہم۔ برہم ودیا کے ادھکاری شم دم وغیرہ کئے ہوئے سادھن سمپن جگیاسو کے شریر میں ستھت (قائم) ہے اور من بدھی وغیرہ کے ساکشی (دیکھنے والے) کے وکار کو نہ پراپت ہو کر پرکاشتا ہے۔ وہ میں ہی ہوں۔ میں برہم ہوں (اہم برہم آسمی) اس واکیہ سے جیو برہم کی ایکتا سِدھ ہوتی ہے۔ اور اسی واکیہ (اہم برہم آسمی) سے ایک ہی ارتھ یعنی وحدت کی مراد پرگٹ ہوتی ہے +

تیسرا مہاواکیہ۔ تیسرا مہاواکیہ "تت۔ توم۔ اسی" ہے یہہ سام وید کے چھاندوگ اپنشد میں آیا ہے۔ "تت" وہ "توم" تو "اسی" ہے۔ وہ تو ہے یہہ اس کا حقیقی ترجمہ ہے۔ مطلب یہہ ہے۔ جگت کی اتپتی سے پہلے ادوتیہ برہم تھا۔ اور وہ برہم اب بھی سجاتی (ہمجنسیت) وجاتی (غیر ہمجنسیت) اور سوگت

سوال - سچت سے ورتیاں اگر دُور بھی ہو جائیں تو پراربدھ کرموں کے وکشیپ (چنچلتا) کا اُبھار کیسے ہوگا؟

جواب - ابھیاس کے دِرڑھ کرتے رہنے سے اس کا ابھاو ہوگا - اور جیاں بھی وکشیپ سے نجات مل جائے گی - ایسے برہم گیانی کو برہم وِتا (برہم کا جاننے والا) نہیں کہتے - وہ آپ برہم سروپ ہے - ویدانت کے جاننے والے ایشوروں کے خیال کے موافق شیوجی مہاراج وششٹ جی کو اس طرح سمجھاتے ہیں - "اے برہمن! جو پرش کچھ برہم کو جانتا ہے - اور اپنے آپ کو بھی برہم جانتا ہے - ان دونوں بھاونوں کو چھوڑ کر اُوپر چیتن ماتر روپ ہو کر ستھت ہوتا ہے - وہ برہم گیانی نہیں کہلاتا - بلکہ خود برہم روپ ہے" تم بھی جیو دویت اور ایشور دویت کو چھوڑ کر جیون مکتی کے پد کو پراپت کرو - یہی سنسار کے روگ کی دوا ہے ◆

نوٹ - ختم ہوا پنچدشی کا چوتھا دویت پرکرن جس میں ۶۹ شلوک ہیں - اور ہم نے تین پرچھید اور ۲۷ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے ◆

پانچواں پرکرن مہاواکیہ وویک

پہلا پرچھید

چار مہاواکیہ

۱ **پہلا مہاواکیہ** - موکش کے لیے مُمکشُو کے اصلی سادھن جیو برہم کی ایکتا کی تشریح مہاواکیوں کا اب بیان کیا جاتا ہے - پہلا مہاواکیہ پرگیانم برہم ہے - یہ رگ وید کے

اعتراض - کام کرودھ چھوڑ دیا۔ منوراجیہ (من کی نظر) سے تو کوئی دوش نہیں ہوتا۔ پھر منوراجیہ کو کیوں چھوڑا جائے؟

جواب - منوراجیہ ہی تو انرتھ کا مول کارن ہے۔ من کے ترنگ میں بہنے سے پرمارتھ کا ناش ہو جاتا ہے۔ گیتا کے دوسرے ادھیائے میں بھگوان شری کرشن جی اس طرح ارجن کو سمجھاتے ہیں۔ "منوراجیہ کرنے والا پرش راگ کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ راگ سے کامنا۔ اور کامنا سے وگھن اُتپن ہوتے ہیں۔ وگھن سے کرودھ آتا ہے۔" اس وجہ سے منوراجیہ سب انرتھوں کو پیدا کر لیتا ہے۔ اس منوراجیہ کو نروکلپ سمادھی سے دور کیا جاتا ہے۔ اور نروکلپ سمادھی سوکلپ سمادھی کے آہستہ آہستہ کرنے سے سدھ ہوتی ہے۔

اعتراض - یہ سمادھی اشٹانگ یوگ کے ابھیاس سے ہوتی ہے۔ جو لوگ کا سادھن نہیں کرنا چاہتے وہ منوراجیہ پر کیسے غالب آئیں؟

جواب - گیانی کام کرودھ سے بچکر ایکانت میں بیٹھے۔ اوم پرنو کا دیرگھ اچارن کرے۔ دیرگھ پرنو کا اچارن ماترا ہے۔ دو واپش ماترا کے ساتھ کیا جائے۔ اس سے منوراجیہ جیتا جا سکیگا۔ اور پورے توں کا نرودھ کرنے والا پرش گھٹ کی طرح ستھر چت والا ہو جائے گا۔ بسشٹ جی نے شری رامچندر جی کو کئی طرح سے یہ سادھن سمجھایا ہے "اے رام! یہ جو نظر آنے والا جگت ہے سو کبھی پیدا نہیں ہوا۔ بانجھ کے لڑکے کی طرح اس کو جان کر جس سے جب اس جگت کی ستا کا بھیں دور ہوگا تب نروان کے پرم پد کی پراپتی ہوگی۔ اے رام! میں نے بہت سے گرنتھ شاستروں کا وچار کیا ہے اور برہما وغیرہ گوروؤں کی خدمت میں رہ کر بسا گروؤں کو اپدیش بھی کیا ہے۔ اس سے یہ یقین ہو گیا ہے کہ باسنا کے تیاگ کرنے سے بغیر من کے نہ ہوتے آتم پد کی پراپتی نہیں ہوتی"

اِندریوں کے دمن کے بغیر سُکھ کی پراپتی نہیں ہوتی" چوتھی شرتی یوں کہتی ہے "ایک آتما کو جانو۔ انیہ بانی کو چھوڑ دو۔ ایک آتما کے گیان ہی سے موکش پراپت ہوتا ہے۔ زور سے بہنے والی ندی کے پُل پر سے گذر جاؤ۔ پُل کو نہ پکڑ رکھو" پانچویں شرتی کا اُپدیش ہے "بانی کو من میں لے کرو۔ من کو بُدھی میں۔ بُدھی کو ساتوِک اہنکار میں۔ اور ساتوِک اہنکار کو شانت آتما میں لے کرو" اسی طرح ایک دو نہیں۔ بلکہ بہت سی شرتیاں شاستروں کے تیاگ کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ شاستریہ دویت دو قسم کا ہے۔ ایک تیبر (زبردست اور زوردار) دوسرا مند (کمزور اور دھیمے زور والا) کام کرودھ وغیرہ زبردست شاستری دویت ہیں۔ اور منو راجیہ یعنی من کی کلپنا مند اشاستری دویت ہے۔ اشاستری دویت کو پہلے چھوڑو۔ پھر تتو گیان کو پاکر شاستری دویت کو بھی چھوڑ دو۔ یہی جیون مکت دشا ہے +

اعتراض۔ مطلب تو جنم مرن روپی سنسار کے دُکھوں سے نجات پانا ہے برہم گیان مل جائے۔ جیون مکت دشا ملے۔ خواہ نہ ملے۔ اُس سے واسطہ ہی کیا ہے ؟

جواب۔ اس لوک کے بھوگ وغیرہ کے چھوٹنے کے خوف سے تم اگر جیون مکتی پراپت کرنے کی خواہش سے کام کرودھ وغیرہ کا تیاگ نہ کروگے تب سورگ اور برہم لوک کے سکھوں کو سُن کر اُن کی چاہ نہیں مٹے گی۔ اور جنم مرن بنا رہیگا۔ اس لئے جیون مکت دشا یعنی اسی زندگی میں مکتی کا پراپت کرلو۔ تب مرنے پر ودیہہ مکتی (یعنی بغیر شریر والی مکتی) ملیگی۔ بغیر اس کے وہ ہاتھ نہ آئے گی +

اعتراض۔ مجھ کو سورگ اور برہم لوک کے سکھوں کی خواہش نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ناشمان (فانی) اور اتی شے دوش والے (بہت ناقص) ہیں +

جواب۔ جب سورگ وغیرہ سب دوش والے ہی ہیں تب سکھوں کے نِش

یہہ جگت جھوٹ کیوں نہ بنا رہیگا - اور جنم مرن کا دُکھ دُور نہ ہوگا - اس لئے برہمگیان کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے - شرتیاں بھی ایسی ہی کہتی ہیں - ایک شرتی یوں کہتی ہے "سُوپرکاش پرماتم دیو کے جان لینے سے اودیا سے لیکر اُس کے تمام کاریہ کے دُکھوں کی نورتی ہوجاتی ہے"۔ دوسری شرتی یہہ ہے "شیو پرماتما کے جان لینے سے اینت شانتی پراپت ہوتی ہے"۔ تیسری شرتی یہہ ہے "اگر کوئی شخص مرگ چھالے کی طرح آکاش کو لپیٹ کر سمیٹ بھی لے - مگر برہم کے جانتے کے بغیر دُکھ کی نورتی کبھی نہ ہوگی"۔ یہہ ویدانت کا ڈھنڈورا ہے - اور وہ اُوپر کے وِچاریک کے وچار سے برہمگیان کی پراپتی کراتا ہے ✚

اعتراض - جب تک باہر کے دویت کا وِکشیپ نہ ہوگا - تب تک ادویت برہم کا گیان کیسے ہوگا - اِس لئے پہلے باہر کے دویت کی نورتی کرنی چاہئے ✚

جواب - مطلب تو سروپ ذات - اور اصلیت کے سمجھ لینے سے ہے - باہر کا دویت دُور ہو خواہ نہ دُور ہو - جب یہہ ذہن نشین ہو گیا کہ وہ متھیا ہے تو اس کے صرف اتنے ہی جان لینے سے ادویت برہم کے گیان کی پراپتی ہوتی ہے - باہری دویت کا دُور کرنا بے سود ہے - اُس کو لاکھ دُور کرو - اِس ترکیب سے برہمگیان کبھی نہ ملے گا ✚

اعتراض ۱۹ - جیسے رات کی موجودگی میں سورج کی روشنی مشکل ہے ویسے ہی دویت گیان کے ہوتے ہوئے ادویت برہم کا گیان غیر ممکن ہے ✚

جواب - ایشور کا رچا ہوا دویت جگت کسی حالت میں بھی برہمگیان کا برودھی نہیں ہے - جب یہہ جان لیا گیا کہ یہہ ایشور کا رچا ہوا جگت بھی متھیا ہی ہے تب برہمگیان ہوگیا - اور ایشور کے رچے ہوئے کو تیو شاستر وغیرہ دویت برہمگیان کے سہایک اور مددگار رہ گئے - برہمگیان کے بغیر جیوں کا گیان اور اُدھار کبھی

ہوتے ہیں۔ ویسے ہی ایشور کے رچے ہوئے شریر ہی کے آدھار پر تو جیو نانا قسم کی واسنا کی سرشٹی بنانا ہے ۔

اعتراض۔ جب جیو کے کلپنا سے جیو کے رچے ہوئے جگت کا سلسلہ چل نکلا تو ایک سلسلہ دوسرے کا اُدھشٹان بنا گیا۔ اس سے ایشور کا جگت نرے سُود اور فضول ہی ہوا ۔

جواب۔ بہت خوب! آپ فضول ہونے دو ۔

اعتراض۔ جب ایشور کا جگت کے سُود اور فضول ثابت ہوا۔ تو پھر آپکے اور گیان وادی کے مت میں کیا فرق رہ گیا ؟

جواب۔ وگیان وادی تو یہ کہتا ہے کہ باہر کوئی پدارتھ نہیں ہے۔ جو کچھ ہے وہ اندر ہی اندر ہے۔ مگر ہم باہری پدارتھ کا ابھاو نہیں مانتے۔ یہ ہمارے اور وگیان وادی کے مت میں بہت بڑا فرق ہے ۔

اعتراض۔ جب ایشور کا رچا ہوا جگت سکھ دکھ کا کارن نہیں ہوا۔ تو وہ فضول ہی ٹھہرا۔ پھر اس کے رہنے نہ رہنے۔ اور ماننے نہ ماننے سے فائدہ کیا ہوا ؟

جواب۔ پرمان (حوالہ سند) وستو کی سِدّھی کے کارن ہوتے ہیں۔ پرمان نشپھلتا اور سپھلتا کے کارن نہیں ہوتے۔ سارے شاستر ایسا ہی مانتے ہیں ۔

تیسرا حصہ

برہم گیان

اعتراض۔ جس وقت تک یوگ ابھیاس یا گیان قائم رہیگا اُس وقت تک جگت کا ابھاو ثابت ہوگا۔ اور جب ابھیاس سے اُتھان (اُٹھائی) ہوگا۔ تو پھر

یہہ دونوں ہی کیوں نہ بندھن کے کارن مانے جائیں +

جواب ۔ حالت خواب میں ایشور سرشٹی کا ابھاو نظر آتا ہے۔ کیونکہ یہ سارا باہر کا پسارا گوپ ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں جیو کو سُکھ دُکھ ہوتا ہے۔ وہ سُکھ دُکھ جیو کا اپنا ہی رچا ہوا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ جیو کو جیو دویت ہی کی وجہ سے دُکھ سُکھ ہوتا ہے۔ سمادھی سُوشپتی اور مُورچھا (غشی و بیہوشی) میں ایشور دویت تو بنا رہتا ہے سنکلپ کی وجہ سے جیو کو دُکھ سُکھ نہیں ہوتا کیونکہ وہاں جیو دویت کا بالکل ہی ابھاو ہے۔ اس لئے انوئے ویتریک کی نظر سے جیو ہی کا دویت (دوبنا) سُکھ دُکھ کا کارن ہے۔ مثال سُنو۔ کسی شخص کا لڑکا پردیس گیا ہوا ہے۔ اور وہاں سُکھی ہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص اُس کے باپ کو جھوٹ موٹ کہہ دے۔ کہ تیرا پردیس میں گیا ہوا لڑکا مر گیا۔ تو اُس کو مہا دُکھ ہوگا۔ اب سوچو۔ ایشور کے رچے ہوئے پُتر کی موت نہیں ہوئی۔ جھوٹے سنکلپ سے جھوٹے لڑکے کے مرنے کی جھوٹی ہی خبر دی گئی۔ اُس کا نتیجہ دُکھ ہوا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ ایشور کا جگت نہیں بلکہ جیو کا جگت بندھن کا باعث ہے +

اعتراض ۔ جب آپ نے جیو کے منومے جگت کو اس طرح سِدّھ کیا۔ تو ایشور کے رچے ہوئے جگت کا نِشیدھ (تردید و بطلان) ہو گیا۔ یہ وگیان واد ہے۔ اور اس سے ایک حالت کے پیدا ہوتے ہی دوسرے کا ابھاو مان لیا گیا +

جواب ۔ جیو کے من کے رچے ہوئے جگت کے مان لینے سے بھی ایشور کے رچے ہوئے جگت کا ابھاو کیسے ہوا۔ وہ تو اَدھشٹان اور آدھار رُوپ سے برابر قایم ہے۔ اس۔ جیسے اس کو وگیان واد کبھی نہ سمجھو۔ سیپ میں چاندی کا بھرم ہوا۔ سیپ اَدھشٹان ہے۔ اور اسی کے آدھار پر من میں سیپ کا بھرم
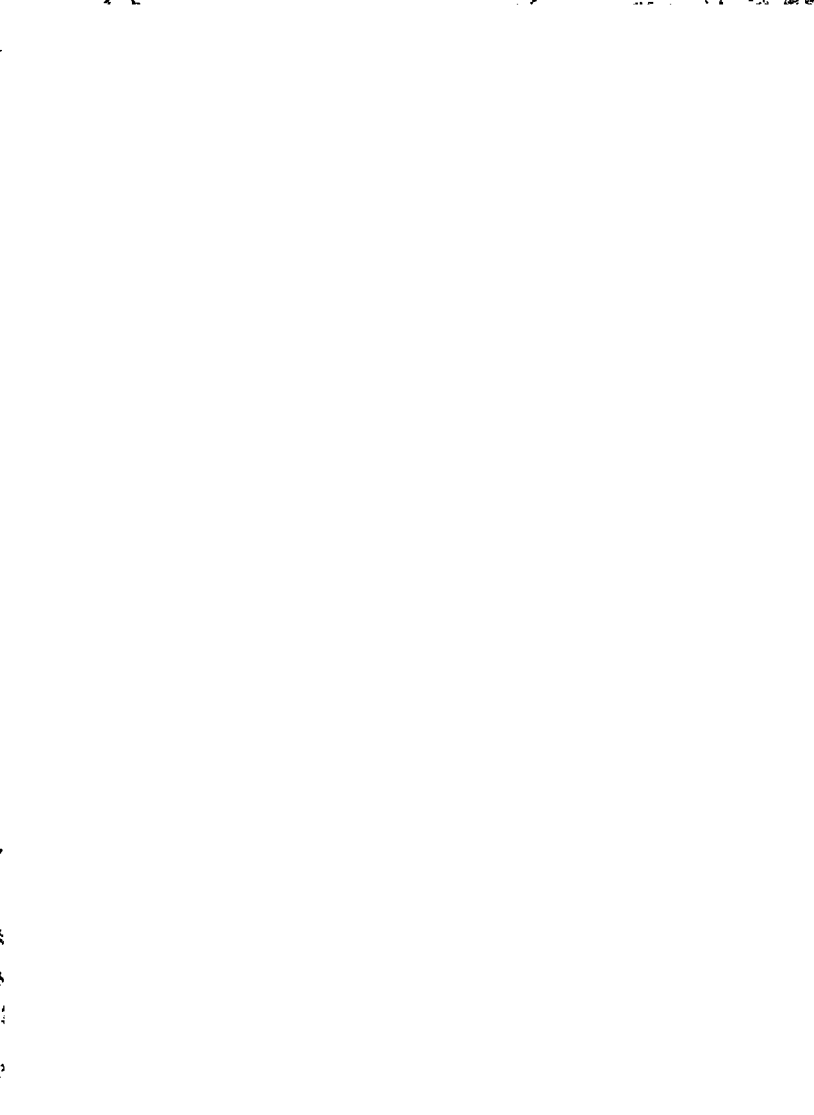
آنکھوں کو ایک جیسا پرتیت ہوا کرتا ہے۔ مگر ماتا وشے صرف پیتر کو دکھائی دیتا ہے۔ اور کسی کو نہیں۔ ماتا گھڑا مٹی ہی کا بنا ہوتا ہے۔ مگر آنکھ اُس کو مٹی کی نظر سے نہیں دیکھتی بلکہ گھڑا کی درشٹی سے دیکھتی ہے اسی طرح گوشت اور پوست کی بنی ہوئی استری لیے پیتر کو ماتا نظر آتی ہے۔ اور یہ ساکشی بھاس رہتے۔ اور جو پیتر یہ کہتا ہے۔ کہ میں ماتا کو آنکھ ہی سے دیکھتا ہوں۔ یہ بیتر کی پرتیت بھرم روپ ہے۔ کیونکہ ماتا وشے روپ آنکھوں کو نہیں نظر آتی۔ جیسے آنکھ چاندی روپ کو ادھشٹان سیپ میں دیکھتی ہے ویسے ہی ماتا ساکشی کر کے دکھائی دیتی ہے۔ استری کو تو ایشور ہی نے رچا ہے۔ مگر استری میں ماتا وشے اور ماتا روپ کا رچنے والا اُس کا پیتر ہی ہے۔ اسی طرح چاچی۔ تائی۔ موسی وغیرہ کے بھاؤ کو سمجھو۔ یہ بحث اُپدیش سہسری نامی کتاب میں آئی ہے جیسے سانچے میں تانبا ڈھالا جائے تو سانچے کا روپ ہو جائے گا۔ تانبے کو گنیش کے سانچے میں ڈھال دو۔ وہ گنیش روپ ہو گیا۔ کیونکہ تانبے نے اسی کے آکار کو قبول کر لیا ہے۔ اس تانبے کو وشنو کی مورتی والے سانچے میں ڈھالکر پھر بھی مورتی کا آکار والا بھی بنا سکتے ہو۔ یوں ہی روپ وغیرہ کے آکار کا بنا ہوا چت اُنہی آکار کو پراپت کر لیتا ہے ۔

اعتراض تانبا ساکار پدارتھ ہے وہ جاہے آگ سے گلائے جانے اور سانچے میں ڈھالے جانے پر سانچے کے آکار کا ہو جائے مگر بدھی تو نراکار ہے وہ کیسے روپ اور شکل کے آکار کی بنے گی ؟

جواب جیسے سورج کا پرکاش کرنے والا نراکار سورج کا پرکاش گھڑے وغیرہ میں ترکر گھڑا آکار دکھائی دیتا ہے ویسے ہی تمام پدارتھوں کی پرکاشنے والی نراکار بدھی بھی پدارتھوں کے آکار کی ہو جاتی ہے۔ وارتک کار سریشورا چاریہ جی نے بھی یہی کہا ہے ادھشٹان کو سمجھ جیت بہت اننت کرن میں چدابھاس روپ چدابھاس رہت

گیان کا وشے ماتا ہے۔ اور بچا بچے کے گیان کا وشے موسی کی گیان ہے۔ یہ ماتا کا گیان ماں اور بیٹے کا رچا ہوا ہے۔ وہ بچا بچے اور موسی کے گیان سے بھن ہے۔ مختلف ادھیوں کا وشے مختلف ہے۔ جیسا کسی استری کو بہو کہتا ہے۔ یہ گیان بہو اور شبھ کا رچا ہوا کہا جائیگا وعلیٰ ہذا القیاس ⁂

اعتراض - بھرم - سوپن - منوراجیہ (خیالی کے ملقہ میں) اور سمرتی - ان چاروں استھانوں میں من کے رچے ہوئے پدارتھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ باہری پدارتھ کا ابھاو ہے۔ اور جاگرت کی حالت میں جو پدارتھ پرتیت ہوتے ہیں وہ پرمان (اندریوں کے علم) کے ساتھ پرتیت ہوتے ہیں۔ پھر اُن کو آپ من کا رچا ہوا کیسے کہتے ہو۔ پس جاگرت میں جو پرتیکش پرمان (ظاہری طور پر اندریوں کے علم کے موافق) ماتا - موسی بہو اوغیرہ کا گیان ہوتا ہے وہ جیو کا رچا ہوا تو نہ ہوا ⁂

جواب - پرمان استھان میں (اندریوں کے علم کے استھان میں) جو وشے کی ستا ہوتی ہے۔ اُس کی نسبت تمہارا یہ خیال صحیح ہے ⁂

اعتراض - جب پرمان استھان میں (اندریوں کے علم کے استھان میں) وشے کی ستا کو تسلیم کرتے ہو۔ تو پرمان (اندریوں کے علم) وشے (سامان) کو من کا رچا ہوا کیسے مانتے ہو؟

جواب - جب پرمان (اندریوں کا علم) کا وشے کے ساتھ سمبندھ ہوتا ہے تب پرمان وشے آکار یعنی اُسی روپ کا بن جاتا ہے۔ اس وجہ سے جب جیسے کہ نگاہ کسی ماتا کے ساتھ تعلق پیدا کرتی ہے۔ تب ماتا کے آکار کی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ماتا روپ وشے کو ماننا پڑتا ہے۔ یہ ماتا روپ وشے ایشوری کا رچا ہوا ہے۔ اور ساکشی روپ سے پرکاشتا ہے۔ آنکھوں کو نہیں بھاتا۔ اگر آنکھوں کو بھاتا تو سب کے سب ایک ہی استری کو ماتا پرتیت کرتے۔ کیونکہ خون گوشت اور ہڈی کا بنا ہوا تو تمام اسی کی

کہ خاص درشٹی سے اُس میں بھید بدھی مان لی جائے۔ جیسے کسی کو لعل پانے سے خوشی اور کسی کو دُکھ اور کسی کو اُداسینتا (بے تعلقی) ہوتی ہے۔ یہ تین طرح کے بھوگ ہیں۔ اور جیوں نے اپنی اپنی کلپناؤں سے اُن کو تین طرح کا بنا لیا ہے۔ اس طرح بنا لینے ہی کو جیو کا بنانا کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس لعل کو ایشور ہی کا بنایا ہو کہو تو اگر وہ سُکھ کا باعث ہوتا۔ تو سب کو سُکھ دیتا۔ دُکھ کا باعث ہوتا تو سب ہی اُس کو پاکر دکھی ہوتے۔ اور اگر اُس میں اُداسینتا کا خواص ہوتا۔ تو سب پر اُداسی چھا جاتی۔ اس جیو کے کلپنا کو جیو کی رچنا کہا جاتا ہے۔ اور جیسی جیسی جیو کی درشٹی ہے ویسی ویسی وہ دیکھتا۔ اور اُسی طرح کا بنا یا کرتا ہے۔ ایشور نے ایک ستری رچی۔ پُرش اُس کو جورو۔ بیٹا اُس کو ماں۔ نند اُس کو بھاوج۔ ساس اُس کو بہو۔ نندوئی اُس کو سرہج سمجھتا ہے۔ وہ کسی کی سالی۔ کسی کی ساس۔ کسی کی دیورانی اور کسی کی جیٹھانی وغیرہ بھی ہے۔ ایسی کلپنا کو جیو سرشٹی کہا جاتا ہے +

اعتراض۔ ستری میں ماتا۔ تائی۔ چاچی وغیرہ کا گیان ہی بھن بھن ہے۔ گیانوں کا مقصد جو ستری ہے اُس میں تو کوئی بھید نہیں ہے۔ آپ کیسے اُس میں بھید مانتے ہو؟

جواب۔ گیان کا بھید گے (یعنی جانی ہوئی شے) کے آدھار پر ہوتا ہے۔ گھٹ کا گیان پٹ کے گیان سے اس وجہ سے مختلف ہے کہ گھٹ اور پٹ میں بھید ہے۔ گھٹ کے گیان کا تعلق گھٹ سے ہے۔ اور پٹ کے گیان کا تعلق پٹ سے ہے۔ مگر گھٹ پٹ کا گیان جب آدمی کو بچار رکھ ہوتا ہے۔ ویسا بھیڑ بکری وغیرہ کو نہیں ہے۔ ایشور کے رچے ہوئے ستری میں استری کے شریر میں بیٹے کو ماتا کا بھتیجے کو چاچی تائی کا بھانجے کو موسی کا گیان منشیہ کی درشٹی سے بچار رکھ ہی ہے۔ کیونکہ بیوہار میں اُن سے کوئی خرابی نہیں ہے۔ اس ایشور کی رچی ہوئی ستری کے شریر میں پُتر کے

وراثت - متوسنت سیہ - گائے - گدھے - گھوڑے - بکری - جیٹر - چیونٹیاں - وغیرہ سی
پرش لکشن والے سب بید وا اسی اتر باکرت برہم سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی طرح شرتیاں
ایشور کو جگت کا کارن بتاتی ہیں - اور ایشور کا جیو روپ سے شریروں میں داخل ہونیکا
تذکرہ سناتی ہیں - جیو روپ نروکار برہم سے بھن ہے - کیونکہ یہ وکاری ہے اور تبدیلی
پذیر ہے اسی میں اتنے بھید - پران - شریر اور جیونا ہیں - جیو کیلئے جو اس میں تین
طاقتوں کی آمیزش ہے - (۱) - آدھار - یعنی جس پر لوا گوٹا جاتا ہے یہی ادھشٹان
کوٹستھ چیتن ہے (۲) - لنگ یا سوکشم شریر (۳) - لنگ شریر میں چیتن کا پرتی بمب
(عکس) ہے +

دوسرا چھید

ایشور اور جیو کی ہستیاں

اعتراض - اگر ایشور ہی جیو روپتا کو پراپت ہو کر لنگ شریر میں داخل ہوا ہے
تو جیو کو دکھ اور اگیان نہ ہونا چاہئے - کیونکہ ایشور میں نہ دکھ ہے نہ اگیان ہے +

جواب - ایشور کی مایا شکتی میں جیسے جگت کے پیدا کرنے کی شکتی ہے ویسے
ہی اس میں موہ شکتی بھی ہے - جو جیو کو موہ میں پھنسا رکھتی ہے - اور وہ اپنے چیتن اور
آنند روپ کو بھول کر اسمرتھ اگیانی بن جاتا ہے - اور وہ اشٹ کو چھوڑ کر انشٹ اور
ایشورتا کو چھوڑ کر نریشورتا کو پراپت ہوتا ہے - اور دکھ سکھ میں مبتلا رہتا ہے +
شرتی کہتی ہے "شریر تو ایک جیسا ہے - دو پرندے اس پر بیٹھے ہوئے ہیں - ایک تو
ترا گرا بھمانی یعنی اپنے روپ کو جانتا ہوا ہے، ایشور ہے ۔ اور دوسرا اپنے روپ کو بھول کر سکھ کی
خواہش میں دکھ کے دور کرنے کی تدبیر سوچتا رہتا ہے - یہی جیو ہے - ایشور تو
ادھشٹان چیتن کا ابھمانی ہے - اور جیو دیہ ابھمانی ہے یہ ان میں فرق ہے" - اس

سے برہمہ ہی جیو روپتا کو پراپت ہوا پرتیت ہو رہا ہے ✤

اعتراض — ایک ہی وقت میں برہما اپنی برہمہ روپتا کا تیاگ نہ کرتا ہوا کیسے جیو روپتا اور ایشور روپتا کو پراپت ہوا — اور ایک ہی وستو میں ایک ہی کال میں دو مخالف بھید کیسے پرگٹ ہو گئے؟

جواب — ایک ہی آدمی ایک ہی وقت میں کسی کا بیٹا کسی کا باپ اور کسی کا بھائی بنا ہوا پرتیت ہوتا ہے — باپ کی نگاہ میں وہ بیٹا — بیٹے کی نگاہ میں باپ اور بھائی کی نگاہ میں بھائی ہے — اور دادا کی نظر میں پوتا ہے — یہ مخالف دھرم تم ایک ہی وقت میں انسان میں بھی دیکھتے ہو — اصل میں یہ سب بھید متھیا اور اسَت ہیں — اسی طرح مایا کے پرپنچ میں ایشور اور جیو کا بھید بھی اسَت اور متھیا ہی ہے — یہ صرف مایا کی کلپنا سے ہے — ورنہ برہمہ میں نہ کہیں بھید ہے نہ بندش ہے — جو پرش اس طرح برہمہ کو جانتا ہے وہ برہمہ روپ ہو جاتا ہے — اور جنم مرن سے نجات پاتا ہے

نوٹ — پنچدشی کا تیسرا پنچ کوش ببویک پرکرن ختم ہوا جس میں ۴۳ شلوک ہیں — ہم نے اس کو پانچ پرچھید اور ۲۳ پیراگرافوں میں بیان کر دیا ہے ✤

چوتھا پرکرن دویت ببویک

پہلا پرچھید

دویت جگت

مضمون — ایشور اور جیو کے رچے ہوئے دویت کے ببویک کرنے سے اُن کا تیاگ

گھٹ کا پٹ سے انت ہے کیونکہ ایک دیش میں گھٹ اور دوسرے دیش میں پٹ ہے۔ برہم ہر جگہ ہے۔ اس لئے وہ محدودیت اور قید و بند کی حالت سے آزاد ہے وہ حیات کے روپ میں اپنی ستا کے ذریعہ قایم ہے۔ اسی طرح کال یعنی وقت کے لحاظ سے بھی وہ پرے ہے۔ دیش کال اور وستو صرف مایا میں کلپت ہیں۔ یہ برہم میں نہیں ہیں۔

اعتراض۔ مایا کے جو جگت کے کلپنا میں چاہے برہم کا انت نہ ہو۔ مگر چیتن درشٹی سے تو اس کا انت ہے۔ جیو اور ایشور چیتن ہیں۔ ان کی تو مایا نے کلپنا نہیں کی۔ اس لئے جب جیو اور ایشور کا بھید مانا گیا۔ تو برہم کا انت تو ہو گیا۔ جہاں جس دیش میں جیو چیتن رہیگا وہاں وہاں ایشور چیتن نہ رہیگا۔ وعلیٰ ہذالقیاس۔ اس لئے چیتن کا انت یعنی اس کی حد کا خاتمہ تو ہو گیا۔

جواب۔ برہم ستیہ گیان اور اننت ہے۔ اور جو کچھ ہے وہ برہم ہی ہے۔ برہم ہی اپادھی کی وجہ سے ایشور روپتا اور جیو روپتا کو پراپت ہو گیا ہے۔ یہ اپادھی مایا کی کلپی ہوئی ہے۔ اور یہ اپادھی مایا ہی کے تماشے سے ایسے پرتیت ہو رہے ہیں۔ اگر مایا کی اپادھی نہ رہتے۔ تو یہ بھی کٹھن کٹھن نہ تھا سیں جل تو ٹھنڈا ہے۔ مگر آگ کے اثر سے وہ گرم پرتیت ہوتا ہے۔ اسی طرح برہم تو ایک رس وہاپک ہے۔ مایا کی اپادھی سے اس میں جیوپنا اور ایشورپنا کا بھاس ہو رہا ہے۔

اعتراض۔ جیو ستیا کئے ہوئے جو جگت میں نظر آتے ہیں مایا کے سبب سے نہیں ہیں بلکہ یہ چیتن ہی کے دھرم ہیں۔

جواب۔ نہیں۔ مایا شکتی چیتن کے پرتی بنب (عکس) کے اثر سے ہے۔ اسی وجہ سے وہ چیتن کی طرح بھی ہوئی بھاستی ہے۔ اسی مایا شکتی کی وجہ سے برہم میں ایشور اور جیو روپتا کے امتیازی فرق نظر آتے ہیں۔ اور پنچ کوشوں کی اپادھی

تو پھر پوچھا جائیگا۔کہ وہ ساکشی آتما ہے یا اناتما؟ اناتما جڑ ہیں وہ ساکشی نہیں ہو سکتے۔ اور آتما کے نسبت تم کو ہر پہلو سے سمجھا دیا گیا ہے۔ ساکشی چیتن ہی ہوا کرتا ہے۔ اور وہی باقی رہتا ہے۔ اُس کے علاوہ سب فانی ہیں۔ اس سے آتما ست باقی اور ساکشی ہوا۔ اور یہ برہم کا لکشن ہے۔ اس لئے آتما برہم ہے۔

اعتراض۔ پرتیت ویویک اور نرنے کرتے ہوئے سب پدارتھوں کا تیاگ اور بادھ تو ہوگیا۔ اب باقی (شیش) کیا رہا۔ اس لئے کیسے مانا جائے کہ سب کے پیچھے آتما کا سروپ رہ جاتا ہے؟

جواب۔ سب کے ویویک کرکے تیاگنے پر تم کو انبھو ہوا یا نہیں؟ اگر کہو کہ نہیں ہوا۔ تو یہ بات غلط ٹھہرے گی۔ اور تمہارا تیاگ کا کہنا بالکل بے معنی ہوگا۔ اور اگر انبھو ہوا تو انبھو کرنے والے باقی رہ گئے۔ اور یہی انبھو تمہارا سروپ ہے۔ اور تم خود سب کے ساکشی ٹھہرے۔ اور ہم اسی کا نام آتما رکھتے ہیں۔ اب اگر بھید ہے تو صرف نام کا ہے۔ اس وستو کی نسبت تو بھید نہیں ہے۔ اسی سے تو ہم کہتے ہیں۔ کہ چیتن ساکشی آتما کا ابھاو کبھی نہیں ہوتا۔ آتما نہ ستھول ہے نہ سوکشم ہے۔ بلکہ ان جانتوں کا ساکشی ہے۔ اس کا نشیدھ (تردید) نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس آتما کی بابت وید بھی جو نیتی نیتی کہتا ہے وہ بھی سب تیاگ کے قابل ہے۔ ہاں اگر کسی کا تیاگ نہیں کیا جاسکتا۔ تو وہ آتم روپ اور اپنی ذات ہے۔ اس سے آتما کا ست ہونا ثابت ہوگیا۔ اور آتما گیان ہے۔ یہ تم پہلے ہی سے کہتے چلے آتے ہیں۔ آتما آپ انبھو روپ ہے۔ وہ کسی اور کے انبھو کے ماتحت نہیں ہے۔ آتما اننت ہے۔ جس کا کبھی انت (آخر) نہ ہو وہ اننت کہلاتا ہے۔ جس کا کسی انش سے بھی انت (آخر) ہوجائے وہ اننت نہیں ہوتا۔ انت والے تو گھٹ پٹ وغیرہ پدارتھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ محدود ہیں۔ برہم ویاپک ہے۔ اس میں دیش کال اور وستو کسی کی نظر سے بھی محدودیت اور پریچھید نہیں ہے۔ وہ جیتنا ہے ہمیشہ ہے

وستو کے بیچ ہے۔ جو کلیش سے آزاد ہوا اور کلیش میں شرادھ دیتی آتا ہے مکتا ہے۔
اندریوں سے سمپت جو دکھتا ہے۔ اندریاں پرکاش (ظاہر) وستو کو گرہن کرتی ہیں
اپنا آتما اپرکاش (باطن) ہے۔ اپرکاش پرکاش نہیں ہوتا۔ آتما شونیہ بھی نہیں ہے
کیونکہ وہ گیان کا وشے نہیں ہے بلکہ آپ گیان اور اپرکاش ہے۔ اور سوپرکاش
ہے ⁂

پانچواں پرچھید

آتما برہم ہے

۱۵

اعتراض۔ ہم نے مانا کہ آتما سوپرکاش (خود ہی پرکاش روپ) ہے۔ مگر
وہ برہم روپ تو نہیں ہے۔ کیونکہ برہم کا کوئی لکشن نہیں مانا جاتا ⁂

جواب۔ برہم کا لکشن ست چت آنند وید نے بتایا ہے۔ یہ لکشن آتما میں
بھی نظر آتا ہے۔ اس واسطے آتما برہم روپ ہے۔ آتما ست ہے۔ کیونکہ اس کا
ابھاو کبھی بھی نہیں ہوتا۔ اور ست ہونے سے آتما جگت کے ابھاو کا ساکشی ہے
ستھول سوکشم کارن شریر روپ جگت کا ابھاو سشپتی سمادھی اور سمادھی
میں ہوتا ہے۔ یہ سب نہیں رہتے مگر آتما برابر بنا رہتا ہے۔ اس کا ابھاو نہیں
ہوتا۔ اور اگر یہ کہو کہ آتما کا ابھاو ہوتا ہے تو پھر اس کے ساتھ یہ بھی بتاؤ کہ اس
ابھاو کا ساکشی (ناظر) کون ہے؟ اگر کہو ساکشی کوئی بھی نہیں ہے۔ تو پھر ابھاو
سدھ نہیں ہوگا۔ تو اگر یہ کہو کہ بغیر ساکشی کے آتما کا ابھاو ہوتا ہے۔ تو یہ
دعوے بے دلیل ہوگا۔ یہ تو بانجھ کے لڑکے خرگوش کے سینگ۔ اور آکاش کا
پھول والی بات ہو گئی۔ اور اگر یہ کہو کہ آتما کے ابھاو کا ساکشی آتما ہی ہے تو
کوئی شخص اپنی موت کا دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ اس کے سوا اگر یہ کہو کہ کوئی تو ساکشی ہوگا

گھٹ پٹ وغیرہ کا پرکاش کرنے والا بودھ خود برہمہ ہے - ایسی حالت میں پنچ کوش کے بویک کی کیا حاجت ہے ✤

اعتراض - جب تک برہمہ کی آتم روپتا نہ ہو تب تک جنم مرن کی نورتی نہیں ہوتی - تو برہمہ کی آتم روپتا کی پرتیت کے لئے پنچ کوش کے بویک کی ضرورت رہتی ہے - اس بویک سے اُن کا آتم روپ سمجھ میں آتا ہے - اور باقی بدھی کے ورتی ہو جانے سے ساکشی روپ بودھ کا گیان ہوتا ہے - اور یہی برہمہ بودھ ہے اور یہی آتما سروپ اور ذات ہے ✤

اعتراض - جب بویک کر کے اُن نے کوش وغیرہ کا تیاگ کر دیا - تب شونیتا باقی رہی - اور تو کچھ بھی نہیں رہا ✤

جواب - ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ پنچ کوشوں کا بویک کرنے والا ساکشی آتما رہ گیا - یہ آتما شونیہ تو نہیں ہے - اگر سوچو تو تمہاری سمجھ میں آ جائے کہ اس شونیہ کا ساکشی آتما ہی ہے - اگر ساکشی نہ ہو تو شونیہ کا گیان کیسے ہوگا - اور وہ گیان کس کے سہارے ہے - اپنشد اور شاستر بھی مانتے ہیں - اس پر بحث کرنا بے سود ہے - ساکشی آتما تو ہمیشہ ہی رہتا ہے - ایسا کوئی بھی نہیں ہے - جو اپنی ہستی سے انکار کرے - اپنی ہستی سے منکر ہونا بھرم ہے - اور نہ کوئی اپنی نیستی یا اسنتا کا خیال ہی کر سکتا ہے ✤

سوال - آتما برہمہ انبھو کا وشے (ماتحت) نہیں ہے - پھر اُس کا سروپ کیا ہوگا؟ اگر کہو کہ آتما کا سروپ ہے - تو وہ انبھو کا وشے بن گیا - اگر اُس کا انبھو نہ ہو تو پھر وہ جانا کیسے گیا؟ اور اگر آتما کا سروپ نہیں ہے - تو پھر اُس کو شونیہ کیوں نہیں مانتے؟

جواب - ایسا کہنا آتما کے متعلق ٹھیک نہیں ہے - کیونکہ کہنا سننا ایام ہی

انسان کی صورت کا ہو۔ مگر مٹی کا لوتھڑا ہے۔ ایسے جڑ پرانی کو شاستر کا اپدیش نہیں
پہنچے۔ اور اگر یوں کہو۔ کہ بودھ جانا نہیں جاتا۔ تو یہ ہنسی کی بات ہوگی۔ کیونکہ بودھ
کے بغیر کسی قسم کی گفتگو کا موقع کب ہوتا ہے۔ مثال سنو۔ اگر کوئی شخص سبھا میں
آکر ایسا سوال کرے۔ کہ "آیا میرے منہ میں زبان ہے یا نہیں"؟ تو سبھا والے سنتے
ہی اس پر قہقہہ اڑائیں گے۔ جب زبان ہی منہ میں نہیں تو پھر ایسا سوال کیسے
کیا جا سکتا ہے۔ یہ نادانی ہے یا نہیں؟ یہ سوال موڑھتا (نادانی) کا جاننے والا ہے
بدھی متا (دانائی) کا جاننے والا نہیں ہے۔ اسی طرح جو یہ کہو۔ کہ "میں نے بودھ کو
نہیں جانا۔ اور مجھ کو بودھ جاننا چاہیئے"۔ تو یہ بھی ہنسی [illegible] بغیر
(سمجھ) کے کوئی بات چیت کیسے کر سکیگا ◆

چوتھا پرچھید

اعتراض۔ بودھ پہلا پرکاشمان ہوا کرے۔ مگر آپ تو [illegible]
کی نسبت کیا کہو گے؟

جواب۔ جگت میں جس جس بات کا بودھ ہوتا گیا۔ ان کو تیاگ کر جو سب کا پرکاشک
پرم بودھ ہے۔ وہی برہم ہے۔ اس قسم کی بدھی کو برہم نشچے کہتے ہیں۔ اس سے یہ
ثابت ہوا۔ کہ جو بودھ ماتر (گیان محض) کہلاتا ہے۔ وہی برہم ہے۔ اس بدھی کا
نام برہم گیان ہے ◆

اعتراض۔ اگر گھٹ پٹ وغیرہ پدارتھوں کا تیاگ کر کے گھٹ پٹ وغیرہ
کے بودھ کا شک آتما کو برہم مانا جائے تو پھر پنچ کوش کا بویک فضول ہی ہوا۔ کیونکہ
جگیاسو کو تو صرف برہم گیان کی ضرورت ہے۔ اب آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ

تیسرا پرچھید

گیان انبھو اور گیات اگیات کا وچار

اعتراض ۔ اس آتما کو من سے جانا جا سکتا ہے ؁

جواب ۔ من صرف عالم ظہور کے جاننے کا اوزار ہے ۔ اور گیان سروپ آتما کے جاننے کا سادھن نہیں ہے ۔ وید اس طرح کہتا ہے ” آتما نہ بانی سے اور نہ من سے جانا جاتا ہے ۔ اور اگر آتما من سے جانا گیا تو پھر جاننے والا کون ہوگا ؟ اگر یوں کہو کہ آتما ہی آتما کا جاننے والا ہے ۔ تب آتما آپ ہی درشیہ (نظارہ) اور آپ ہی درشٹا (ناظر یا دیکھنے والا) ہوا ۔ یہ خلاف واقعہ گفتگو ہے ۔ آگ آگ کو پرکاشتی اور آگ آگ کو جلاتی ہے ۔ ایسا کوئی نہیں کہتا “ یہ وید کا پرمان ہے ۔ آتما کا جاننے والا کوئی نہیں ہے ۔ دوسرا وید کا پرمان یہ ہے ” جانی ہوئی اور نہ جانی ہوئی دونوں وستو سے آتما بھن ہے ۔ جو وستو جانی جاتی ہے ان سب کا جاننے والا آتما ہی ہے ۔ آتما خود گیان اور بودھ روپ ہے ۔ پس گیان کی وستو اور اگیان سے ڈھکی ہوئی وستو ان دونوں ہی سے آتما بھن ہے ۔ کیونکہ وہ بودھ روپ ہے “ ؁

اعتراض ۔ گیات (جانی ہوئی) اور اگیات (نہ جانی ہوئی) سے بھن کا انبھو نہیں ہوتا ؁

جواب ۔ گیات اور اگیات سے بھن جو بودھ کا انبھو نہ ہو تو گیات اگیات کا بھی انبھو کبھی نہ ہوگا ۔ کیونکہ گیات (جانا ہوا) اس کو کہتے ہیں ۔ جو گیان کا وشے (نامرئی) ہو ۔ اس وجہ سے گیان کا پرکاش پہلا اور وشے (گیات) کا پرکاش اس کے بعد ہے ۔ پس جو پہلا پرکاش ہے وہی بودھ ہے ۔ اسلئے بودھ کے انبھو کو تسلیم کرنا چاہئے ۔ اور جس موڑھ پرانی کو ایسے پرتھم پرکاشمان بودھ کا انبھو نہیں ہوتا وہ چاہئے

آتما کا اچھید ہوتا ہے ؟

جواب۔ آتما ہمیشہ کا رہنے والا ہے۔ اس کا اچھید کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے
اور آتما سے بھن کوئی اچھید بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے آتما کا پرتیکش نہیں ہوتا
ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آتما نہیں ہے۔ اس وجہ سے اس کی پرتیت
نہیں ہے۔ کیونکہ اگر آتما نہ ہو۔ تو پھر انا تم وستو یعنی غیر آتما والی چیزوں کی سِدھی کیسے
ہوگی۔ ایسی سب چیزوں کی ہستی آتما پر اور اسی کے سہارے ہے۔ یہ اس کی ہستی
کا ثبوت ہے۔ مثلاً گڑ یا بتاشہ خود میٹھا ہے۔ وہ اپنے مٹھاس کے لئے کسی اور کا محتاج
نہیں ہے۔ مگر بطور خود بتاشہ چاول چنے وغیرہ کو میٹھا کر دیتا ہے۔ مگر گڑ کو یہ میٹھا
نہیں بناتے۔ ویسے ہی اچھید روپ آتما کو اپنے اچھید اپنے والے کی خواہش نہیں ہے
اور اس جگت میں ایسی کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ جو آتما کو اچھید کر سکے۔ اور آتما سب کو اچھید
کرتا ہے۔ آتما کے اچھید کرنے والوں کے ابھاو سے بھی آتما کی اچھید روپتا ہی ہوتی ہے
اس بیان میں وید کا پرمان ہے۔ سورج وغیرہ میں آتما اپنے ہی پرکاش سے پرکاش کرتا ہے
جاگرت میں تو سورج وغیرہ پرکاش کرنے والے پدارتھ پرتیت ہوتے ہیں۔ مگر سوپن
میں یہ نہیں ہوتے۔ ان کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ اور آتما سب اپنے نج پرکاش سے
پرکاش والا ہوتا ہے۔ پہلا پرکاش آتما کا ہے۔ اور آتما کے پرکاش سے یہ سورج
وغیرہ پرکاش والے ہوتے ہیں۔ ان میں اپنا پرکاش نہیں ہے۔ رتھ میں جب گھوڑے
جُتتے ہیں تب ہی رتھ چلتا ہے۔ رتھ میں چلنے کی اپنی طاقت نہیں ہے۔ جس سے
سب جانا جاتا ہے اس کو اور کس سے جانا جائے گا۔ یا جانا جا سکیگا۔ یہ وید کا آتما کی
بابت پرمان ہے۔ اسی گیان روپ آتما کے آدھار پر جو سنسار کے تمام لوگ دن رات جانتا
اور دیکھتا ہے پھر اس ساکشی روپ آتما کا ساکشی کا رچیتا جگت کو کیا ہوگا اور کیسے
ہوگا۔

ہے یا آتما کرن میں اسی کا تو عکس پڑتا ہے۔ اور جیسے شریر وغیرہ نت (دائمی) نہیں ہیں۔ ویسے ہی یہ پنچ کوش بھی آکاش وغیرہ کی طرح نت نہیں ہیں +

اعتراض۔ جاگرت سے لیکر سشپتی تک میں پنچ کوشوں میں نت پدارتھ (دائمی) نہیں پرتیت ہوتی۔ یہ تو سچ ہے۔ مگر ساتھ ہی آپ کی دلیلوں سے آتما پنے کا بھی تو انبھو نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ کا کہنا بھی نراتم واد ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقریر میں آتما کا کہیں بھی ٹھور ٹھکانا نظر نہیں آتا +

جواب۔ تمہارا یہ کہنا ظاہرا تو صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہاں اس پر وچار کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ آخر ان پنچ کوشوں کا علم کس کو ہوتا ہے؟ علم تو ہوتا ہی ہے اس سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ اور جب علم ہوتا ہے۔ تو جس کو علم ہوگا اس کو آتما کیوں نہیں مانتے +

اعتراض۔ پنچ کوشوں کے علاوہ کوئی اور آتما پرتیت نہیں ہوتا۔ اس لئے آتما نہیں ثابت ہوتا ہے +

جواب۔ آنندمے وغیرہ کوشوں کا ساکشی جو انبھو ہے وہی آتما ہے۔ آتما انبھو کا وشے (یعنی کسی علم کا ماتحت) نہیں ہے +

اعتراض۔ انبھو روپ آتما کیوں انبھو کا وشے (یعنی علم کا ماتحت) نہیں ہوتا؟

جواب۔ جو خود انبھو روپ ہوتا ہے وہ انبھو کا وشے نہیں ہوتا۔ اور جو انبھو کا وشے ہے وہ انبھو روپ نہیں ہے۔ آتما سب کو انبھو کرتا ہے۔ اس کا انبھو کون کرے!

اعتراض۔ آتما انبھو کا وشے نہیں ہے۔ یہ میں مانتا ہوں۔ مگر اس کے ساتھ میں کچھ اور بھی مانتا ہوں۔ اور وہ یہ نہیں ہے۔ اس لئے اس کا انبھو نہیں ہوتا۔ خواہ یوں کہو کہ انبھو کرنے والے کے ابھاو سے آتما کا انبھو نہیں ہوتا۔ پھر شرتی سے

جاگرت اوستھا میں تمام شریر میں دیاپک پرتیت ہوتی ہے۔ سو وگیان مے کوش ہے۔
پہلے سوجھا ہوا ہے۔ آتما کسی میں نئے یا محو نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے وہ بدھی
سے گھٹ پٹ کی طرح نیارا ہے ٭

اعتراض۔ ایک ہی انتہ کرن من اور بدھی کی شکل میں کیسے بدلتا ہے ٭

جواب۔ ایک ہی انتہ کرن کرتا روپ ہونے سے وگیان مے کوش اور کرن
(اوزار) روپ ہونے سے منو مے کوش ہے۔ وگیان مے کوش اندر اور منو مے کوش
باہر ہے۔ ایک ہی آدمی ہے جو رعیت کے کاروبار کے انجام دینے کے خیال سے حاکم
ہے۔ اور راجا کی ماتحتی کے خیال سے نوکر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح انتہ کرن دو
روپ میں اظہار کیا گیا ہے ٭

آنند مے کوش۔ پنیہ کرم کا پھل آنند ہے۔ اس آنند کی اپبھوگ کرنے والی من
کی ایک ورتی ہے۔ جو انترمکھ رہتی ہے۔ اور یہی من کی ورتی آتما کے آنند روپ پرتی
بمب (عکس) کو گرہن کرتی ہے۔ اور آنند بھوگ کے ختم ہو جانے پر نیند کی شکل میں محو
ہو جاتی ہے۔ اسی کا نام آنند مے کوش ہے۔ یہ کبھی ہے اور کبھی نہیں ہے۔ اس لئے
یہ آتما نہیں کہی جاتی ہے ٭

دوسرا پرچھید

مزید وچار

اعتراض۔ اگر ان آنند مے وغیرہ پنچ کوشوں کو آتم روپ نہ مانا جائے گا تو پھر شونیہ
وادی کا کہنا سچ ماننا چاہئے۔ کیونکہ ان کا نشیدھ ہو جاتا ہے ٭

جواب۔ یہاں شونیہ وادکا کیا کام ہے۔ کیونکہ سکھی کا روپ تی میں جو کوش یا پرتی
بمب پرتا ہے وہی تو بمب روپ (اصل) آتما ہے۔ جو ہمیشہ ایک رس رہنے والا ہوتا

اور بُدھی کے اندر جو پانچواں پیدہ پڑا ہے وہ آنند مے کوش کہلاتا ہے - ان کے اندر
اوپان سب میں رما ہوا آتما ہے ٭

ان مے کوش - ان کہتے ہیں اناج کو - ہر قسم کی غذا خواہ وہ کوئی بھی ہو ان
ہی کہلاتی ہے - اس ان کے کھانے سے ماں باپ کے خون اور بیج سے مشمول
شریر پیدا ہوا ہے وہ ان مے کوش کہلاتا ہے - یہ شریر پیدا ہونے کے بعد ماں کی
چھاتی کے دودھ سے پرورش پاتا ہے - یہ شریر آتما نہیں ہے - کیونکہ پیدا ہونے
سے پہلے یہ نہیں تھا - اور مرنے کے بعد بھی یہ نہ رہیگا - یہ گھٹ پٹ کی طرح کسی اور
کا کاریہ ہے - اور اگر کوئی اسی کو آتما مانے تو اس شریر سے جو پاپ پنیہ ہوتے ہیں ان کے
پھل کے بھوگنے سے پہلے مرنا نہیں چاہیے - مگر شریر مر جاتا ہے - اور آتما کو پنیہ پاپ کا
پھل اور طرح پر بھوگنا پڑتا ہے - آتما اس شریر سے پہلے تھا - شریر کا جنم مرن دیکھا جاتا ہے
اس لئے یہ شریر آتما نہیں ہے ٭

پران مے کوش - اس شریر میں ایڑی سے لیکر چوٹی تک جو وایو محیط ہے - وہ
پران مے کوش یعنی پران کا پردہ کہا جاتا ہے - اس پران میں حرکت تو ہے - مگر اس میں چیتن
پنا نہیں ہے - آتما ہی چیتن ہے - اس وجہ سے آتما پران سے بھن ہے ٭

منومے کوش - جس کو اس شریر کے اندر جو گھر بار کے ساتھ اہنکار اور ممتا ہے
وہ من ہے - اور یہی من منومے کوش کہلاتا ہے - اس من میں سنکلپ وکلپ اُٹھتے رہتے
ہیں - جن کے سبب سے یہ من لحظہ بدلا کرتا ہے - کبھی یہ کام والا بنتا ہے اور کبھی کرودھ
والا - وعلیٰ ہذالقیاس - آتما ایک رس اور غیر تبدیلی پذیر ہے - اس لئے یہ منومے کوش
آتما نہیں ہے ٭

وگیان مے کوش - چیتن کے پرتی بمب (عکس) کے ساتھ جو بدھی ہے - اور جو
سوشپتی یعنی گہری نیند کی حالت میں اگیان اور بیجری میں لین (محو) ہو جاتی ہے - اور

پڑھا سکیں بلکہ جیتے جی جسم بالکل مٹ جاتا ہے۔ ایسا کبھی خیال کرو کہ پران نکلتے وقت بیہوشی اور غشی میں گیان بھلا رہیگا۔ یہ خیال ہوگا کہ بارش سے پھوٹے سوشپتی کی گہری نیند میں چلے جاتے ہو سو پہلے کا پڑھا ہوا بھول نہیں جاتا۔ اسی طرح گیانی کبھی اگیانی نہیں ہوتا پرمان یعنی (ویدانت کے مہاواکیہ) سے جو برہم ودیا پراپت کر لی گئی ہے۔ وہ بغیر پرتیکش پرمان کے ناش نہیں ہوتی۔ اور ویدانت سے زیادہ کسی کا پرمان نہیں ہے۔ اس وجہ سے ویدانت کے پرمان سے سنیہ روپ ادویت برہم کا جو گیان ہوا ہے وہ پنچ بھوتوں وغیرہ کے مٹ جانے سے قایم رہیگا اور پھر دوسرا جنم نہ ہوگا ٭

نوٹ۔ پنچدشی کا دوسرا پرکرن جس کا نام پنچ بھوت ویویک پرکرن ہے ۱۰۹ شلوکوں میں ختم ہوا۔ اس کو گیارہ پرچھید اور ۵۰ پیراگرافوں میں ختم کیا گیا ٭

تیسرا پرکرن پنچ کوش ووبیک

پہلا پرچھید

پنچ کوش

پنچ کوش۔ پنچ کوش روپی گپھا میں جو ستیہ آنند برہم ہے۔ وہ ان کوشوں کے ویویک سے جانا جاتا ہے۔ ان کوشوں میں سے پہلا ان مے کوش یہ ستھول شریر ہے۔ اس کے اندر جو پرانوں کے پردے ہیں وہ پران مے کوش ہے۔ اور پران مے کوش کے اندر جو من کا پردہ ہے وہ منو مے کوش۔ اور من کے اندر جو بدھی کا پردہ ہے وہ وگیان مے کوش

ہاں ست کا روپ جان لیا جاتا ہے۔ سانکھیہ، نیایک، بودھ وغیرہ نے اپنی اپنی بدھی
سے جو پدارتھوں کے بھید کی کلپنائیں کی ہیں۔ وہ جیسے بھی ویسے بنے رہیں۔
ان کے کھنڈن کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ ویوہارک بھید کو تو ہم بھی قبول
کرتے ہیں۔ ہم صرف ویوہار کے ستیتا کو غلط اور موہوم قرار دیتے ہیں۔ ہاں یہ
ضرور ہے۔ جیسے سانکھیہ وادی وغیرہ مت والوں نے یکتی سے ادویت
کا کھنڈن کیا ہے۔ اسی طرح ہم بھی یکتی سے ان سبھوں کے دویت واد کا کھنڈن
بےشک کر دیتے ہیں۔ ورنہ ان سے ہمارا بگڑا کیا ہے!

اعتراض۔ سانکھیہ مت والوں وغیرہ کے دویت سدھانت کے کھنڈن
کرنے سے آخر فائدہ کیا ہے؟

جواب۔ فائدہ تو ہے۔ کیونکہ ادویت بدھی درڑھ ہو جاتی ہے۔ اور ادویت
بدھی میں درڑھ ہوا پرانی جیون مکت دشا کو پراپت ہوتا ہے۔ اور پھر اسے ودیہ مکتی
بھی مل جاتی ہے۔ گیتا کے دوسرے ادھیائے میں بھگوان سری کرشن نے بھی ارجن
کو ایسا ہی اپدیش دیا ہے۔ اے ارجن! یہ جو برہم سنستھتی کا بھید تجھ کو بتایا ہے۔ اس
کے حاصل کر لینے سے پرش شوک اور موہ کو پراپت نہیں ہوتا۔ اس برہم روپ میں
سنستھتی کی وجہ سے انت کال میں وہ نروان برہم کو پراپت ہو جاتا ہے۔ انت کال کا
مطلب یہ ہے۔ کہ ست روپ برہم ادویت ہے۔ دویت متھیا روپ ہے۔ ان
دونوں کو خوب سمجھ لینا۔ اور برہم کو ست جان کر اور دویت جگت کو است جان کر
اس سے نجات پانا چاہئے۔ موجودہ جسم اور پران کی جدائی انت کال ہے۔ شریر اور
پرانوں کی جدائی ہی کو انت کال کہا جاتا ہے۔ مرتے وقت اگر ان کو خوب متھیا جان
لیا جائے تو پھر دوبارہ جنم نہ ہوگا۔ اور گیان پاکر پرانی کرتارتھ ہو جائے گا۔ جب ایسا
گیان مل گیا تو پھر پرانی چاہے جیسے شریر کا تیاگ کرے۔ کہیں اس کو ہانی اور لابھ کا کھٹکا نہیں

میں سمجھنی چاہیئے۔ دس دس حصے پنچ بھوتوں کی کمی اور زیادتی ہے۔ یوں سمجھو کہ مایا کے دسویں حصہ میں آکاش اور آکاش کے دسویں حصہ میں پون اور پون کے دسویں حصہ میں اگنی ہے ✦

نواں پرچھید

جل اور پرتھوی تتوں وغیرہ کا وچار

۴۵ اسی طرح اگنی کے دسویں حصہ میں جل اور جل کے دسویں حصہ میں پرتھوی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ پچھلے تتو اگلے تتوں کے لحاظ سے دس دس حصے کم ہیں اور پہلے تتو پچھلے تتوں سے دس دس حصہ زیادہ ہیں۔ آگ میں حرارت اور روشنی ہے اور اس میں ست۔ مایا۔ آکاش اور پون کے بھی دھرم ہیں۔ اس کی ستا ست رُوپ برہم کی ہے۔ استا مایا کی ہے۔ شبد آکاش کا اور سپرش وایو کا ہے۔ اگنی کا اپنا گن روپ ہے ✦

۴۶ اسی طرح جل اگنی سے دس حصہ کم۔ اور اگنی کے ایک حصہ میں ہے جیسے پون آکاش میں اور اگنی پون میں کلپت ہے ویسے ہی جل اگنی میں کلپت ہے۔ جل کی ستا برہم کی۔ استا مایا کی۔ شبد آکاش کا۔ سپرش وایو کا۔ اور رُوپ اگنی کا ہے جل کا اپنا گن رس ہے ✦

۴۷ جل میں پرتھوی کلپت ہے۔ اور یہ جل کے دسویں حصہ میں ہے۔ اس کی ستا برہم کی۔ استا مایا کی۔ شبد آکاش کا۔ سپرش وایو کا۔ رُوپ اگنی کا۔ رس جل کا ہے۔ اس کا اپنا گن گندھ ہے ✦

دسواں پرچھید

برہمانڈ وچار

جو شیش ہے وہ آکاش کا ہے ⁂

اعتراض ۔ آکاش کے بیان میں آپ نے یہ کہا تھا ۔ کہ شت ست میں ایک ہے ۔ اور اب آکاش کو بھی دوسرے لفظوں میں یوں ہیں وبایک بتا رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ دو ایک تو ایک ہی چیز ہو گی ⁂

جواب ۔ سنو ۔ ہم نے یہ بھی تو کہا تھا ۔ کہ ست کے ایک انش میں آکاش ہے اور آکاش کے ایک انش میں پون ہے ⁂

اعتراض ۔ پون پرگٹ ہے ۔ مایا متھیا ہے ۔ پھر پون کو ست کیوں نہ مانا جائے ؟

جواب ۔ پون آکاش کے ایک انش میں ہے ۔ اور آکاش مایا کے ایک انش میں ہے ۔ مایا متھیا ہے ۔ اس لئے پون بھی اس نظر سے متھیا ہی ہے ⁂

اعتراض ۔ مایا پرگٹ نظر نہیں آتی ۔ پون پرگٹ ہے ۔ اور سپرش سے جانا جاتا ہے ۔ پھر وہ مایا کا روپ کیسے ہوا ؟

جواب ۔ ہم ست اور است کا وچار کرتے رہے تھے ۔ اور اسی سلسلہ میں گفتگو ہو رہی تھی ۔ اس طرح کے پرگٹ اور اپرگٹ باتیں تو مایا کے سمبندھ میں بہت سی ہو گی ۔ ان پر پھر سوچنا ہے ۔ یہاں صرف اتنا ہی ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے ۔ کہ ست وستو سے بھن ہونے کی وجہ سے مایا ۔ آکاش ۔ اور پون سب ہی متھیا ہیں ۔ اور اسی خیال کو پختہ کرنا چاہئے ⁂

آٹھواں پرچھید

اگنی تتو کا وچار

سیکہ ۔ اب اگنی تتو کا وچار کرتے ہیں ۔ اگنی پون کے دسویں حصہ میں خواہ ایک انش میں ہے ۔ اور پنچ چھوتوں کی کمی بیشی پر ہمارے آور ان اور پردہ کے ذیل

بلکہ ستھیا اور اسست ہی پرتیت ہونے لگیگا - گیانی کو ہمیشہ ست ہی بھاستا ہے - ست جیسا ہی ہر طرح کا نقص نہیں ہے مگر آکاش میں نقص ہے اور وہ متھیا ہے - جب ست اور آکاش کا بھید خوب ذہن نشین ہوجائیگا تب تم اُن لوگوں پر ہنسوگے - جو آکاش کو ست مان رہے ہیں - اور اُن کو ویسے ہی تعجب ہوگا - جیسے اگیانی کو آکاش کے متھیا ماننے والے کی باتوں پر تعجب ہوتا ہے - جب تک یہ خوب مضبوطی کے ساتھ ذہن میں نہ بیٹھ جائیگے تب تک برابر وچار کرتے رہنا چاہیے - جب ست اور آکاش کی حیثیت سمجھ میں آجائے تب اسی طرح ست اور وایو وغیرہ پر بھی وچار کرنا چاہیے ۞

ساتواں پرچھید

پون تتو کا وچار

اعتراض - آکاش کا تو ست کے ساتھ بویک (تمیز) کرنا کرانا درست ہے - چونکہ آکاش کی پیدایش ست سے ہے - اور وہ اُس کا کاریہ ہے - اور کارن و کاریہ (علت و معلول) کی باہمی نسبت ہوتی ہے - لیکن ست اور پون کی ایسی باہمی نسبت نہیں ہے ؟

جواب - ست اور پون کی ہمیشہ باہمی نسبت ہے - ست کے ایک دیش میں مایا رہتی ہے - مایا کے ایک دیش میں آکاش رہتا ہے - اور آکاش کے ایک دیش میں وایو یا پون رہتا ہے - اس طرح ست اور پون کا سمبندھ ہے - اور اسی وجہ سے ست اور پون کا بویک کرنا چاہیے - اور وہ بویک اس طرح کیا جاتا ہے کہ پون کے چار دھرم ہیں - پہلا خشک کرنا - دوسرا چلنا - تیسرا تیزی - چوتھا سپرش - ان میں سے تین دھرم تو ست مایا اور آکاش سے پیدا ہوئے ہیں - اور سپرش خود وایو کا اپنا دھرم ہے - پون میں ست پنا پرتیت ہوتا ہے وہ ست کی ہے - اور جو اسار روپتا نظر آتی ہے وہ مایا کی ہے اور

جواب۔ جیسے گھڑے اور پیالے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ پیالہ گھڑے ہی میں سے بنایا جاتا ہے۔ وہ پیالہ سا ہے۔ مگر وہ چونکہ اسٹ ہے اس لئے مثیا ہے۔ اسی طرح است بھی جانتا ہے +

اعتراض۔ اگر آکاش اور ستا میں بھید ہے تو ستا کے بغیر بھی آکاش کی پرتیت ہونی چاہئے گاہے اور گھوڑے کا بھید ہے۔ تو گائے کی پرتیت بغیر گھوڑے کے ہوتی ہے۔ اس دلیل سے آکاش کا ستا سے بھید نہیں ہے +

جواب۔ جس طرح گھڑا اور گھڑے کے نیلے رنگ کی پرتیت ایک ساتھ ہوتی ہے۔ گھڑا بغیر روپ کا نہیں ہوتا۔ اور یہ نیلا رنگ گھڑے کے روپ سے مختلف ہے۔ اور گھڑے کے رہتے ہوئے بھی وہ رنگ ناش ہو جاتا ہے۔ اور گھڑا لال رنگ کا ہو جایا کرتا ہے۔ پھر بھی گھڑے کے رنگ اور روپ کی ایک ساتھ پرتیت ہوتی ہے۔ ویسے ہی آکاش اور ست اکٹھے ہیں۔ بھن بھن ہوتے ہوئے بھی ایک ساتھ پرتیت ہوتے ہیں۔ اس میں تعجب کیا ہے۔ جیو اور جیو کے شریر بھی تو ایک ساتھ ہی پرتیت ہوتے ہیں۔ اور جُدا جُدا بھی ہیں +

اعتراض۔ آکاش اور ست کا بھید تو سمجھ میں آگیا۔ مگر چت میں مضبوطی اور خیال میں ابھی تک پختگی نہیں آئی +

جواب۔ چت کے درڑھ نہ ہونے کے دو سبب ہیں۔ ایک سنشے ہے۔ اور دوسرا وکشیپ ہے۔ سنشے شک کو کہتے ہیں۔ اور وکشیپ من کی چنچلتا کا نام ہے۔ سنشے تو شرون۔ دلیل۔ اور یکتی سے دُور ہو گا۔ اور چت کی چنچلتا کا دوش دھیان سے جاتا رہیگا۔ دھیان کرنے سے ست اور آکاش کا بھید درڑھ پرتیت ہونے لگیگا چت ندی دھارا کی طرح جس وقت ایک چال پر چلیگا۔ اور جب پرمان اور یکتی سے ست اور آکاش کا بھید دیا جائیگا۔ تب آکاش ہیں بھی ست کی طرح نہ جا سیگا

ہے۔ اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ صرف وچار کرنے سے است چیز کا است پنا سمجھ میں آتا ہے۔ جگیا سُو وید کی شرتیوں کا وچار کرتا ہے۔ وچار سے پہلے جو ست رُوپ تھا۔ وہی آکاش کی صُورت میں است رُوپ کو پراپت ہوا۔ تم بھی اس آکاش کا وچار کرو۔ وچار کیا ہے؟ آکاش کو اور ست کو جُدا جُدا سمجھنا وچار ہے۔ جیسے دُودھ اور جل الگ الگ چیزیں ہیں۔ لگاتار وچار سے آخر میں یہہ سمجھ میں آویگا۔ کہ جیسے آکاش کے آدھار پر وایو تیج جل پرتھوی ہے۔ اور ان میں سے کوئی بھی آکاش کا آدھار نہیں ہے۔ اسی طرح ست کے آدھار پر آکاش ہے۔ اور آکاش کے آدھار پر ست نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر یہہ وچار کرنا۔ کہ دھرم کیا ہے اور دھرمی کیا ہے؟ دھرم ست ہے اور آکاش اس کا دھرم ہے۔ کیونکہ ست آکاش میں ویاپک ہے۔ اور آکاش ست میں ویاپک نہیں ہے۔ ستا سب میں ویاپک رہتی ہے۔ ستا ہستی کو کہتے ہیں۔ اب تُم جتنے پدارتھ دیکھو گے۔ ست سب میں پرتیت ہوگا۔ اور سب اُس کے آدھار پر ہیں گے۔ کونسی چیز ہے جو ہستی نہیں رکھتی۔ سب میں ہستی اور ستا اور ہے پنا ہے اور وہ محیط کُل ہے۔ یہاں تک کہ بن۔ پربت پہاڑ۔ تو سب ہی تو ست کی ستا پا کر بھاسنے لگتے ہیں +

اعتراض ۔ آکاش کا رُوپ پولا (خلا) ہے +

جواب ۔ تو پھر کیا ہوا! پولاپن کو تم است کہہ لو۔ مگر ست سے اس کا یا آکاش سے کیا بھید ہے +

چھٹواں پرچھید

ست اور آکاش

اعتراض ۔ اگر آکاش است ہے تو اُس کو بھاسنا نہیں چاہئے +

اور تصویریں بنائی جاتی ہیں۔ ویسے ہی اس کے آدھار پر مایا کا کھیل ہوتا ہے۔ اس
مایا کے کلپنا کیے ہوئے وکاروں میں پہلا وکار آکاش ہے۔ جو اوکاش یعنی وسعت اور
ستا کا روپ ہے۔ اور اس آکاش میں بھی برہم کی ستا رہتی ہے۔ اس وجہ سے آکاش
میں دو روپ ہیں۔ ایک ستا دوسرا اوکاش۔ اور اس طرح کے کلپنا سے ستا اور
اوکاش دو مختلف روپ ثابت ہوتے ہیں۔ خواہ یوں سمجھو کہ آکاش شبد گن والا
ہے۔ اور ستا بھی رکھتا ہے۔ ست میں شبد گن نہیں ہے۔ اس وجہ سے آکاش
اور ست دونوں بھن یعنی مختلف ہیں +

اعتراض۔ آکاش جب ست سے پیدا ہوا ہو تب آکاش کی ستا مانی جاوے
اور ستا کا آکاش ہے یہ ثابت ہو۔ جیسے کوئی کہے کہ گھڑا مٹی سے پیدا ہوا اس لیے
مٹی کا گھڑا کہا جاتا ہے۔ اور گھڑے کی مٹی ہے۔ ایسا کوئی نہیں کہتا +

جواب۔ جس مایا شکتی نے ست میں آکاش کی کلپنا کی ہے۔ اسی مایا نے
آکاش اور ست کو اپنی کلپنا سے جدا کر کے دکھایا ہے۔ اور دھرم اور دھرم والے کی
تمیز بھی قایم کر دی ہے۔ اسی وجہ سے آکاش میں ستا ثابت ہوتی ہے۔ اور
ستا کا آکاش ہے۔ یہ ثابت نہیں ہوتا۔ مگر اصل میں تو ستا ہی کا آکاش ہے۔
آکاش کی ستا نہیں ہے۔ مگر گیانی اور نیایک (منطقی) آکاش کی ستا مانتے ہیں۔
یہ ان کا بھرم ہے +

اعتراض۔ مایا نے یہ کیوں الٹا پلٹا سمجھا دیا؟

جواب۔ الٹ پلٹ کر کے دکھانا مایا کا سوبھاؤ (فطرت) ہے۔ جل کا سوبھاؤ
نیچے کی طرف بہنے ہی کا ہے۔ گیان کا سوبھاؤ چیز کا اس کے اصلی روپ میں دکھانے کا
ہے۔ یہ سب جانتے ہیں۔ شعبدہ باز مداری کے تماشوں میں آگ سے نہ جلنے والی
چیزیں بھی جلتی ہوئی ثابت ہوتی ہیں۔ اسی طرح مایا آدمیوں کو اور کا اور دکھاتی رہتی

ہے - کہ شکتی دویت کا کارن نہیں ہے - جگت کی اُتپتی سے پہلے شکتی کا کاریہ جگت تو تھا ہی نہیں - اِسی وجہ سے جگت کی اُتپتی سے پہلے ادویت ست روپ آتما سدھ ہوا ۔

اعتراض - ست پرماتما کی شکتی پرماتما کے سب انش میں رہتی ہے یا ایک انش میں ؟ اگر سب انش میں رہتی ہے - تو وید منتروں کو شدھ برہمہ کی کبھی پراپتی نہ ہوگی کیونکہ اُس کے سب انش میں شکتی پایا ٹھہری - اور اگر ایک انش یا ایک دیش میں ہے - تو پھر برہمہ کو نراکار کہنا غلطی میں داخل ہے ۔

جواب - سمپورن برہمہ میں شکتی نہیں رہتی - وہ برہمہ کے ایک دیش میں رہتی ہے - جیسے تمام پرتھوی میں گھٹ شکتی نہیں ہے - صرف ایک انش میں ہے - وید بھی ایسا ہی کہتا ہے - کہ پرماتما کا تین پاد سویم پرکاش اور شدھ ہے - اور اُس کے ایک پاد میں سب جگت ہے - اور بھگوان شری کرشن نے گیتا کے دسویں ادھیائے میں ارجن کو بھی بتایا ہے " اے ارجن ! یہ سب جگت میرے ایک انش میں ہے " اِس وجہ سے وید منتروں کو شدھ برہمہ کی پراپتی ہوتی ہے " وباس رشی بھی برہمہ سوتر میں ایسا ہی کہتے ہیں " برہمہ جگت کا آشرے بھی ہے - اور شدھ بھی ہے - کیونکہ برہمہ سب جگت کو اپنی سَتا سے ست کر رہا ہے - اور پھر بھی دس انگل بڑھ رہا ہے " اور سادھو ہی برہمہ کی نراکارتا بھی بنی رہتی ہے - کیونکہ جس برہمہ کے ایک انش میں جگت کی کلپنا کی جاتی ہے وہ صرف جگیاسوؤں کے سمجھانے بجھانے کے واسطے ہے - تاکہ یہ سمجھ میں آجائے - جب جگیاسو پوچھتا ہے - کہ برہمہ کے ایک انش میں مایا ہے یا سب انش میں ؟ تب اُس کے سوال کے جواب میں برہمہ کو بے انش کلپنا کر کے اُس کو جواب دیا جاتا ہے - سوال اور جواب دونوں ہی کلپنا ہیں - اس برہمہ میں مایا شکتی اِرو رہتی ہے اور یہی مایا وکاروں کو کاٹتی رہتی ہے - جیسے دیوتا لوگ کے آفرے نیلے اور پیلے رنگ ہوتے ہیں

حیوں مایا کا کاریہ ہے۔ تو ان سب باتوں پر غور کرنے سے مایا کو انرِوچنی (ناقابل بیان)
اور تعجب آمیز شے ولکشن ماننا پڑتا ہے۔ اور اس مایا کے متعلق ویدوں کا بچن ہے
کہ جیسے گھٹ وغیرہ یا تھہ وغیرہ پردوں کی وجہ سے ڈھک جاتے ہیں نظر نہیں آتے
اسی طرح اس مایا شکتی نے پرماتما کو ڈھک رکھا ہے ✦

اعتراض :- اگر مایا ست نہیں ہے۔ تو آکاش وغیرہ پرپنچ کا کارن کیسے
ہے؟

جواب :- مایا خود اپنی شاد ہستی نہیں رکھتی۔ ست روپ پرماتما کی ستا کو پاکر
وہ آکاش وغیرہ پرپنچ کو پیدا کرتی ہے ✦

اعتراض :- ادوتیہ پرماتما کا جگت کی اُتپتی سے پہلے ہونا اور پھر ساتھ ہی
شکتی کو ماننا دو باتیں ہوگئی ہیں یہ دویت ہے ✦

جواب :- شکتی کی وجہ سے دویت پیدا نہیں آتی۔ جیسے شونیہ کی وجہ سے
دویت پیدا نہیں ہوتی ہم اس لوک میں دیکھتے ہیں۔ پرش اپنی شکتی کے ساتھ دو
نہیں کہلاتا۔ پرش اور پرش کی ہستی دو تو نہیں ہیں ✦

اعتراض :- شکتی کے سبب سے پرش زیادہ دنوں تک جی سکتا ہے۔ اس
لئے پرش سے پرش کی شکتی مختلف ہے ✦

جواب :- شکتی نام ہے طاقت کا۔ یہ طاقت زیادہ دنوں تک جینے کا باعث
نہیں ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ جس میں زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ وہ کھیتی باڑی۔ کام
کاج۔ لڑائی کشتی زیادہ کر سکتا ہے۔ اور کم شکتی کا آدمی کم کام کرتا ہے۔ اگر شکتی زیادہ
دنوں تک زندہ رہنے کا باعث ہوتی۔ تو شکتی مان۔ بلوان۔ اور طاقتور لوگ جلد نہ مرتے
مگر دنیا میں ایسا نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ اکثر کمزور زیادہ دنوں
تک جیتے رہتے ہیں۔ شکتی شکتی والے سے جدا نہیں سمجھی جاتی۔ اس سے صاف ظاہر

سمادھی میں ستیا کا ورتی بھی نہیں رہتی۔ ابھی آپ سمادھی کی تشریح کہہ چکے ہیں۔ کہ اُس میں کوئی بھی ورتی نہیں رہتی +

جواب ۔ سمادھی میں ست خود بھاستا ہے۔ ستیا کا ورتی نہیں رہتی ۔ ورتی کے بغیر ہی وہ بھاستا ہے۔ کیونکہ وہ سوبھاؤ ہی سے سوپرکاش ہے۔ جو چیز دوسرے سے پرکاش کئے جانے کی محتاج ہے۔ اُن کو بھاسنے کے لئے ورتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر سمادھی میں آتما نہ پرکاشے تو پھر یہ کیسے معلوم ہوگا کہ یہاں من کا ابھاؤ ہے۔ سمادھی میں من کے ابھاؤ کا گیان بغیر ست روپ آتما کے بھاسنے کے کیسے معلوم ہوگا۔ جیسے سمادھی میں من اور من کی ورتیوں کے ابھاؤ ہونے پر بھی آتما پرکاشتا ہے ویسے ہی مکتی میں پہلے آتما ست روپ تھا اور مایا کے پرپنچ کے دور ہو جانے پر بھی رہیگا +

پانچواں پرچھید

مایا نہ ست ہے نہ اَست ہے

مایا ۔ مایا کیا ہے؟ پرماتما سے مختلف ستا کے بغیر رہتی ہوئی مایا ہے۔ اور آکاش وغیرہ کے کارج کے ذریعہ اُس کا علم ہوتا ہے ۔ جسم میں چھالا نکلا پڑ گیا ۔ اُس سے آگ سے جلنے کا انومان ہوا۔ پہلے انومان نہیں تھا۔ بالکل اسی طرح آکاش وغیرہ کے اُپجنے کے پہلے کسی کو بھی اس مایا کا علم نہیں تھا۔ ستیا پرماتما کی شکتی ہے۔ اور یہ ست روپ نہیں ہے۔ ستیا ورنا تھ ہی اَست روپ بھی نہیں کہی جاسکتی۔ کیونکہ اگر یہ ست ہو تو پھر ست ہی شکتی نہ ٹھہرے گی۔ جیسے آگ ۔ آگ کی شکتی نہیں ہوتی۔ اور اگر اس کو اَست کہا جائے۔ تو پھر یہ گدھیا خرگوش کے سینگ کی طرح ہوگی۔ اور آکاش وغیرہ کا کارن نہ بنے گی۔ اور اگر اس کو ست بھی مانا جائے تو غلط ہوتا ہے۔ کیونکہ ست ہیا

جواب۔ جب تمہاری بدھی آکاش کو جگت سے علیحدہ سمجھ لیتی ہے تو اسی طرح آکاش سے علیحدہ جو ست پدارتھ ہے۔ اُس کو تمہاری عقل کیوں نہیں قبول کرتی!

جواب الجواب۔ آکاش جگت سے الگ دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے میری بدھی کو اُس کا یقین آتا ہے۔ آکاش سے الگ کوئی اور چیز ست نظر نہیں آتی۔ اس وجہ سے اُس کا سمجھنا بھی نہیں آتا۔

جواب الجواب کا جواب۔ آکاش جگت سے الگ دیکھا جاتا ہے یہ بالکل جھوٹا خیال ہے۔ کیونکہ جہاں جہاں اور جب جب آکاش دیکھا جاتا ہے تہاں تہاں اور تب تب وہ پرکاش خواہ اندھکار کے ساتھ ہی دیکھا جاتا ہے۔ بغیر پرکاش یا اندھکار کے آکاش ہوتا ہی نہیں۔ اسی طرح تمہارا یہ کہنا بھی کہ آکاش نراکار ہے غلط ہے۔ جس کو تم ابھی دیکھا ہوا بیان کر رہے ہو وہ نراکار کیسے ہو سکتا ہے۔

اعتراض۔ جیسے آکاش جگت سے الگ پرتیت ہوتا ہے ویسا ست اِس جگت سے جُدا نہیں نظر آتا۔

جواب۔ نروکلپ سمادھی میں جیرتن شدھ ست ہی کا بھان جوگیوں کو ہوتا ہے۔

اعتراض۔ نروکلپ سمادھی میں تو صرف شونیہ کا بھان ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کسی کا انبھو نہیں ہوتا۔

جواب۔ تم نے کیسے جانا کہ نروکلپ سمادھی میں شونیہ کا بھان ہوتا ہے۔ کیونکہ جہاں شونیہ کا انبھو ہوگا وہاں نروکلپ سمادھی نہیں ہوگی۔ کیونکہ نروکلپ سمادھی میں تمام ورتیوں کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ شونیہ کا انبھو تو شونیا کار ورتی ہی سے ہوگا۔ اور جب شونیا کار ورتی رہ گئی تو پھر وہ نروکلپ سمادھی کیسے ہوئی!

اعتراض۔ آپ کا یہ کہنا بھی کہ سمادھی میں ست کا انبھو ہوگا غلط ہوگا کیونکہ

نہیں ہے +

۲۴
اعتراض ۔ جگت کی پیدایش سے پہلے ست ہوا کرتے ۔ مگر اس سے ست کا ادویتہ پنا نہیں بنتا ۔ کیونکہ جگت کی پیدایش سے جگت کا ابھاو مختلف ہے ۔ یہاں صاف دو باتیں ہیں +

جواب ۔ ویدوں کی بانی جگتے والے کے سمجھانے ہی کے لئے کہی جاتی ہے ۔ اور جگیاسو کو خواہ مخواہ دویت یا اسنا کے بھاو کو درڑھ نہیں کرنا چاہئے ۔ جب گفتگو ہوگی تب تو عموماً مصلحتاً اور ضرورتاً دویت ہی میں ہوگی ۔ اصل میں دویت یعنی دوپنا نہیں ہے وششٹ جی نے شری رام چندر کو یوگ وششٹ میں ایسا ہی سمجھایا ہے ۔ وہ کہتے ہیں " اے رام ! جگت کی اُتپتی سے پہلے ست روپ برہم ہی تھا اور وہ برہم من اور بانی کے آشرے نہیں ہے ۔ کیونکہ اُس کا نام ہے نہ روپ ہے ۔ جو کانوں سے سنا جائے وہ نام ہے ۔ جو آنکھوں سے دیکھا جائے وہ روپ ہے ۔ مگر برہم نراکار ہے ۔ آنکھ کان کو اس کا گیان نہیں ہوتا ۔ اور نہ من ہی اُس کو منن کر کے جان سکتا ہے ۔ کیونکہ وہ من کے پرے ہے ۔ نہ وہ تم ہے نہ تیج ہے نہ شونیہ ہے ۔ وہ نشچل اور وایک ہے ۔ اور اسی کو ذہن نشین کر کے اُس میں اوم بنا یعنی نہ پنے کا اشارہ سمجھا جاتا ہے +

۲۵
اعتراض ۔ آپ کہتے ہیں کہ جگت کی پیدایش سے پہلے ست تھا ست کے سوا اور کچھ نہیں تھا ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ کیونکہ اس جگت کی پیدایش سے پہلے آکاش ہی تھا ۔ آکاش کو ست کیسے کہتے ہو جو پیدا ہو کر مرے وہ است ہے ۔ یہ پرتھوی جیسے شکل اُتپتی اور ناش والی ہے ۔ جس میں اجزا اعضا اور حرکت ہوتی ہے وہ سب ناش والے ہوتے ہیں ۔ مگر آکاش نراکار ہے ۔ اور اس میں کیا اعضا اور حرکت نہیں ہے ۔ اس وجہ سے اس کو اُتپتی اور ناش والا نہیں کہہ سکتے +

پنچ بھوت کے نام روپ کی کلپنا کا ادھشٹھان نہیں مانا جا سکتا ۔

اعتراض ۔ ست کے نام روپ کی کلپنا کا ادھشٹھان کوئی بھی نہیں ۔ پھر ست نام روپ کی کلپت کیوں نہ مانا جائے ۔

جواب ۔ ادھشٹھان کے بغیر کسی کی کلپنا نہیں ہوتی ۔ اس وجہ سے ست نام روپ کلپت نہیں ہیں ۔

اعتراض ۔ ست اس جگت کی پیدائش سے پہلے تھا ۔ ایسا نہیں کہا جا سکتا ۔ اسی طرح ایسا کہنا بھی کہ جگت کی پیدائش سے پہلے تھا ۔ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اگر ست ادرت ہے ۔ تو آپ کی باتوں میں اجتماع ضدین کا نقص ہوگا ۔ اور دو طرح کی ستائیں ماننی پڑیں گی ۔

جواب ۔ ست ادرت ہے ۔ ایسا کہنے سے اجتماع ضدین کا نقص نہیں ہوتا ۔ اور نہ دوسرے ستا کے قائم کرنے کی ضرورت ہے ۔ لوگ عام طور پر کہتے ہیں ۔ ہم کرم کرتے ہیں ۔ ایسا کہنے کی عادت پڑ گئی ہے ۔ جو کرم ہے وہی کرتا ہے ۔ ان دونوں میں تمیز نہیں ہے ۔ جو جس شے کو دھارن کر سکتا ہے ۔ وہ اس کو دھارن کرتا ہے ۔ اس میں کوئی اجتماع ضدین ہے اور نہ انیکتا کا بھید ہے ۔ اسی طرح جگت سے پہلے ست ہی تھا ۔ اس کے سوا اور کیا تھا ۔

اعتراض ۔ سد روپ کال یعنی پہلے ادوتیہ برہم کا ابھاو تھا ۔ اس لئے ایسا کہنا کہ جگت سے پہلے ست ہی تھا غیر موزوں اور خلاف واقعہ معلوم ہوتا ہے ۔

جواب ۔ ست روپ برہم کے لئے پہلے اور پیچھے کا لفظ تو استعمال ہی نہیں کیا جا سکتا ۔ جس شخص کے خیال میں کال (وقت) کی مرتبہ باسنا پیدا ہوئی ہے ۔ وہی اس طرح کے سوال کرتا ہے کہ جگت کی پیدائش سے پہلے کیا تھا ۔ اسی کو یہ جواب دیا جاتا ہے ۔ کہ جگت سے پہلے ست تھا ۔ حالانکہ اس میں اور اس میں کوئی بھید

اعتراض۔ جس طرح آکاش وغیرہ نام رُوپ پرپنچ برہم میں کلپت ہیں۔
اور برہم ادھشٹھان کی سّتا سے سارے ست پرتیت ہوتے ہیں ویسے ہی ست
رُوپ برہم میں اَست کے نام رُوپ بھی کلپت ہیں۔ اس لئے ادھشٹھان رُوپ برہم
کی سّتا سے سارے کلپت اَست بھی ست رُوپ ہو کر پرتیت ہو رہا ہے۔

جواب۔ ست تو ست رُوپ ادھشٹھان میں ہی کلپت مان لینے سے ہمارا سِدّھانت
سِدّھ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کلپت اَست جگت کا کارن نہیں بنتا۔ جس ست میں
اَست کے نام رُوپ کلپت ہیں وہ ست ہی ہے۔ اور وہی جگت کا کارن ہے۔

اعتراض۔ جیسے اَست کے نام رُوپ کلپت ہیں۔ ویسے ہی ست کے بھی
نام رُوپ کلپت ہیں۔ چونکہ تم نام رُوپ کو کلپنا ہی مان رہے ہو۔

جواب۔ ست کے نام رُوپ کلپت ہیں۔ ایسا کہنا نہیں بنتا۔ اگر ایسا کہتے ہو
تو پھر ہم یہ سوال کریں گے کہ ست کے نام رُوپ ست میں کلپت ہیں یا اَست میں کلپت ہیں؟
جو کہ ست کے نام رُوپ ست میں کلپت ہیں تو یہ کہنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ کیونکہ اپنے
نام رُوپ اپنے پر کلپت نہیں ہوتے۔ اور سے نام رُوپ کی اَوروں ہی میں کلپنا
کی جاتی ہے۔ جیسے چاندی کے نام رُوپ سیپی میں کلپت کئے جاتے ہیں۔ اور چاندی
کے نام رُوپ چاندی میں کلپت نہیں ہوتے۔ اسی طرح ست کے نام رُوپ ست
میں کلپت نہیں ہوتے۔ اور ست کے نام رُوپ کو اَست میں کلپت ماننا بھی نہیں
بنتا کیونکہ اَست آپ ہی اپنی کوئی ہستی اور حقیقت نہیں رکھتا۔ اس لئے ست کے نام
رُوپ کی کلپنا کا ادھشٹھان اَست کیسے ہوگا! بانجھ کا لڑکا کسی کی کلپنا کا ادھشٹھان
نہیں بنتا۔ جس کی اصلیت ہی کچھ نہیں ہے۔ وہ کسی کا ادھشٹھان کیسے بنیگا۔ اور
جگت بھی ست کے نام رُوپ کی کلپنا کا ادھشٹھان نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جگت ست
سے پیدا ہوا ہے۔ اور یہ جگت ست کے نام رُوپ کی کلپنا کا ادھشٹھان نہیں ہے

نہیں ہے سو اُس کا ہمجنس اور غیر جنس کیسے مانا جا سکتا ہے۔ اگیانی اپنے چنچل من
سے وچار کرتا ہے کہ برہم سے است بنا ہوا اور است تینوں کال میں نہیں ہے
است کا نام ہی نفی ہے۔ پس برہم سے اُس کی نسبت کیا ہے!

سوال ۱۶ - وگیانی میں چنچلتا کے کارن است کی بھاونا کیسے آئی؟

جواب - جیسے کوئی شخص سمندر میں غوطہ لگا کر گھبرا جاتا ہے ویسے ہی سمادھی میں
جا کر اگیانی یوگی کو گھبراہٹ ہو گئی۔ اور اُس نے اُس سے اُٹھ کر است کے بھاؤ کو ناحق
مان لیا۔ اُس کو نروکلپ سمادھی کی پراپتی نہیں ہوئی۔ سو یکلپ کے وکلپ سے ایسا ہی
گھبرا اُٹھا۔ لڑکوں کو سُونے مکان جگہ میں خوف ہوتا ہی ہے۔ مگر یہ غلطی اور بچپن ہے
سُونے جگہ میں تو خوف کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ وہاں جب دوسرا ہو تب کسی کا ڈر
کیا جاسکے۔ وہاں نہ چور ہے نہ شیر چیتے ہیں۔ بس اس فرضی ڈر کو ناواقف لوگ کرتے
نہیں۔ نروکلپ سمادھی میں نظر ناظر منظور تینوں ہی کی معدومیت رہتی ہے۔ وہاں
دویت کا ذکر نہیں ہوتا۔ مگر اگیانی یوگی کو چونکہ اُس حالت کا ساکشاتکار نہیں ہوا
اُس وجہ سے است پد قایم کر کے اسی کی کلپنا میں لگ گیا۔ اور دھوکا کھا گیا۔
بھگوان سوامی شنکراچاریہ کا یہی مت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بودھوں نے شرتی کا سار
نہیں لیا۔ جس پد میں جا کر اپنے ڈر کے ہوئے اگیان کے بس میں آ کر شونیہ شونیہ چلا
اُٹھے۔ حالانکہ شونیہ است اور اگیان کو کہتے ہیں۔ اور یہ اگیان تینوں کال میں نہیں
ہے۔ یا اُنھوں نے ست کا ساکشاتکار کیا اور نہ شرتی کے سار کو سمجھا۔ شرتی آنجن
چونکہ ان کی آنکھوں میں نہیں لگایا گیا۔ موتیا بند کے مریض کی طرح اُن کو ٹھیک طرح وستو نظر نہ
آسکی اور جگت کے ست کارن کا بھید نہیں ملا۔ اور اگر ایسا کہا جاوے کہ جگت اُتپتی
سے پہلے است روپ تھا تو یہ سوال کیا جاوے گا کہ است کو ستا ہے ہمیشہ سے
یا یہ اُتپتی خود سے ہوتا ہے۔ یہ دونوں سوال نظرانداز کئے جانے کے قابل ہیں

کی تمیز ہے۔ جیسے درخت، پتھر وغیرہ مختلف جاتی یا قسم کی چیزیں ہیں۔ پتھروں کی تمام قسمیں آپس میں سجاتی اور درخت وغیرہ کے مقابلہ میں وجاتی (یعنی غیر قسم۔ غیر قوم اور غیر جنس شمار) ہیں۔ سوگت بھید اعضا جیسے۔ اور بھاگ کا نام ہے۔ جیسے درخت میں تنہ شاخ۔ پھل پھول۔ پتے وغیرہ ہیں۔ آدمی میں ہاتھ۔ پاؤں۔ سر۔ دھڑ۔ انگلی سب اس کے عضو ہیں۔ اور تمام کی سب چیزیں حصوں والی ہوں۔ سب گھٹ پٹ سجاتی۔ اور گھٹ پٹ کے بھید سے وجاتی ہیں۔ اور یہ سب اونچے نیچے اور درمیانی حیثیت رکھنے کی وجہ سے سوگت بھید والے ہی ہیں۔ برہم میں یہ بھید اس وجہ سے نہیں ہیں۔ کہ نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا ہے۔ وہ نراکار یعنی صورت والا بھی نہیں ہے۔ اور محیط کل ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے اس میں سجاتی وجاتی اور سوگت بھید نہیں ہیں +

اعتراض۔ ست برہم کے روپ اور نام تو بھید ہیں۔ اس لئے وہ سوگت بھید والا ہو گیا +

جواب۔ نام روپ تو برہم کے آدھار پر پرگٹ ہوتے ہیں۔ اُتپتی سے پہلے یہ کہاں تھے؟ جب اُتپتی ہوئی تب ہی نام روپ پرگٹ ہوا۔ پس نام اور روپ کو برہم کا انگ اور عضو بتانا غلطی ہے +

اعتراض۔ اگر سوگت بھید برہم میں نہیں ہے۔ تو نہ ہو۔ مگر سجاتی بھید تو ہوگا +

جواب۔ جب ایک طرح کی دو چیزیں ہوں۔ تو ان کو سجاتی کہا جاتا ہے۔ اور جو چیزیں دو تین چار پانچ اور بے شمار ہوتی ہیں۔ برہم تو ایک ہے اس جیسا دوسرا کون ہے۔ اس لئے اس میں سجاتی بھید کہاں سے آیا؟

اعتراض۔ آپ برہم کو سچدانند (ست چت۔ آنند) کہتے ہو۔ پس برہم

اگنی سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً آنکھ روپ کو گرہن کرتی ہے۔ چونکہ روپ کا گن اگنی میں ہے۔ اس لئے آنکھ اندری بھی اگنی سے بنی ہوئی ہے۔ اور رسنا کا رس جل ہے و علیٰ ہذا القیاس۔ ناسکا گندھ (بو) کو گرہن کرتی ہے۔ شبد کا گرہن کرنے والا شروتر شبد گن رکھنے والے آکاش سے بنا ہوا آکاش کا کارج ہے و علیٰ ہذا القیاس۔ ساتویں اکتی ہے من جو پانچ بھوتوں اور پانچ بھوتوں سے بنی ہوئی چیزوں کو گرہن کرتا ہے پانچ بھوتوں ہی سے بنا ہوا انتہکرن کا کارج ہے۔ جو ایک بھوت سے بنا ہوا ہے وہ ایک ہی بھوت کو گرہن کر سکتا ہے جیسے آنکھ صرف روپ دیکھتی اور جبھیا صرف رس لینے کے دوسرا کام نہیں کر سکتی۔ مگر من پانچوں کو بھوگتا ہے۔ اور ان کے بھوگوں کو گرہن کرتا ہے۔ اس لئے وہ ان پانچوں ہی سے بنا ہوا جانا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ جو اندریوں کو من سے بھوگا اور گرہن کیا جاتا ہے۔ وہ سب کا سب پانچ بھوتوں کا پسارا ہے۔

تیسرا پرچھید

سجاتی۔ وجاتی۔ سوگت بھید

برہم بھید سے رہت ہے۔ اس جگت سے پہلے ست روپ برہم ہی تھا۔ جو سجاتی (ہمجنسی) وجاتی (غیر جنسی) اور سوگت (اعضا) بھید سے رہت ہے۔ اور تمام روپ پیدا ہونے کے پہلے تھا۔

سوال۔ سجاتی۔ وجاتی۔ اور سوگت بھید کیا ہیں۔ اور وہ برہم میں کیسے نہیں ہیں؟

جواب۔ سجاتی ہمجنسیت کی تمیز کا نام ہے۔ مثلاً ایک قسم کے تمام درخت آپس میں سجاتی ہیں۔ جو ایک جاتی کے ہوں وہ سجاتی کہلاتے ہیں۔ اور اسی طرح جن میں ہمجنسیت یا قومیت۔ ہمرنگی وغیرہ اوصاف کی یکسانیت ہو وہ سب سجاتی ہیں۔ وجاتی غیر جنس

من کی خصوصیت۔ گیان اندریوں میں برے بھلے کی تمیز نہیں ہے۔ آنکھ صرف دیکھتی۔ ناک صرف سونگھتی۔ اور زبان صرف ذائقہ لیتی ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ یہ کام تو ان سے انجام پاتے ہیں۔ مگر ان میں اس قدر جاننے کی طاقت نہیں ہے۔ کہ یہ روپ برا ہے یا بھلا۔ یہ شبد اچھا ہے یا کیسا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اس تمیز کا تعلق آتما سے بھی نہیں ہے۔ آتما تو صرف اندریوں سے گن کا پرکاش کرتا ہے۔ برے بھلے کی تمیز صرف من کے تابع ہے۔ اور یہ من ترگناتمک یعنی ست۔ رج۔ تم کے بلونی کی وجہ سے مختلف قسم کی حالتوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

من کی خصوصیت کی تشریح اور اہنکار۔ جب من میں ستوگن پرگٹ ہوتا ہے۔ تب ویراگ۔ چھما۔ اُدارتا۔ میتری۔ دیا۔ تپسیا۔ ایشور بھجن وغیرہ اوصاف آتے ہیں اور جب اس میں رجوگن کا خاصہ بڑھ جاتا ہے۔ تو کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ چین۔ دکھ۔ ایرشا وغیرہ دوش پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور جب تموگن کی زیادتی ہوتی ہے۔ تب آلسیہ موہ۔ سستی۔ نیند وغیرہ کا غلبہ ہوتا ہے۔ ستوگن سے پنیہ۔ رجوگن سے پاپ۔ اور تموگن سے موڑھتا آلسیہ ہے۔ جو نہ پاپ ہے نہ پنیہ ہے۔ ہاں زندگی بیشک نشپھل ہو جاتی ہے۔ شریر۔ من۔ گیان اندریوں اور کرم اندریوں کا ابھیمان کرنے والا اہنکار ہے۔ اور یہی تو کرتا کہتے ہیں۔ کرتا نام ہے کرنے والے کا۔

پنچ بھوتوں کا پسارا۔ جگت کا یہ کاریہ جو پرتیت ہوتا ہے وہ آکاش وغیرہ پنچ بھوتوں ہی کا ہے۔ بغیر ان کے کچھ نہیں ہوتا۔ جو چیز پانچ بھوتوں والی پرتیت ہوتی ہے وہ پرتھوی ہے۔ جس میں چار گن ہیں وہ جل ہے۔ جس میں تین ہیں وہ اگنی ہے اور جس میں دو گن ہیں وہ وایو ہے۔ اور ایک گن والا آکاش ہے۔ الغرض جو کچھ جگت میں نظر آتا ہے وہ انھیں پانچ بھوتوں کا پسارا ہے۔ اور جو نظر نہیں آتے مثلاً آنکھ وغیرہ وہ سوکشم بھوتوں کے کاریہ سمجھے جاتے ہیں۔ جو جس چیز کو گرہن کرے وہ

اور پانو یعنی سے خارج کرنے والی اندری پیدا ہوتی ہے۔ جو ناک کے آگے کی طرف کے حصہ میں
رہتی ہے۔ یہ گندھ کو گرہن کرتی ہے۔ یہ بھی پرتیکش نہیں ہے۔ صرف گندھ کرنے کے
حیثیت سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ اس ریتی سے پانچ گیان اندریوں سے پانچ
بھوتوں کے پانچ گن شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندھ جانے جاتے ہیں +

پانچ کرم اندریاں۔ پنچ بھوتوں کا علم صرف گیان اندریوں کے لئے ہی جدا جدا
نہیں ہیں۔ بلکہ کرم اندریوں کے لئے بھی اُن کی یہی حیثیت ہے۔ بانی (زبان) ہاتھ۔
پاؤں۔ لنگ۔ گدا۔ یہ پانچ کرم اندریاں ہیں۔ یہ بھی پرتیکش نہیں۔ صرف افعال سے
ان کا علم ہوتا ہے۔ ہاں ان کے کام بیشک پرتیکش نظر آتے ہیں۔ بانی سے شبد بولا جاتا
ہے۔ ہاتھ سے کچھ لیا اور دیا جاتا ہے۔ پاؤں سے چلا جاتا ہے۔ لنگ سے استری کا
سکھ بھوگا جاتا ہے۔ اور گدا سے مل کا تیاگ کیا جاتا ہے۔ یہ ان پانچ اندریوں کے
پرتیکش کام ہیں۔ جس قدر چلنا پھرنا ہے۔ خواہ وہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو۔ انہیں کے
ذریعہ انجام پاتا ہے۔ اس فہرست میں دھرم کرم وغیرہ سب طرح کے کام شامل ہیں۔ اور
انھیں کاموں سے کھیتی باڑی۔ بیوپار۔ جنگ و جدل۔ سنتان دھیان۔ ہوم یگیہ
سب ہو کر ان کی ہستی کو پرتیکش کرتے رہتے ہیں۔ یہ پانچوں کرم اندریاں منہ وغیرہ
استھانوں میں رہتی ہیں +

نوٹ۔ باہری جو عضو تم دیکھتے ہو۔ وہ ان کے رہنے کے استھان ہیں۔ اندریوں کا اصلی
روپ ان کے اندر رہتا ہے +

من یا بدھی۔ اور من جو انتہ کرن یعنی باطنی اندرونی اندری کہلاتا ہے۔ ان سب کا
حرکت دینے والا ہے۔ اور یہ ہردے کے استھان میں رہتا ہے۔ یہ اندرونی اندری
[illegible] باقی جو بیرونی اندریاں ہیں۔ اس کے بغیر گیان اور کرم اندریاں سب بیکام
ہوتی ہیں۔ اگر من نہ ہو تو کسی سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا +

بھوت اور اُن کے گُن - آکاش - وایو - اگنی - جل - پرتھوی - یہ پانچ مہابھوت
ہیں - اور شبد - سپرش - روپ - رس - گندھ اِن کے گُن ہیں - یہ تمام پانچ بھوت
ایک ایک تو اپنا خاص گُن رکھتے ہیں - اور باقی گُن جو اُن میں پرتیت ہوتے ہیں - وہ
اور چار دوسروں کے ہیں - ان کی صراحت اِس طرح پر ہے - آکاش سب سے پہلا بھوت
(عنصر) ہے - اس میں صرف ایک اپنا گُن شبد رہتا ہے - اور اُسی میں گھومتا رہتا ہے
ہوا میں دو گُن ہیں - شبد اور سپرش (چھونا) شبد تو آکاش کا گُن ہے - اور سپرش
وایو کا اپنا خاص گُن ہے - اگنی میں تین گُن ہیں - شبد - سپرش - روپ - ان میں سے شبد
آکاش کا اور سپرش وایو کا ہے - اور اگنی کا اپنا خاص گُن روپ ہے - جل میں چار گُن
ہیں - شبد - سپرش - روپ - اور رس - ان میں سے شبد آکاش کا - سپرش وایو کا -
اور روپ اگنی کا گُن ہے - جل کا اپنا خاص روپ رس (ذائقہ) ہے - اسی طرح پرتھوی
میں پانچ گُن ہیں - شبد - سپرش - روپ - رس - گندھ - اِن میں سے شبد آکاش کا
سپرش وایو کا - روپ اگنی کا - رس جل کا ہے - اور پرتھوی کا اپنا خاص گُن گندھ ہے ۔

گُنوں کی صراحت - شبد دھنی - پرتی دھنی - یعنی آواز اور صدائے بازگشت
کی صورت کا ہے - سپرش چھونے کو کہتے ہیں - یہ گرمی اور سردی کی شکل کا ہے - مگر
فرق یہ ہے - کہ یہ گرمی اور سردی جل و اگنی کی ملاوٹ سے ہے - وایو کی نہیں ہے
وایو میں تو صرف سپرش ہی ہے - اور وایو میں سے جو آواز "سی سی" نکلا کرتی ہے
وہ آکاش کی ہے - روپ صورت یا شکل کو کہتے ہیں - یہ اگنی سے مخصوص ہے - اور
اس کا خاصہ گرمی ہے - آگ سے جو "بھک بھک" آواز نکلتی ہے - وہ آکاش کے
شبد کی ہے - اور سپرش وایو کا ہے - جل میں گرمی - سردی - شبد اور سپرش ہے - سردی تو
اس کا - گرمی اگنی کا - اور شبد کلکل جو پانی سے برآمد ہوتا ہے آکاش کا - اور سپرش
وایو کا خاصہ ہے - پرتھوی میں بلکہ شبد آکاش کا - کھردرا پن سپرش وایو کا - سیاہ سفید

سے اذنشکار جاتا رہتا ہے۔ ویسے ہی اگیان اور اودیا کا پتھر قطعی طور پر جاتا رہتا ہے
یہہ دو قسم کے پھل ہیں۔ جو وچار کرنے پر پرتیکش اور اپروکش گیان کے ذریعہ پیدا
ہوتے ہیں۔ اس وچار سے یہہ جاننا چاہیئے کہ میں پنچ کوش وغیرہ سے آزاد ہوں۔
یہہ میرے ہی آشرے پر ہیں۔ میں ان کا آدھار ہوں۔ اور یہہ روپ نہیں ہیں۔
اس پرتیک تتو وچار کو بار بار کرنا چاہیئے +

خشم ہوا پنچدشی کا پہلا پرکرن پرتیک تتو وچار

نوٹ: اس پرکرن میں ۶۵ شلوک ہیں۔ چونکہ یہ محض ترجمہ ہی نہیں ہے بلکہ اور کچھ بھی ہے اس
لئے ان سب ۶۵ شلوکوں کو بیان ۵۰ پیراگرافوں اور چودہ پرچھیدوں میں تقسیم کرکے بیان کر دیا گیا ہے
تاکہ مطلب اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ اصل کتاب کا ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا گیا + شیو

دوسرا پرکرن پنچ مہابھوت بویک

پہلا پرچھید

پنچ مہابھوتوں کا بیان

تمہید: جگت کا کارن ایک ادوتیہ برہمہ ہے۔ مگر وہ من اور بانی کے پرے ہے۔
ان کی مدد سے اس کا جاننا مشکل ہے۔ اس لئے برہمہ گیان حاصل کرنے کرانے
کی غرض سے پنچ بھوتوں کے بویک کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو اس برہمہ کے کارج
ہیں۔ کارج پر غور کرنے سے کارن کا پتہ ملیگا +

دُور اور درخت کے دُور ہوتے ہی اُس کا سایہ بھی غایب ہو جائے گا۔ اسی طرح
جو کاتب سمادھی میں اہنکار کے دُور ہو جانے سے اہنکار کے آدھار پر جو جیو
پاپ کے سنچت کرم ہو گئے ہیں وہ بھی جاتے رہتے ہیں۔ واسنا۔ اہنکار منّنا۔ اور
سکام جیو پاپ کے کرم سب ہی جاتے رہتے ہیں۔ یہی پانچ باتیں برہم کے ساکشاتکار
کی راہ میں روکاوٹیں (پرتی بندھ) ہیں ✚

مہاواکیہ کی غرض برہم اچھید ہے۔ مگر پانچوں پرتی بندھ کی وجہ سے دبا رہتا
ہے۔ اور جب سمادھی کرنے پر یہ پرتی بندھ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ تو مہاواکیہ کے سننے
ہی اُس کا اپروکش گیان ہو جاتا ہے۔ اور جیو برہم کی ایکتا اس طرح پرتیت ہوتی ہے
جیسے ہاتھ میں لیے ہوئے آنولہ کی پھانکیں پھانکیں نظر آتی ہوئی تمام آنولہ کی
صورت یکبارگی آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ یہ سمادھی کا پھل ہے۔ اور
اس وجہ سے جگیاسو کے لئے سمادھی کے ابھیاس کی ضرورت ہے ✚

پروکش اور اپروکش گیان پروکش اور اپروکش گیان کے پھل الگ الگ ہیں
پروکش ظاہری گیان کو اور اپروکش باطنی گیان کو بولتے ہیں۔ جیسے کسی نے کہا۔ کہ
برہم ہے۔ اس طرح برہم کے ہونے کا یقین پروکش گیان ہے۔ مگر جب کسی وقت
تت توم اسی یا اہم برہم آسمی وغیرہ مہاواکیہ سننے سے یہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ
ہم اور برہم ابھید ہیں۔ تب اسی گیان کو اپروکش کہتے ہیں ✚

پروکش گیان سے بشرطیکہ وہ سچا ہو۔ آئندہ کے لئے پاپ نہیں ہوتے۔ اور
زندگی پاک بن جاتی ہے۔ اخلاقی حالت درست ہو جاتی ہے۔ چت میں معصومیت
آ جاتی ہے۔ مگر یہ ابھی تک پورن گیان نہیں ہوا۔ پورن گیان اکھنڈ ورتی سمادھی
والے جگیاسو کو گورو مکھ سے مہاواکیہ سننے پر ہوتا ہے۔ تب برہم کے ساتھ جیو کا
ابھید بھاو ہمیشہ کے لیے مٹ جاتا ہے۔ اور جیسے دوپہر کے سورج کی روشنی

جواب - سمادھی میں اکھنڈتا کا رورتی رہتی ہے - اور وہ پیدا بھی سمادھی ہی کے وقت میں ہوتی ہے سا - وہ اُسکے ابھیاس اور لگاتار محنت کا نتیجہ اور مشکا ہے - جو سمادھی سے پہلے کئے گئے تھے - گیتا کے چھٹے ادھیائے میں بھگوان سری کرشن جی اس سمادھی کا بیان ارجن کو سُناتے ہیں - اس لئے جگیاسو کو سمادھی کا ابھیاس کرنا چاہئے +

سوال - سمادھی کا کیا پھل ہے ؟ بغیر پھل اور نتیجہ کے جانے ہوئے کسی بات کا شوق نہیں ہوتا - پھل کے جان لینے سے میں بھی سمادھی کے واسطے محنت کروں گا +

جواب - سمادھی کے دو پھل ہیں - ایک تو جنم جنانتروں کے کئے ہوئے سنچت پاپ اور پُنیہ کے کرم نشٹ ہوجاتے ہیں - دوسرے اوّدیا اور اوّدیا کے کارج برہمہ کے ساکشاتکار کے سادھن سے ہٹ جاتے ہیں - اور انسان پھر نشکام ہوجاتا ہے - اور وہ بڑھ جاتا ہے - اسی وجہ سے برہمہ گیانی اس نروکلپ سمادھی کو دھرم میگھ یعنی دھرم کا بادل کہتے ہیں - اور جیسے بادل ہزاروں دھار سے برساتا ہے ویسے ہی اس سمادھی والے سے برہمہ کے ساکشاتکار کا دھرم ہزاروں ذریعے سے پرگٹ ہوتا ہے - ایک لمحہ کی نروکلپ سمادھی کئی اشومیدھ یگیہ کرنے سے بھی بڑھکر ہے +

چودھواں پرچھید

سمادھی کا پرم پریوجن

پرتی بندھ کا ناش - نروکلپ سمادھی کے ابھیاس سے گیان کے پرتی بندھ (پردے) اہنکار اور ممتا (خودی) کے سنسکاروں کا ناش ہوجاتا ہے - اور اہنکار کے ہٹ جانے سے پُنیہ پاپ کے کرموں کا مجموعہ بھی خود بخود ناش ہوجاتا ہے - درخت کی جڑ کاٹ

کرتا ہوا اپنے اندر چراغ کی لو کی طرح روشن ہو جاتی ہے۔ تو اسی کو گیانی سمادھی بتاتے ہیں ۔ ۴۹

سوال ۔ آپ کہتے ہو کہ سمادھی میں ترپٹی نہیں ہوتی۔ کیونکہ سب ورتیوں کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ اور جب ورتیوں کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ تو پھر برہم کار ورتی بھی نہیں رہتی۔ پھر کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ سمادھی میں اکھنڈا کار یعنی کبھی نہ ٹوٹنے والی ورتی ہوگی۔ آپ ہی کی باتوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ورتی کسی نہ کسی قسم کی اس حالت میں بنی ہی رہتی ہے ؛

جواب ۔ اکھنڈ کار ورتی تو سمادھی میں رہتی ہے۔ ورنہ سمادھی سے اُٹھ کر کیسے کوئی شخص اکھنڈ آنند کو یاد کرتا۔ اور اس کا انبھو کیسے ہوتا۔ اس سے ثابت ہے کہ اکھنڈا کار ورتی تو رہتی ہے ہاں ورتی کا ورتی بھاو نہیں رہتا۔ جیسے جل میں پڑا ہوا نمک گل کر جل سے مل جاتا ہے۔ اور الگ نہیں دیکھا جا سکتا۔ ویسے ہی ورتی بھی برہم میں ابھید ہو جاتی ہے۔ آنکھوں سے اس کا پتہ نہیں لگتا۔ مگر زبان سے چکھنے پر اس کے ذائقہ کا علم ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی اکھنڈ برہما کار ورتی ستھول درشٹی سے پرتیت نہیں ہوتی۔ مگر سوکشم درشٹی سے جانی جاتی ہے۔ سمادھی میں اکھنڈا کار ورتی کا رہنا مانا گیا ہے ؛

سوال ۔ سمادھی میں جو اکھنڈا کار ورتی ہوتی ہے وہ سمادھی کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ یا سمادھی سے اٹھنے پر پیدا ہونے کے وقت ہوتی ہے۔ اگر یہ کہو کہ سمادھی کے وقت ہوتی ہے۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اس وقت کسی قسم کی ورتی اٹھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور جو کہو وہ جاگرت میں پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ سمادھی میں نہیں رہتی۔ ورتی پیچھے پیدا ہوتی اور قائم ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے دونوں باتیں غلط

پندرھواں پرچھید

۴۳ شرون - منن - ندھیاسن - سمادھی وغیرہ

شرون منن - ندھیاسن - اس لئے مہاواکیہ کا جو مقصد جیو اور برہمہ کی ایکتا ہے۔
اُس کو شردھا کے ساتھ گورو کی زبان سے سُنو۔ شرون اور منن کرو۔ شرون سُننے اور
منن وچار کرنے کو کہتے ہیں۔ اور وچار کرکے دیکھو۔ کہ جو باتیں گورو کہتے ہیں وہ یتھارتھ
اور سچی ہیں۔ اور جیو برہمہ دونوں ایک ہیں۔ جب تم شرون منن میں لگو گے۔ تو یہہ شکوک اور
شبہات خود بخود دُور ہو جائیں گے۔ اور چت کی ورتی جب برہمہ آکار ہوگی تب
اُس کو ندھیاسن کہتے ہیں۔ اور جب پختہ یقین۔ پختہ تصور اور پختہ خیال کے ساتھ یہہ
ندھیاسن مضبوط ہو جائے گا۔ تب سمادھی پراپت ہوگی۔ اور ساکشاتکار ہو جائیگا

سمادھی و ندھیاسن کا فرق۔ ندھیاسن اور سمادھی میں فرق ہے۔ ندھیاسن سنسکرت
مادہ 'نی' (پہلے) اور 'دھے' (دھیان) سے نکلا ہے۔ گہرے دھیان کا نام ندھیاسن
ہے۔ تصور ایسا پختہ ہو جائے کہ اُس میں کسی طرح کی کمزوری نہ رہے۔ یہہ ندھیاسن ہے
اس ندھیاسن میں 'دھیاتا' 'دھیان' 'دھیے' کی تریپٹی رہتی ہے۔ یعنی تینوں حالتیں
دھیان کرنے والا۔ دھیان اور جس کا دھیان کیا جاتا ہے موجود رہتی ہیں۔ تریپٹی نام ہے
تثلیث کا۔ دھیان میں اِن کا رہنا ضروری ہے۔ جب کوئی کہتا ہے۔ کہ میں برہمہ کا
دھیان کرتا ہوں۔ تو تم سمجھ لو۔ کہ ابھی تک اُس میں تثلیثی مدارج۔ دھیانی۔ برہمہ
اور دھیان تینوں ہی ہیں۔ جب کامل ابھیاس ہو جائے گا۔ اور یہہ تینوں مِل کر ایک
ہو جائیں گے۔ اور تثلیثی امتیاز کی حالت دُور ہو جائے گی۔ تو اُسی کا نام سمادھی ہے۔
اور سمادھی کی حالت میں کوئی شخص اتنا بھی تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں برہمہ ہوں۔ ورنہ
پھر وہاں تثلیث اور تریپٹی ہوگی۔ چت جب اپنے چنچل رُوپ کو چھوڑ کر برہمہ کا دھیان

سوِیکلپ نِروکلپ کلپنا ہیں ۔ نِروکلپ کی بابت وکلپ اور سوِیکلپ کی بابت بھی وِکلپ کے سوال اُٹھانے سے پانچ طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہیں ۔ اول یہہ کہ رُوپ ۔ رُوپ والے وِشے میں ہوتا ہے یا روپ والے ہیں ۔ دوسرا یہہ کہ کریا ۔ کریا والے میں ہوتی ہے یا کریا ہیں ۔ تیسرا یہہ کہ گائے پنے کی جنیت (جاتی) گائے میں رہتی ہے یا کہ جو گائے سے مختلف ہے ۔ چوتھا کہ گھڑا گھڑے میں رہتا ہے یا کہ غیر گھڑے والے ہیں ۔ پانچواں یہہ کہ گھنٹ کا سمبندھ گھنٹ والے میں ہے یا کہ غیر گھنٹ والے ہیں ۔ اس طرح کے سوالات کے سلسلہ میں نتیجہ تو کچھ آتا نہیں ۔ گونگو کا مضمون ہوجاتا ہے ۔ اور آخر وچنی پنا ثابت ہوتا ہے ۔ اور خاموشی اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں بن پڑتا ۔ گورو اور شِشیہ کے اُپدیش کا بھی ابھاو ہوجاتا ہے ۔ ایسی حالت میں کوئی کسی کو کیا کہے اور کیا نہ کہے ۔ یہہ تم سمجھ لو ۔ کہ تعلیم کے سلسلہ کے جاری کرنے کی نیت سے نفی کے جاننے والوں نے برہمہ کی بابت سپنُورن پنا (مکمل) اور سچ آنند پنا کا اصول موضوعہ فرض کر لیا ہے ۔ اور ابھی کے آدھار یہہ سب اُپدیش اور تعلیم چلتی ہے ۔ برہمہ میں وِکلپ کا ابھاو ہے ۔ کیونکہ وکلپ سنکلپ من کا خاصہ ہے اور اُس مَن وکلپ کے بھی وِکلپ کا ابھاو ہے ۔ اور وہ او ستھا من باتی کے پرے کی تسلیم کی گئی ہے ۔ اور اُس میں لکش کا بھی ابھاو ہے ۔ کیونکہ یہہ لکش بھی من اور بانی کے آسرا ہے ۔ اس لئے جس طرح اُس برہمہ میں کلپ ہوا نظر آتا ہے ۔ ویسے ہی لکش کی بھی کلپنا کر لی گئی ہے ۔ اور برہمہ کو اکھنڈ سچدآنند مان لیا گیا ہے ۔ اور وہ مہا واکیوں کا لکش ہو رہے ۔ برہمہ وِدیا جو کچھ اس لکش کے بارہ میں کہتے ہیں ۔ وہ کلپنا ہی کر کے تو کہتے ہیں ۔ اس لئے یہہ اعتراض اُٹھانا غلطی میں داخل ہے ۔ تم کہتے ہو لکش سوِیکلپ ہے یا نِروکلپ ہے ۔ حقیقت یوں ہے ۔ کہ سوِیکلپ اور نِروکلپ دونوں ہی کلپنا کی ہوئی باتیں ہیں کلپنا کرنا ماننے کو کہتے ہیں ؟

الغرض جو کچھ اس بارہ میں کہا جائیگا - وہ سب سویکلپ ہی ہوگا - نروکلپ کبھی نہ ٹھہرے گا ؎

جواب - خوب! تم نے جو آتما کے سویکلپ اور نروکلپ ہونے کے متعلق سوال کیا ہے - تو تم ہی پہلے یہ بتاؤ - کہ تمہارا وکلپ سویکلپ کی بابت ہے - یا نروکلپ کی بابت ہے - جو نقص تم بیان پیش کرتے ہو وہ خود تمہارے سوال میں موجود ہے - نروکلپ کا وکلپ اور غیر واہمہ کا واہمہ تو ہوتا ہی نہیں - کسی غیر دولتمند کو دولت والا کہنا بالکل غلطی اور بھول ہے - اسی طرح نروکلپ کی بابت وکلپ کرنا بھی ہے اور جو کہو کہ سویکلپ کی نسبت وکلپ ہے تب ان اوستھا ورتی کا نقص حایل ہوتا جائے گا - اور وکلپ سویکلپ کا سلسلہ کبھی ختم ہی ہونے پر نہ آئے گا - جو وکلپ ہے وہ وکلپ ہے - جو جہاں بیٹھا ہے وہاں بیٹھا ہے - ورنہ سوالات کی وہ بھرمار ہوگی - کہ جس کا حد و حساب نہیں - ایک سوال تو یہ ہے - کہ جس کے آدھار پر وکلپ کیا جاتا ہے - وہ وکلپ آدھار سے مختلف ہے - یا اس کا روپ والا جیسا ہے - اگر یہ کہا جائے - کہ وکلپ کا آدھار وکلپ ہے - اور اسی کے جیسا ہے تو یہاں آتم آشرے دوش (نقص) حایل ہو گیا - کیونکہ وکلپ آپ ہی آدھار بنا اور آپ ہی اس کا آشرے بنا - یہ بات دنیا میں کہیں دیکھنے میں نہیں آتی - آج تک کوئی شخص اپنے ہی کندھے پر آپ چڑھا ہوا نظر نہیں آیا - اور جو یہ کہو - کہ آدھار والا وکلپ آشرے رہنے والے وکلپ سے مختلف ہے - تب یہ بتاؤ - کہ یہ آدھار والا وکلپ نروکلپ کے آشرے رہتا ہے یا سویکلپ کے - اور اگر آدھار والا وکلپ سویکلپ میں ہے تو یہ حیثیت اس کی کس نے قایم کی؟ اسطرح ایک وکلپ دوسرے کے آدھار پر برابر بنا پایا جائیگا - اور اس کا سلسلہ لامقطوع ہوگا - اور اسی کو شاستر میں ان اوستھا ورتی کا دوش کہتے ہیں ؎

یہہ سنسکرت مادہ "انو" (پیچھے) اور "اِن" (جانے) سے بنا ہے۔ وِتریک نام ہے جُدا کرنے کا۔ یہہ سنسکرت مادہ "وی" اور "اَتی" (پہلے) اور "رِیچ" ملانے سے بنا ہے۔ جیسے سُوت کے دھاگے میں مالا کے دانے پروئے ہوتے ہیں ویسے ہی آتما تینوں میں شامل رہتا ہے۔ یہہ الگ ہوجاتے ہیں۔ جب جاگرت ہے تب سوپن اور سُوشُپتی نہیں۔ اور جب سوپن ہے تب جاگرت اور سُوشُپتی نہیں اور اسی طرح جب سُوشُپتی ہے تب جاگرت اور سوپن نہیں ہیں۔ یہہ الگ الگ ہیں۔ مگر ان سب کا آدھار آتما تینوں میں رہتا ہوا تینوں کو وقت وقت پر پرکاش کرتا ہے۔ اِس طرح انوَے وِترِیک کے عمل سے یہہ سمجھ میں آتا ہے۔ اور اسی کو وِویک کہا جاتا ہے ✤

۳۸

اعتراض ۔ آپ ابھی پنچ کوشوں کا ذکر کر رہے تھے۔ اور ابھی جاگرت سوپن اور سُوشُپتی کے تین شریر ستھول۔ سوکشم اور کارن کا ذکر چھیڑ دیا۔ کہاں گیا اور کہاں گیا؟ صرف پنچ کوشوں ہی کے سلسلہ میں وِویک کو دکھائیے ✤

جواب ۔ یہہ پنچ کوش اِن شریروں سے الگ نہیں ہیں۔ اس لئے میرے بیان کو اس موقع پر غیر ضروری یا خلاف موقع نہ سمجھنا چاہئے۔ پران مے کوش۔ منومے کوش۔ اور وگیان مے کوش انکیں کی مجموعی حالت کا نام سوکشم شریر ہے۔ جو سوپن کی اوستھا میں اپنا تماشہ دکھاتا ہے۔ آنند مے کوش کارن شریر ہے۔ جو سُوشُپتی سے متعلق ہے۔ اور ان مے کوش ستھول شریر ہے۔ جو جاگرت میں پرتیت ہوتا ہے۔ ناک کو چاہے اِدھر سے پکڑو چاہے اُدھر سے بات تو ایک ہی ہے۔ جس طرح آتما کا انوَے وِترِیک اِن تین اوستھاؤں میں کیا گیا۔ ویسے ہی اِن پنچ کوشوں کے ساتھ بھی کیا جاسکتا ہے۔ آتما ان میں پرویا ہوا ہے۔ مالا کے دانوں سے سُوت کا دھاگا ہمیشہ جُدا رہتا ہے۔ کیا تم اس کو نہیں سمجھ سکتے ہو؟ صرف یہی ذہن نشین کرانا مقصود تھا

پرمود ۔ ورتیوں کے ساتھ ملی ہوئی حالت کو پریہ کہتے ہیں پیارے کو ۔ جیسے کسی چیز کی خواہش کے سلسلہ میں جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پیاری لگتی ہے ۔ مود اُس چیز کے پراپت ہونے کی خوشی کا نام ہے ۔ اور پرمود اُس چیز کو پراپت کرنے پر بھوگنے کے سُکھ کو کہتے ہیں ۔ یہ تینوں ورتیاں اودیا کے ساتھ ملی جُلی رہتی ہیں ۔ اور وہ کارن شریر کہلاتی ہوئی آنندمے کوش کا نام پاتی ہیں +

سوال ۔ پنچ کوشوں سے ملے ہوئے آتما کو اُن سے الگ کرنا مشکل ہے ۔ جیسے جل اور ہلدی وغیرہ کے رنگ جب آپس میں مل جاتے ہیں تب اُن کو الگ کر دکھانا آسان تو نہیں ہے ؟

جواب ۔ جل میں نرملی ڈال دو ۔ رنگ نیچے بیٹھ جائیگا ۔ اور پانی صاف نظر آنے لگیگا ۔ اسی طرح جب گورو کا اُپدیش سُن کر ویویک رُوپی نرملی من میں پڑ جاتی ہے تو چت اپنا شُدھ برہم رُوپ نظر آجاتا ہے +

سوال ۔ ویویک کس کو کہتے ہیں ؟

جواب ۔ ویویک تمیز کو کہتے ہیں ۔ جاگرت ۔ سوپن ۔ سُشُپتی تین اوستھائیں ہیں ۔ اِن کے علیحدہ علیحدہ رُوپ کو سمجھنا ویویک ہے ۔ اِن مے کوش کی سمجھ استھول شریر میں جاگرت اوستھا میں ہوتی ہے سوپن میں نہیں ہوتی ۔ کیونکہ سوپن میں یہ بیکار پڑا رہتا ہے ۔ جس شخص یا شے کو تم جاگتے ہوئے دیکھتے ہو اور اُس کے استھول شریر کا علم رکھتے ہو ۔ سو جانے پر وہ نظر نہیں آتا ۔ مگر آتما سوپن اور جاگرت دونوں ہی میں قیام رکھتا ہے ۔ یہ دونوں اُسی کے آدھار پر رہتے ہیں ۔ اور جیسے مالا کے دانوں میں سُوت پرویا رہتا ہے ۔ ویسے ہی اِن دونوں میں آتما کا حال ہے ۔ اس وچار کو شاستری انونے وتریک کہتے ہیں ۔ ملا جُلا دیکھنا وِتریک اور الگ الگ دیکھنا انونے ہے ۔ اسی عمل کو ہم تقطیع اور تحلیل بھی کہہ سکتے ہیں ۔ انونے نام ہے الگ کرنیکا

گیارھواں پرچھید

پنچ کوش کا بیان

گورو کا اُپدیش - جب جوبہت دُکھی ہوتے اور گھبراتے ہیں - تب گیان دان گورو، پرکٹ ہوکر ان کو اُپدیش دیتے ہیں - کہ اصل میں جن شریروں کا تو اپنی نادانی سے ابھمانی بنا ہوا ہے - وہ تیرے رُوپ نہیں ہیں - تو تو پنچ کوشوں سے جو ان شریروں کے اندر گت ہیں نیارا ہے - اُنکے چاہیے جو یک شکتی اور گیان درشٹی کو بڑھا کر اور اصلی رُوپ کو ان سے الگ دکھا کر وہ جیوں کو جتاتے - اور ان کو اپنا اصلی رُوپ درساتے ہیں تب جیو پرمانند کو پراپت ہو جاتا ہے - اور اودیا کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے

پنچ کوش - پنچ کوش پانچ طرح کے ہیں - کوش کہتے ہیں صندوق یا غلاف کو - اُن کے نام سنو - پہلا ان مے کوش ہے جو یہ ستھول شریر ہے - اور پنچی کرت پنچ بھوتوں سے بنا ہوا ہے - سوکشم شریر میں تین کوش ہیں - پران مے کوش - منو مے کوش - وگیان مے کوش - ان میں سے پران مے کوش پانچ پران اور پانچ کرم اندریوں کے مجموعہ سے بنا ہے - یہ پران مے کوش اپنچی کرت پنچ بھوتوں کے رجوگن انش سے پیدا ہوا ہے منو مے کوش پانچ گیان اندریاں اور چھٹے من کی مجموعی حالت ہے - جو اپنچی کرت پنچ بھوتوں کے ساتوک انش سے پیدا ہوا ہے - اور پانچ گیان اندریاں اور چھٹی بدھی - ان کی مجموعی حالت کا نام وگیان مے کوش ہے - یہ وگیان مے کوش بھی پنچ بھوتوں ہی کے ساتوک انش سے پیدا ہوا ہے - چار کوش تو ہو گئے - اب جو پانچواں کوش ہے - اور آنند مے کوش کہلاتا ہے - اودیا نام مانا گیا ہے - وہ اور کچھ نہیں ہے - صرف ملین ستو پردھان اودیا ہے جو ترگن روپ

اجمالی کہا جاتا ہے - دوسرا سوکشم شریر ہے - جو سترہ تتوں کا بنا ہوا ہے - سترہ
تتو یہ ہیں - ایک من ایک بدھی - پانچ گیان اندریاں - آنکھ - کان - ناک - توچا
جہجیا - پانچ کرم اندریاں - ہاتھ - پاؤں - لنگ - گدا - پانچ پران - پران -
اپان - ویان - ادان - سمان - ان سترہ تتوں کی پیدائش اپنچی کرت مہا بھوتوں
سے ہوتی ہے - سو پانچ بھوت یہ ہیں - آکاش - وایو - تیج - جل - پرتھوی -
ان پانچوں کی پیدائش ایشور کے حکم سے تموگن پردھان پرکرتی سے ہوتی ہے
جیوں کے سکھ دکھ کے انبھو کے واسطے پانچ بھوتوں کے ستوگن انش سے پانچ
گیان اندریاں پیدا ہوتی ہیں - آکاش کے ستوگن انش سے شروتر اندری وایو کے
ستوگن انش سے توچا یعنی لامسہ (چھونے کی) اندری - اگنی کے ستوگن انش سے چکشو
اندری - جل کے ستوگن انش سے رسنا (زبان میں چکھنے والی) اندری اور پرتھوی کے ستوگن انش سے
گھران (ناک سونگھنے والی) اندری پیدا ہوتی ہے - پانچ گیان اندریوں کی یہی اتپتی ہے
اور پانچ بھوتوں کے ملے ہوئے ستوگن انش سے انتہ کرن (اندرونی اندریاں) پیدا ہوتی ہیں جو نشچے
وکلپ روپ ورتی والی ہے یہی من ہے اور جو نشچے (یقین) روپ ورتی والی ہے یہ بدھی ہے
من بدھی کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے - پانچ بھوتوں کے رجوگن انش سے پانچ کرم اندریاں پیدا ہوتی ہیں آکاش کے
رجوگن انش سے بانی (زبان قوت کلام) وایو کے رجوگن انش سے ہاتھ
اگنی کے رجوگن انش سے پاؤں - جل کے رجوگن انش سے لنگ (آلہ تناسل)
اور پرتھوی کے رجوگن انش سے گدا (مقعد یا پاخانہ) اندری پیدا ہوتی ہیں - اور
اور پانچ بھوتوں کے ملے جلے ہوئے رجوگن انش سے پانچ پران پرگٹ ہوتے
ان ہی سترہ تتوں کی مجموعی حیثیت کا نام سوکشم شریر ہے - یہ سوکشم شریر دو
طرح کا ہے - ایک سمشٹی (کلی) اور دوسرا ویشٹی (جزوی) چونکہ جیوں کی طرح ایشور
بھی شریر والا ہے - اس سوکشم شریر کے ابھیمان سے ایشور تو ہرنیہ گربھ کہلاتا

ہوا بہنے سے لڑکوں کی پیڑ ہے۔ مگر بیچ میں پردہ حائل ہے وہ نظر نہیں آتی۔ ایسی پردہ کا نام پرتی بندھ ہے۔ باپ کو لڑکے کے آواز کی سنائی نہ دینا صرف دو بہرے لڑکوں کے پڑھنے کی آواز سے ہے۔ ورنہ وہ سامانیہ ریتی سے سنائی دیجاتی۔ اسی طرح آنند کا نہ بہانا اوڈیا کے پرتی بندھ کی وجہ سے ہے۔ اس اوڈیا ہی کی وجہ سے بیرت گیان ہو گیا ہے۔ جس کے سبب سے کہ روپ وشیوں میں سکھ دُکھ کی پرتیت ہوتی۔ اور آتما میں سُکھ کی پرتیت نہیں ہوتی ✱

دسواں پرچھید

اودیا کے دو روپ وغیرہ

۳۲ اودیا کے دو روپ - برہم کے چِدانند روپ کا جو پرتی بندھ ہے۔ وہ پرکرتی سے۔ جو تین گُن ست رج اور تم والی ہے۔ اس کے دو روپ ہیں۔ ایک مایا اور دوسری اودیا۔ جیسے چھپے ہوئے گیتوں کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ ایک آنا اور دوسرا چوکر (بھوسی) آنا سار ہے۔ اور چوکر اسار ہے۔ ستو پردھان پرکرتی کو آنا سمجھو۔ اور اسار پردھان پرکرتی کو بھوسی تصور کرو۔ ستو پردھان پرکرتی اودیا ہے ✱

۳۳ ایشور اور جیو - مایا میں چیتن کا عکس یعنی پرتی بمب ہے وہ ایشور ہو گیا ہے۔ مایا اس کے ماتحت ہے۔ اور اودیا میں چیتن کا عکس یعنی پرتی بمب ہے۔ وہ جیو کہلاتا ہے۔ جیو اَلپگیہ ہے۔ اور مایا کے تابع ہے۔ اور یہ مایا اس کا شریر یعنی غلاف ہو جاتی ہے۔ جو تین قسم کی ہے۔ اور پہلا اودیا خود کارن شریر کہلاتی ہے۔ اور اس کے ابھمانی ہونے کی وجہ سے جیو کا نام پراگیہ رکھا گیا ہے یوجس نے کے ساتھ گہرا سمبندھ کرکے اس کو اپنا روپ مان لیے اس کو اس کا

تو پھر وشے بھوگ کے لئے آنند کی خواہش نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ آتما جیتی خود پرمانند ہے۔ تو پھر اُس کو اور آنند کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کسی خوش ذائقہ اور لذیذ چیز کے کھاتے ہوئے کوئی شخص کتوں کا جُوٹھا کھانا کب گوارا کرے گا۔ اور اگر کہو کہ آتما میں پرمانند رُوپتا نہیں بھاستی۔ اس وجہ سے وہ نفسانی اور جسمانی بھوگوں کی طرف دوڑتا ہے۔ خواہ یوں کہو۔ کہ کسی کے گھر میں خزانہ دبا ہے مگر نادانی کی وجہ سے کوڑی کوڑی پر جان دیتا ہے۔ یہی حال آتما کا ہے۔ تو پھر آتما میں پریم نہ ہونا چاہئے۔ پریم ہمیشہ جان لینے پر ہوتا ہے۔ آتما کو اپنے پرمانند رُوپ کا گیان ہے نہیں۔ تو پھر اپنے آتم رُوپ کے ساتھ اُس کو پریم کیسے ہوگا؟ اور اس حالت میں وہ پریم پریم کیسے کہلائیگا۔ اس سے آتما پرمانند رُوپ نہیں ہے۔

جواب۔ سُنو۔ بھاسنے میں دو بھید ہیں۔ ایک سامانیہ (معمولی) یعنی سامان دوسرا وشیش یعنی اسادھارن (غیر معمولی) آتما کا پریم سامانیہ روپ سے بھاستا ہے وشیش رُوپ سے نہیں بھاستا۔ یہ سبب ہے۔ کہ اُس کو وشیوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اور چونکہ سامانیہ رُوپ میں پرمانند روپ بھاستا ہے۔ اس لئے آتما پر عم پریم ہے۔ پرمانند رُوپتا بھاستی بھی ہے۔ اور نہیں بھی بھاستی۔ یہ دو باتیں ہیں۔

اعتراض۔ بھاسنا اور نہ بھاسنا دونوں حالتوں کا ایک ہی وقت میں ہونا غیر ممکن ہے۔

جواب۔ جیسے کوئی لڑکا مدرسہ میں اور لڑکوں کے ساتھ مل جُلکر پڑھتا ہے۔ اُس کا باپ سامانیہ ریتی سے اُس کی آواز کو سُنتا ہے۔ اور وشیش رُوپ سے نہیں سُنتا۔ اسی طرح آتما کے پرمانند رُوپ کا بھان بھی ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا ہے۔ سامانیہ ریتی سے بھاستے ہوئے اور اُپادھیوں اور پرتی بندھکوں کے کارن اُس کا بھاسنا نہیں بھی ہوتا۔ پرتی بندھک کہتے ہیں پردہ یا قید کو۔ مثلاً

ست پرکاشک والا اور دائمی ہے۔ وہی ست ہے۔ اور وہی چیتن ہے ؛
یہی سنگیا اپنا آتما ہے۔ اور آتم روپ ہے۔ اور یہی پرمانند سروپ ہے۔
یہ نہ مرتا ہے نہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ اپنے پریم میں مگن رہتا ہے۔ کیونکہ پریم اور
آنند خود اسی کی ذات ہے ؛

اعتراض۔ اگر تم میں اوروں کے لئے تو پریم ہے۔ وہ پریم روپ بجاتے ہیں ؛

جواب۔ تمہارے اعتراض کا جواب خود تمہارے سوال میں موجود ہے۔
تم میں پریم اور آنند ہے۔ اس وجہ سے محض تمہارے اپنے پریم کے عکس کی وجہ
سے لڑکے بالے پریم سروپ بجاتے ہیں۔ جیسے روشن شمع اپنے نور سے اوروں
کو نورانی کرتی ہے۔ ویسے ہی تم بھی اپنے پریم سے اوروں کو پریمی بناتے۔ مانتے
اور دیکھتے ہو۔ اور اگر تم میں پریم نہ ہوتا۔ تو ان میں کبھی تم کو پریم نہ نظر آتا۔ اس کا تجربہ
تم کو بیوہار زندگی کے روزانہ کاروبار میں ہوتا ہے۔ پریم تو صرف آتما کا نام ہے
وہی پرماتما ہے۔ اور ہر طرح پریم کا آشرے ہے ؛

نواں پرچھید
پرمانند کا نرنے

۲۹

آتما پرمانند ہے۔ اسی مسئلہ کو اور وضاحت کے ساتھ ذہن نشین کرنے پر
تم کو پتہ لگیگا۔ کہ جس برہم کو تم سچدانند و پرمانند مان رہے ہو۔ وہ خود تمہاری ذات
ہے۔ اپنشدوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔ اور جیو برہم کی ایکتا کو ثابت کیا ہے ؛

اعتراض۔ تم آتما کو پرمانند بتاتے ہو۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ سوال یہ ہے۔
کہ کیا آتما میں پرمانند روپ پایا جا سکتی ہے یا نہیں جا سکتی۔ اگر یہ کہو کہ جا سکتی ہے

نہیں ہوتا۔ جب گھٹ کا علم غائب ہو جاتا ہے۔ تب پٹ کا علم ہوتا ہے۔ یہ ہم تجربہ کرکے دیکھتے ہیں۔ تمہاری بات کیسے مان لیں۔ کہ انجھو نت دوردائم قائم ہے +

جواب - ہم یہاں خود تم سے سوال کرتے ہیں۔ انجھو کی موت اور پیدائش کا کوئی دیکھنے یا جاننے والا ساکشی[ا] ہے یا نہیں۔ اگر یہ کہو کہ ساکشی کوئی بھی نہیں ہے تو بغیر ساکشی کے اُس کی موت اور پیدائش کو ثابت کیسے کر سکو گے! اور اگر یہ کہو کہ انجھو کی موت اور پیدائش کا ساکشی ہے۔ تو پھر تم کو یہ بتانا پڑے گا۔ کہ وہ ساکشی کون ہے؟ آیا انجھو خود ساکشی ہے یا انجھو کے سوا اَن گھٹ پٹ وغیرہ ساکشی ہیں؟ اگر یہ کہو کہ انجھو خود ہی ساکشی ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ جس انجھو کی موت اور پیدائش کا علم ہوا۔ وہ اسی انجھو کو ہوا یا اُس سے جدا کوئی اور انجھو ساکشی ہے؟ اگر کہو کہ وہی انجھو ساکشی ہے جس کو علم ہوا تھا۔ تو تمہارا کہنا غلط ہوگا کیونکہ تم خود انجھو کے موت اور پیدائش کو مان رہے ہو۔ جو مر گیا۔ اُس کو اپنے مرنے کا علم کیسے ہوگا۔ اپنے ناش کا ساکشی آپ کوئی نہیں ہوتا۔ ناش کا ساکشی تو وہ ہوگا۔ جو ناش ہونے کے بعد بھی زندہ رہے۔ اور دوسرا انجھو ہے نہیں۔ پھر وہ ساکشی کیسے ہوا اور گھٹ پٹ وغیرہ تو کسی حالت میں انجھو کی موت اور پیدائش کے ساکشی ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ جڑ ہیں۔ چیتن نہیں ہیں۔ ان سب باتوں پر غور کرنے سے اس نتیجہ پر پہنچنا ہوگا کہ انجھو کی موت اور پیدائش نہیں ہے۔ اور وہ آپ بذات خود سویم پرکاشوان ہے۔ اور اپنے پرکاش کے علاوہ اُس کو اور کسی پرکاش کی خواہش نہیں ہے۔ سورج خود پرکاشوان ہے۔ وہ اپنے پرکاش کے دکھلانے کے لئے چراغ اور فتیل سوز کی روشنی کا محتاج نہیں ہے۔ اس لئے انجھو آپ

[ا] گواہ۔ شاہد۔ ناظر۔ مشاہدہ کنندہ +

کبھی نظر نہ آنے کی یہ مسلمہ اصول ہے۔ آنکھ جب کھلتی ہے۔ اور نظر کی دھار کسی چیز کو گھیر لیتی ہے تب ہی اُس کو دیکھتی ہے۔ بغیر اس کے دیکھنا بالکل غیر ممکن ہے۔ اسی طرح جب اندریوں کا سمبندھ سوشپتی کے اگیان کے ساتھ ہوتا ہے۔ تب جا کر اُس کا اُن کو علم ہوتا ہے۔ اور یہ علم نہ ہو سکنے پر ناش ہو جاتا ہے۔ یعنی ناش ہوئی چیزوں کا علم کیسے ہو گا؟ اور اگر ناش ہونے پر بھی کسی چیز کے ساتھ اندریوں کا سمبندھ مانو گے۔ تو پھر مرے ہوئے باپ کا بھی پانچ دس برس گزرنے پر آنکھوں کے ساتھ دیکھنے کا سمبندھ پایا جائے گا۔ اس لئے یہ کہنا کہ سوشپتی کے ناش ہو جانے پر اُس کے اگیان کا انبھو ہوتا ہے غلط ہے۔

تم نے یہ اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ سوشپتی کے اگیان کا گیان سمرتی کا گیان نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سمرتی کہتے ہیں سمرن یا یاد کرنے یا دھیان کو۔ تم کو اگر سوشپتی کے اگیان کا گیان نہیں ہوا۔ تو پھر سوشپتی کی حالت کی یاد کیسے آئی؟ جب تک کسی شے کا علم نہ ہو۔ تب تک اُس کی یاد کیسی اس لئے یہ گیان جو سوشپتی کا جاگنے پر ہوتا ہے سمرتی گیان۔ یعنی حافظہ اور یادداشت کا علم ثابت ہو گیا۔

اب یہاں تم کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ کہ جاگرت۔ سوپن۔ اور سوشپتی تو الگ الگ ہیں۔ مگر ان کے انبھو میں بھید نہیں ہے۔ انبھو گیان ہمیشہ ابھید رہتا ہے۔ جو کل کا علم تھا وہ آج بھی ہے۔ اُس میں ابھید کیسا! وہ تو جیوں کا تیوں ہے۔ صرف اُپادھی یعنی اسباب وسیلوں کی وجہ سے اُس میں اختلافات کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ اسی طرح برسوں کے گیان۔ جگوں کے گیان۔ کلپانتروں کے گیان میں بھی ابھید ہے۔ انبھو تو جیسا ہے ہمیشہ ویسا ہی رہیگا۔ نہ وہ پیدا ہوتا ہے اور نہ ضایع ہوتا ہے۔ وہ نِت دائم اور قائم ہے۔

اعتراض - یہ کہنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ گذشتہ اور کپڑے کا علم ایک سا

جواب :- اگر انبھو نہ ہوتا - تو تم سُوشپتی اوستھا کا نام رُوپ کیسے قائم کرتے اور کس طرح اُس کی بے خبری کا پتہ لگاتے - جب تم کو خبر ہے تب ہی تو اس کی حیثیت - حالت - اور کیفیت کا نام روپ بیان کر سکتے ہو - یہاں کم از کم تم کو اس قدر تو تسلیم کرنا پڑے گا - کہ تم کو بے خبری اور اگیان کا علم ہوتا ہے - اگر کوئی شخص گنگا کے گہرے پانی میں غوطہ مار کر باہر نکلنے پر یہ کہے کہ غوطہ لگانے پر مجھ کو سردی تھی اور گرمی سے نجات مل گئی تھی ۔ تو تم اُس سے یہی نتیجہ اخذ کرو گے - کہ اُس کو وہاں سردی کا انبھو ضرور ہوا - ورنہ وہ اُٹھ کر اس طرح کیسے کہتا - اسی طرح جب سُوشپتی میں جاتے ہو تو جاگرت اور سوپن کے دُکھدائی دوندوں اوستھا سے نجات ہو جاتی ہے ۔ اور تم خود کہتے ہو - کہ سُوشپتی میں ان کی خبر تک نہیں تھی ۔ لیکن یہاں اتنا تو ماننا پڑے گا - کہ تم کو بے خبری کا انبھو ہوا - اسی بے خبری کو اگیان کہتے ہیں - اور اس اگیان کا پتہ سُوشپتی میں ملتا ہے - ایسی پرتیکش کے ملنے کو انبھو کہا جاتا ہے - پس یہاں بھی انبھو کا موجود رہنا ثابت ہو گیا +

اعتراض :- مگر یہ انبھو سُوشپتی میں نہیں ہوا - بلکہ سُوشپتی سے اُٹھنے پر ہوا ہے - سُوشپتی میں محو ہونے پر کسی نے آج تک بے خبری کی خبر نہیں دی - بلکہ اُس سے اُٹھنے پر ہی ایسا کہا جاتا ہے - اس لئے یہ انبھو سمرتی گیان نہیں ہے - اور نہ وہ حافظہ کا علم قرار دیا جا سکتا ہے - جن کی یاد دل میں رہتے وہ حافظہ کا علم یا سمرتی گیان کہا جاتا ہے - مگر یہاں یادداشت یا ذہن کی بالکل معدومیت ہے - پس سُوشپتی میں تو کم از کم انبھو کا ابھاو تسلیم کرنا پڑے گا ؟

جواب :- یہ تمہارا کہنا غلط ہے کہ سُوشپتی سے اُٹھ کر بے خبری کا علم نہیں ہوتا بلکہ خود سُوشپتی میں ہوتا ہے - دیو ہارک جگت کا کوئی علم بغیر گیان اندریوں کی مدد کے نہیں ہوتا - جب تک آنکھ کی ورتی کا کسی شے سے میل نہ ہوگا تب تک وہ

نظر آتا ہے۔ اور اُس میں نام روپ قائم کر لیا جاتا ہے۔ مگر اصل میں آکاش میں کیا
بھید ہے۔ وہ تو جیون کا تیون ایک ہی ہے۔ اسی طرح جس گیان یا ابھو سے ان کا
علم ہوتا ہے۔ اُس کو تمیز کرانے کے لئے دو کہا جاتا ہے۔ مگر حقیقت میں تو ایک ہی ہے
اس لئے ابھو میں بذات خاص کوئی بھی بھید نہیں ہے۔ وہ آکاش کی طرح سب میں
محیط کل ہے۔ اور اُس کے ٹکڑے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہوئے اور نہ ہونگے یوں ہی
جاگرت سوپن اور سوشپتی کے ابھو کو سمجھ لو۔

اعتراض۔ جاگرت میں پدارتھوں کا بھید ہے۔ چیزیں الگ الگ نظر
آتی ہیں۔ مگر سوپن میں ان پدارتھوں کا بھید نہیں ہے۔ اور ابھو کی ایکتا ہی ہے۔
پس جاگرت اور سوپن میں بھید نہیں ہوا۔ دونوں ایک ہی ثابت ہوئے اور
دونوں کو ایک مان لینے میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔

جواب۔ جاگرت کے پدارتھ ہو بہ رکب درشٹی سے دیر تک رہنے والے
نظر آتے ہیں۔ جو آج ہے اُس کو کل بھی دیکھتے ہو۔ یہ کیفیت سوپن کی نہیں ہے
کیونکہ سوپن کے پدارتھ صرف سنکلپ یعنی خیال ہی میں نظر آتے ہیں۔ وہ خیال
کرتے ہی پیدا ہوتے اور خیال ہی میں محو ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سوپن اور
جاگرت میں بھید تو ہے۔ ایسے ہی سوپن اور سوشپتی کا بھید ہے۔ یہ اوستھائیں
بھید والی ہیں۔ اس لئے ان کو ابھو یا گیان کی طرح ابھید نہیں کہا جا سکتا۔

اعتراض۔ سوشپتی میں تو ابھو بھی نہیں ہے۔ کیونکہ سوشپتی سے اُٹھنے
کے وقت سب لوگ ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔ کہ "ایسی بے خبری کی نیند تھی۔ کہ
مجھ کو کسی کا بھی گیان نہیں تھا۔ یہ ابھو نہ ہونے کا یقینی ثبوت ہے۔ اس
نظر سے تم کیسے کہتے ہو۔ کہ جاگرت۔ سوپن۔ اور سوشپتی کا ابھو ابھید ہے۔
اصل میں تو ابھو نہیں ہے۔

میں گپت رہتا ہؤا اصل میں جُدا ہے - اور سب میں رما ہؤا پرتیت ہو رہا ہے -
اور تتو کہتے ہیں جو پراسیت اور سوبھاؤ کو - اس آتما کا سوبھاؤ و سچدانند ہے - یہی
کے بویک کو اس پرکرن میں بیان کرتا ہے - کیونکہ جب تک اس کا بویک نہ کیا
جائیگا تب تک سنسار کا بھرم نہ دُور ہوگا - شمع فانوس کے اندر روشن ہے -
فانوس کپڑے کا لطیف ستھول خواہ خیالی پردہ ہے - شمع کی روشنی اُس کے اندر
بھی ہے اور باہر بھی ہے - نادان کی نظر شمع پر نہیں ہے وہ فانوس کے سُوت کے
رشتے اور دھنیوں پر ہے - اور وہ سمجھتا ہے - یہ فانوس ہی پرکاشوان ہے - اسی طرح
یہ شریر اور جسم بھی آتما کی وجہ سے پرکاشوان ہے - مگر مُورکھ آتما کو نہ جان کر جسم اور جسم
کی اندریوں ہی کو پرکاش والا مان رہا ہے - جسم - حواس - اور پنچ کوش وغیرہ سے
آتما کو جُدا کر دکھاتا ہے - تاکہ ادویت کی سمجھ آسکے ۔

۲۳ - **تین اوستھا بویک** - جاگرت سوپن سوشپتی تین حالتیں ہیں - جو الگ الگ
نظر آتی ہیں - یہ بھول انبھو یعنی گیان کے آدھار ہیں - جس انبھو سے اُن کا رُوپ
سمجھ میں آتا ہے - وہ ایک ادویت اور ادوتیہ ہے - مگر یہ جُدا جُدا ہیں - گھٹ (گھڑا)
اور پٹ (کپڑا) یہ دونوں مختلف ہیں - کیونکہ گھڑے کا دھرم جل دھارن کرنے کا ہے
اور کپڑے کا دھرم سردی اور گرمی سے نجات دلانے کا ہے - یہ اِن دونوں کی حیثیت
ہے - لیکن جس علم سے اُن کا یہ رُوپ سمجھ میں آتا ہے - وہ ایک ہے - اُس میں نام
کے لئے بھی فرق نہیں ہے - اور یہی گیان آتما ہے - مثال کے طور پر اس طرح سمجھو
آکاش ایک ہے - مگر گھٹ آکاش - مٹھ آکاش کا بھید جو پرتیت ہو رہا ہے وہ
بھرم کی وجہ سے ہے - گھڑے نے جس قدر آکاش گھیر رکھا ہے وہ گھٹ آکاش
ہے - اور مٹھ (مکان) نے جو آکاش گھیر رکھا ہے وہ مٹھ آکاش کا نام پاتا ہے -
یہ دونوں اُپادھی کہلاتے ہیں - اُپادھی کی وجہ سے گو آکاش میں اختلاف اور دوئیا

کا پرپوجن دو ہے۔ ایک تمام دکھوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ۔ دوسرا دائمی سکھ کی ہمیشہ
کے لئے پراپتی۔ یہ کہنے کے لئے دو تو ہیں۔ مگر بات ایک ہی ہے۔ جب پرم آنند کی
پراپتی ہوگی تو دکھ جاتا رہیگا۔ دکھوں کے ابھاو ہی کا نام سکھ ہے۔ یہی ویدانت
شاستر کا مقصد ہے ۔

ان چار باتوں کو مدنظر رکھ کر اگر ویدانت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تب تو یقینی فائدہ
ہوگا۔ اور جلد ہوگا۔ اگر ان کے ذہن نشین کئے ہوئے بغیر کوئی شخص کسی کو یوں
ہی تعلیم دیتا ہے۔ خواہ کوئی شخص ویدانت شاستر کو محض علمی واقفیت۔ تفریح۔
بحث مباحثہ خواہ عقلی دنگل بازی کے خیال سے پڑھتا ہے۔ تو جو اصلی مقصد ویدانت
کا ہے وہ مفقود رہیگا۔ اور وہ ویدانتی کہلاتا ہوا بھی غیر ویدانتی بنا رہیگا۔ اس نظر
سے چاروں انوبندھ پہلے ہی سے ذہن نشین کرا دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے
پڑھانے میں وچار کرنے۔ اور من کی ورتیوں کے برہم کار بنانے بنوانے میں سہولیت
ہو ۔

انوبندھوں کا بیان ختم ہوا ۔

آٹھواں پرچھید

پرتیک تتو ویویک

پرتیک تتو ویویک ۔ جس شخص کا دل گورو کے چرن کمل کی بھگتی اور سیوا
کرنے سے شدھ ہو گیا ہے۔ اور اس میں راگ دویش وغیرہ نہیں رہا ہے۔ اس کے
لئے اب پرتیک تتو ویویک کا بیان کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ سکھ پورک برہم گیان کی پراپتی
کر سکے۔ پرتیک نام ہے ساکشی چیتن کا۔ جو تمام اندریوں کو پرکاشمان کرتا رہتا ہے
اور جو سب سے الگ تھلگ اور نیارا ہے۔ اور سب کا آدھار ہوتا ہوا اور سب کے

باپ پیدا کرتا ہے بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ باپ اور بیٹے کے درمیان پیدا کرنے اور پیدا ہونے کا سمبندھ ہے۔ یہ ان کے درمیان نسبت اور تعلق ہے +

اعتراض۔ اگر جیو برہم کی ایکتا در اصل صحیح ہے۔ تو پھر اُس کے بیان کرنے خواہ اُن کے نسبتی تعلقات قایم کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ جو ہے سو ہے۔ اس سے زیادہ گفتگو کرنا فضول ہے +

جواب۔ آگ کی چنگاڑی میں آگ ہے۔ اور لکڑی میں بھی آگ ہے۔ ان کے درمیان جلانے جانے اور جلنے کا سمبندھ تو پہلے ہی سے ہے۔ لیکن اگر دونوں مقابلہ کر کے نہ دیکھا جائیگا۔ تو یہ نسبت سمجھ میں کم آئے گی۔ اگر کوئی اس نسبت کو سمجھ گیا تو اُس سے بیشک کہنا سُننا فضول ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بھرم میں پڑا ہے۔ تو پھر اُس کو کیوں نہ بتا دیا جائے۔ اس میں ہرج ہی کیا ہے؟

اعتراض۔ آپ نے ابھی کہا ہے۔ کہ آگ لکڑی میں بھی موجود ہے۔ یہی کیوں نہیں کہا گیا؟

جواب۔ آگ لکڑی میں موجود تو ہے۔ مگر وہ جلتی یا جلاتی نہیں۔ یا تو لکڑی کے ذرّوں کو سمجھا جائے۔ اور جب آگ پرگٹ ہوگی تب سمجھ میں بات آ جائے گی۔ اور یا آگ کے مقابل اُس کو کر دیا جائے تب سمجھ آ جائے گی۔ ویدانت یہی کام کرتا ہے +

اس سمبندھ کو تیسرا انوبندھ سمجھو +

ساتواں پرچھید

(۴) پریوجن

پریوجن۔ پریوجن نام ہے مقصد کا۔ بغیر مقصد کے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ ویدانت

چار انوبندھوں میں سے پہلے انوبندھ ادھکاری کا بیان ہوچکا +

پانچواں پرچھید

وشے کا برنن

وشے - وشے نام ہے مضمون - مُراد یا آشے کا - یہ صاف طور پر اعلان کے ساتھ ویدانت بتا رہتا ہے کہ اُس کا اور اُس کی کتابوں کا مضمون اور آشے صرف جیو اور برہمہ کی ایکتا دکھانا ثابت کرنا اور ذہن نشین کرانا ہے - اس بات کے سوا اور کسی کی طرف اُس کی نگاہ نہیں رہتی - اور جو لوگ اُس سے دلچسپی رکھتے - اس وحدت اور توحید کے مسایل کو علمی عقلی اور انجو کی نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں صرف انھیں کے لئے اس کا پیغام ہے - جن کو اور کسی بات کی خواہش اور ضرورت ہو - وہ ناحق کیوں اُس کی طرف مخاطب ہوتے ہیں - وہ اس کے ادھکاری نہیں ہیں - اور نہ اُن کے لئے ویدانت کی تعلیم ہے +

اعتراض - جیو برہمہ کی ایکتا نے سوا ویدانت کا وشے پرمانند کی پراپتی اور دکھو نیورِتی بھی کہا گیا ہے - اس کا جواب کیا ہے ؟

جواب جس کو پرمانند کی پراپتی کہی جاتی ہے - وہ بھی جیو اور برہمہ کی ایکتا ہی ہے جب تک جیو اپنے آپ کو برہمہ رُوپ مان کر اُس سے ایک نہ ہوگا - مغایرت - اجنبیّت اور تفرقہ رہیگا - اور جہاں یہ باتیں ہوں گی وہاں سُوا دُکھ کے اور کیا ہوگا ! کیا کبھی کسی ماتحت تفرقہ انگیز - اور پرائے کے آسرے رہنے والے کو سُکھ کی پراپتی ہوتی ہے ؟

اعتراض - مان لینا اور ماننا اور بات ہے - اور یتھارتھ واصلیت دوسری بات ہے - سوال تو یہ ہے - کہ آیا جیو اور برہمہ ایک ہیں بھی یا نہیں ؟ اگر وہ نہیں ہیں - تو لاکھ مانا کرو - اس ماننے سے ہوتا کیا ہے - مٹی سونا نہیں بنے - اور نہ

اُپرتی - تمام کرم دیگیہ ہون - اگنی ہوتر وغیرہ کا سمجھ بوجھ کر تیاگ کر دینا اُپرتی ہے - اُپرتی سنسکرت مادہ اُپ (الگ ہونا) اور رتی (خوشی) سے نکلا ہے - سو دھرم کرم کے راگ اور خوشی کو دل سے نکال دینا اُپرتی ہے - کیونکہ تجربہ کی وسعت سے اچھی طرح ذہن نشین کر لیا گیا - کہ ان میں سار نہیں ہے - اور نہ ان کے پھل دیرپا - اور پائدار ہوتے ہیں - اب ان سے چت ہٹ گیا - من اپرام ہو گیا - اسی حالت کو اُپرتی کا نام دیا گیا ہے ٭

تتکشا - گرمی سردی - بھوک پیاس - سکھ دکھ - دھوپ چھاؤں - مصروفیت اور بیکاری وغیرہ جتنی دوندیتی دوبیتے کی حالتیں ہیں - ان سب میں ایک بھاؤ رکھنا اور استقلال کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا - تتکشا ہے ٭

شردھا - گورو کے بچن اور ویدانت واکیہ میں وشواس رکھنا شردھا ہے - یہ ویدانت کے مطالعہ کے لئے بہت ضروری ہے - جب تک مضبوط شردھا نہ ہو - لاکھ تدبیر کی جائے - ویدانت پڑھنے کا کچھ پھل نہ ہو گا ٭

سمادھان - گورو کے بچن خواہ ویدانت کے مہا واکیہ کو سن کر ایکاگر چت ہو جانا اور من کو اور طرف بھٹکنے نہ دینا سمادھان کہلاتا ہے - شم - دم - اُپرتی - تتکشا - شردھا - اور سمادھان - ان چھیوں کا مجموعی نام کھٹ سمپتی ہے ٭

چار میں سے تین سادھنوں کا بیان ہو چکا - اب چوتھے کی سنو ٭

ممکشتا - ممکشتا نام ہے مکتی کی سچی خواہش کا - اس قسم کے خیال کو دل میں مضبوطی کے ساتھ قائم کر رکھنا کہ میری مکتی ہو جائے - میں جنم مرن میں نہ آؤں - اور نہ مجھ کو آپ سنتاپ کے دکھ سکھ سے ذرا بھی تعلق رہے - ممکشتا کہلاتا ہے ٭

جس میں بویک - ویراگ - کھٹ سمپتی - اور ممکشتا ہو صرف وہی شخص ویدانت کا ادھکاری ہے ٭

کی انیت پوری کبھی نہ ہو گی - بویک کی درشٹی اس قسم کی ہو جاتی ہے - اسی طرح دد
سمجھ لیتا ہے - کہ یہ جگت اَست اور متھیا ہے - انیت ہے اور جڑ ہے - اسی سمجھ کا
نام بویک ہے +

ویراگ - ویراگ کہتے ہیں سچی بے تعلقی کو - جب بویک درشٹی سے اچھی طرح
سمجھ لیا - کہ سنسار کے بھوگ اور سورگ کا بلاس سب ہی چند روزہ اور ناشمان ہیں
تب اُن سے تعلق رکھنا غلطی اور نادانی ہے - اور جب یہ سمجھ پختہ ہو جاتی ہے - اور
ان کی طرف نگاہ نہیں جاتی تب اسی بے تعلقی کی حالت کو ویراگ کہتے ہیں - جس طرح
کوئی شخص کسی چیز کو کھا کر قے کر دیتا ہے - اور پھر اُس سے نفرت ہو جاتی ہے - ویسے
ہی سنسار کے پدارتھ بھوگ لینے کے بعد جب تجربہ ہو جاتا ہے - اور اُن کو پھر چت
نہیں چاہتا - تو اسی کا نام ویراگ ہے - بویک پہلا اور ویراگ ادھکاری کا دوسرا
لکشن ہے +

کھٹ سمپتی - کھٹ یا شٹ کہتے ہیں چھ کو اور سمپتی نام ہے دولت کا - چھ
قسم کی دولت سمپتی کہلاتی ہے - اُن کے نام یہ ہیں - (۱) شم - (۲) دم (۳) اُپرتی -
(۴) تتکشا - (۵) شردھا - اور (۶) سمادھان +

کھٹ سمپتی کی تشریح - شم من کے باسناؤں کے روکنے کو کہتے ہیں - دل میں
سمندر کی طرح خواہشوں کی لہریں رات دن اٹھا کرتی ہیں - ان کو روک کر
من کو قابو میں رکھنا شم ہے +

دم اندریوں کی چنچل ورتی پر غالب آنے کو کہتے ہیں - آنکھ نظاروں کو - کان
راگوں کو - زبان ذائقہ کو - سپرش لامسہ کو - اور ناک خوشبو کو چاہتی ہیں - اور بار بار ان
سب کی وجہ سے یہ چنچل ہوتی رہتی ہیں - ادھکاری ان کی خواہشوں کو دور کر کے اندریوں
کو بس میں کر لے - اسی کا دم نام ہے +

چوتھا پرچھید

(۱) - ادھکاری کے نو قسم کے اوصاف یا سادھن چتشٹے

اوصاف - ادھکاری میں جو نو قسم کے اوصاف کہے گئے ہیں - وہ مجموعی طور پر سادھن چتشٹے کہلاتے ہیں - اور ان چاروں کی صراحت یوں ہے (۱) - ویویک - (۲) - ویراگ - (۳) - شٹ سمپتی - (۴) - ممکشتا ۔

ویویک - ست اَست کا فیصلہ کرنا - نت اور انت کی تمیز رکھنا - جڑ اور چیتن کے روپ کو ٹھیک ٹھیک درشٹی سے اچھی طرح سمجھنا - یہ سب ویویک کے لکشن ہیں - اور یہ کرم اور اپاسنا کے پھل ہیں ۔

کرم اور اپاسنا - کسی مقصد کو نگاہ کے سامنے رکھ کر کام کرنا کرم ہے - اس کی کمائی سے دھن - دولت - استری - پتر - اور سنساری عزت حرمت ملتی ہے - ایشور کی بھگتی کا نام اپاسنا ہے - اس سے سورگ اور اچھی جون پراپت ہوتی ہے - ویویک کرم اور اپاسنا کے رستے سے کرمی اور اپاسک کی نگاہ اونچی ہو جاتی ہے - اور وہ تجربہ کے وسیع ہو جانے سے سمجھ لیتا ہے - کہ استری دھن دولت سب ناشمان ہیں - اور ان کے ساتھ گہرا تعلق رکھنا بھرم مارگ ہے - یہ آج ہیں کل نہیں ہیں - اور جو شخص ان کی جال میں پھنسا رہیگا - وہ آواگون سے کبھی چھٹکارا نہ پائے گا - اسی طرح اپاسنا کا پھل جو سورگ ہے وہ بھی دائمی نہیں ہے - جب پُن کا پھل بھوگ لیا گیا - تو پھر نیچے مرتیو لوک میں آنا ہوگا - اور جنم مرن سہنے کا باعث ہوگا - یوں سمجھو - کہ جیسے مزدوری کی رقم کھاتے پیتے ختم ہو جائے - تو پھر محنت کرنے سے ہی کمائی کر سکتا ہے - دوسری [illegible] پھر کام کرنا پڑے گا - اسی طرح سورگ کا بھوگ بھی پاپت [illegible] ختم ہو جاتا ہے ۔ [illegible] ناشمان ہے - ان دونوں سے ہمیشہ کے لئے [illegible] کی پراپتی اور [illegible]

کو۔جو جس شے کا ادھکاری ہوتا ہے وہی اُس کو پاتا اور پا سکتا ہے۔دوسرے لوگ حرصی اور حریص کہلاتے ہیں۔مثلاً پیاسا پانی کا۔بھوکا ان کا۔بیمار دوا کا۔ودیارتھی ودیا کا۔اور ارتھی ارتھ کا ادھکاری ہے۔ساگ بھاجی کا لینے والا بزاز۔اور غلہ فروش کی دوکان پر نہ جائے گا۔جواہرات کا خواہشمند صرف جوہری کی دوکان کو اپنے شوق اور کشش کا مرکز بنائے گا۔اِدھر اُدھر بھٹکتا نہ پھرے گا۔اسی طرح جس کو ویدانت کا شوق ہے۔وہ صرف برہمہ نشٹ ویدانتی کی تلاش کرے گا۔دوسرے گوروؤں کے پاس نہ جائے گا۔اور نہ اُن سے سروکار رکھیگا +

اعتراض۔یہ سچ ہے۔مگر کسی کو بھوک کے دور کرنے کی خواہش تو ہے۔مگر بھوک ان۔ساگ۔پھل سے بھی جاتی رہے گی۔یہ ضروری تو نہیں ہے۔کہ وہ فقط ایک ہی قسم کی غذا کا خیال دل میں قایم کرے؟ کیا وجہ کہ ویدانت کا ادھکاری یوگی سانکھیہ وادی یا بودھ وغیرہ گوروؤں سے مدد نہ لے؟

جواب۔یہ سچ ہے۔مگر نظام قدرت میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے۔کہ جس کے لئے جو غذا مخصوص ہے۔وہ اُس کے سوا دوسرے کی طرف دھیان بھی نہیں دیتا۔مثلاً شیر اور بھیڑیئے گوشتخوار ہیں۔وہ سوا گوشت کے کبھی اور کچھ نہ کھائیں گے ممکن نہیں ہے۔کہ اور چوپایوں کی طرح وہ گھاس پات سے اپنی بھوک رفع کریں۔اسی طرح ویدانت کے ادھکاری اور جگہ بھول کر بھی نہ جائیں گے۔اور اگر وہ جاتے ہیں۔تو سمجھ لینا چاہئے۔کہ اُن کو ویدانت کا ابھی تک ادھکار نہیں ملا۔ویدانت کے ادھکاری میں نو قسم کے اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔جب تک یہ نہ ہوں تب تک کسی کو ویدانت کا ادھکار نہیں ہے +

دوسرا پرچھید

انوبندھ ورنن

انوبندھ کی تعریف۔ انوبندھ کہتے ہیں ضروری شرطوں کو۔ انوبندھ نام ہے لازمی نتیجہ کا۔ جیسے گھڑا بنانے کے لئے۔ مٹی۔ چاک۔ کمہار۔ اور رسی وغیرہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر وہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح جب تک جگیاسو یا ویدانت کے شائق میں انوبندھ کی شرطیں نہ موجود ہوں۔ تب تک ویدانت کا پڑھنا پڑھانا پھل دایک نہیں ہوتا۔ انوبندھ سنسکرت مادہ اَنُو (بعد) اور بندھ (بندھے ہوئے) سے نکلا ہے۔ جو جس چیز سے بندھا ہو وہی اس کا لکشن سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی لکشن خصوصیت اور وصف کو دیکھ کر لوگ آدمی کی حالت کو پہچانتے اور اس کا اندازہ لگاتے ہیں۔ یہ علامات اور اوصاف ہر شخص اور ہر شے میں ہوتے ہیں۔ بہت سی بیماریاں ہیں جن کے چنہ مریض کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ ان سے بیماری کا پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح اس سنسار میں ہر قسم کے آدمی میں خاص خاص باتیں ہوتی ہیں اور جب تک ان کو اچھی طرح نہ سمجھ بوجھ لیا جائے تب تک اس کی حالت کا پتہ پانا مشکل ہے۔ ویدانت کے شائق کے لئے جو ضروری اوصاف ہیں ان کا نام "انوبندھ" ہے۔ اور یہ اس کو دوسرے سے تمیز کرتا رہتا ہے۔

انوبندھ کی قسمیں۔ انوبندھ چار طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) ادھکاری۔ مستحق اہل۔ (۲) وشے۔ مضمون (۳) پریوجن مقصد اور (۴) سمبندھ۔ نسبت۔

تیسرا پرچھید

ادھکاری کا ورنن

ادھکاری کی تشریح۔ ادھکاری کہتے ہیں مستحق۔ اہل۔ سچے طالب یا خواہشمند

جواب - ۱و۲ - جو کچھ لکھا جاتا ہے - وہ گورو سے پراپت ہوا ہے - اور گورو کا بچار ہے - بچار ہی ایک طرح گورو کا روپ ہے - کیونکہ وہ اُسی سے پرگٹ ہوا ہے - جو جس سے پیدا ہو - وہ اُس کا روپ ہی ہوتا ہے - جیسے پُتر پِتا کا روپ اور پِتا کی ذات ہے - گورو نام ہے گیان سروپ کا - جب تک اس گیان سروپ کے ساتھ سچی ہمدردی اور سچی بھگتی نہ ہوگی - اُس کا بھید نہ مِلیگا - قاعدہ کی بات ہے - جب من کی ورتی کسی چیز مثلاً کُرسی کے ساتھ مِل کر تداتم کار ہوتی ہے - تب کُرسی کا گیان ہوتا ہے - اسی طرح جب تک گرنتھ لکھنے والے کی من کی ورتی گورو کے چرن کمل کے ساتھ مِل کر اُس سے ایک نہ ہوگی - تب گورو کے گیان کا مِلنا مشکل ہے - یہ اعتراض کا پہلا جواب ہے - دوسرا جواب یہ ہے - کہ جس کو تم ایشور کہتے ہو - اُس کے نانا روپ ہیں - کسی روپ سے کسی کا علم مِلتا ہے اور کسی سے کسی کا - گورو کا سروپ بھی ایشور ہی کا روپ ہے - ایشور اور گورو میں کوئی بھید نہیں ہے - اس نظر سے گیان کی پراپتی کے لئے صرف گورو کے چرن کمل کی بندنا ہی کرنی ضروری اور یقینی ہے - اس وجہ سے اُسی کے منگلا چرن کا گُن گانا چاہیئے - یہ مہاتموں سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے - گورو ہی کو اشٹ ماننے کی مریادا ہے - گراہ روپی سنسار نے مجھ روپی جیو کو موہ کے بھوساگر میں پھنسا لیا ہے - اس سے صرف وشنو روپ گورو ہی چھڑانے کو سمرتھ ہیں - دوسرے میں یہ طاقت نہیں ہے - کیونکہ وہ بندھن سے آپ مُکت ہیں - جو مُکت ہے وہی بندھن کو کاٹتا ہے - جو آپ بندھن میں ہے - وہ دوسرے کا بندھن کیسے کاٹے گا - اور صرف گورو ہی کی بندنا سے چار پدارتھ دھرم - ارتھ - کام - موکش - مِلتے ہیں - دوسرے سے ان کی پراپتی نہیں ہوتی - اس لئے گورو کے چرن کمل کو نمسکار کر کے پہلے انو بندھ کو بیان کرتے ہیں ÷

شری پنچدشی اُردو

گورُو کو نمسکار ہے جن کے چرن کمل کی دیا سے ست پداریہ کا ودھ سمجھنے کی بدھی پراپت ہوئی۔ اور اپنے سوروپ کے دیکھنے کا دوسرا ہے

پہلا پرکرن پرتیکشوپایا

پہلا پرچیہ
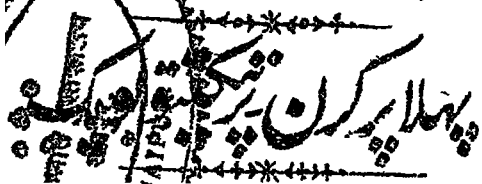
منگلاچرن

(۱)۔ منگلاچرن۔ شری سوامی شنکرانند جی ویدانت کے آچاریہ کو نمسکار کر کے پہلے پرکرن کو بیان کرتے ہیں۔ اور گورُو کے چرن کمل کی بندنا ہی اس گرنتھ کا منگلاچرن ہے۔ منگلاچرن کرنے کے دو مقصد ہیں۔ اوّل تو گرنتھ کی نروگھن سماپتی۔ اور دوسرے ودّش دیشانتروں میں اُس کا آدر کے ساتھ پرچار۔ یہ گرنتھ کے دو پھل ہیں۔ ان دونوں باتوں کو ذہن میں رکھ کر تب گرنتھ کرتا پُستک کو آرنبھ کرتا ہے ✤

(۲)۔ اعتراض۔ ایشور کے نام کا منگلاچرن کرنا چاہیے نہ کہ گورُو کا؟

میں انکے ترجمے اور تفسیریں مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ہندی وچار ساگر کی سمجھ تک لوگوں کو کم آتی ہے۔ تب اُسی کے آدھار پر وچار کلپدرم اُردو میں لکھا۔ پھر ویدانت کلپدرم برہم وچار کلپدرم۔ آتم وچار کلپدرم۔ گیان وچار کلپدرم کتابیں لکھیں ان میں سے آخری کتاب ۲۳۲ صفحوں کی ہے۔ سب سے آخر میں ویدانت نامی گنگا لکھی جو بالکل نئے اور نرالے ڈھنگ پر کسی شاستر کی تقلید کرائے بغیر اور دقیق اصطلاحات میں اٹکائے بغیر نفسیت کا سبق سکھاتی ہے۔ یہ سب کی سب مقبول عام ہیں۔ اور لوگ ان کو مزہ مزہ لیکر پڑھتے ہیں ۔

اب کئی دوستوں نے مجھ سے فرمایش کی۔ کہ لگے ہاتھوں پنچدشی نامی مشہور سنسکرت گرنتھ کے مطالب اور نتیجہ خیز تعلیم کو آسان پیرایہ میں اُردو کا لباس پہنا دیا جائے۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ کتاب نہایت ہی اچھی ہے۔ اور اپنی شکل وحیثیت کی جُدا ہے۔ سوامی نشچل داس جی دادو پنتھی سادھو نے اپنا مشہور گرنتھ وچار ساگر اسی کے آدھار پر لکھا ہے۔ اسی ایک بات سے سمجھ لیجئے۔ کہ وہ کس پایہ کی کتاب ہے ممکن ہے اُردو میں اور صاحبوں کے ترجمے بھی موجود ہوں۔ مگر نہ مجھ کو اُنکے مطالعہ کا وقت ہے ورنہ میں کسی سے خیالات اور طرز اظہار کا ڈھنگ مستعار لیتا ہوں۔ سنسکرت اور ہندی کی پنچدشی میرے پاس ہیں۔ اور انھیں کے آدھار اور مضمون پر قلم برداشتہ خامہ فرسائی کرتا ہوں۔ اور اپنے انبھو سے اُس کی مُراد کو ذہن نشین کرانے کی امید رکھتا ہوں۔ اُمید ہے کہ یہ کتاب میری دیگر تصانیف اور تالیفات کی طرح ہر دلعزیز ثابت ہوگی۔ اور اس کی مقبولیت کو دیکھکر میں کوشش کرونگا۔ کہ سنسکرت کی اور ضخیم کتابیں بھی محض اُردو داں گروہ کی ہمدردی کے خیال سے اُردو میں لکھکر چھوڑ جاؤں۔ اگر دو چار آدمی کی طبیعت بھی ان کے مطالعہ سے سُلجھ گئی تو میں سمجھوں گا میری محنت رائگاں نہیں گئی۔ یہ سب کتابیں ویدانت گرنتھاولی کے سلسلہ میں نکلیں گی۔ اور جو لوگ ان کی اشاعت میں حصہ لیں گے وہ نہ صرف مجھ ہی کو زیر بار احسان فرمائیں گے بلکہ عام طور پر اور ادھکاری آدمیوں پر اُن کا اُپکار ہوگا ۔

۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۷ء　　شیام - دفتر گیانی لاہور

مثلاً داتت اپنا دوپٹہ گر گیا ہے گیانی کو اس کی سمجھ نہیں ہے اور وہ اوروں سے پوچھتا اور دوسروں میں اسکی تلاش کرتا رہتا ہے۔ ایک شخص کے ہاتھ میں کنگن پڑا تھا۔ ہاتھ کے جھٹکا لگنے سے وہ ذرا اوپر کھسک گیا اور یہ اُس کو اپنی جگہ پر نہ دیکھ کر گھبرا گیا۔ گھبراہٹ میں عقل ماری گئی۔ پریشانی لاحق ہونے لگی کبھی وہ یہاں تلاش کرتا ہے کبھی وہاں۔ کبھی صندوق کھولتا ہے کبھی گٹھڑوں اور طاقچوں میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ ایک ہمدرد آدمی نے دیکھا۔ اُس سے کہا تمہارا کنگن یہ ہے۔ تب اُسکی کچھ ڈھارس بندھی مگر اطمینان نہیں حاصل ہوئی۔ سوال کیا۔ وہ کہاں ہے؟ آدمی نے انگلی کے اشارہ سے اُسکے بازو کو دکھا دیا۔ تب وہ حیران رہ گیا۔ اور کہنے لگا۔ خوب۔ کنگن تو میرے ہاتھ ہی میں تھا۔ اور میں ناحق سے ناحق پریشان تھا۔ یہی حال جیوں کا ہے۔ لڑکا بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں ۔

غرضیکہ اس علم کا نام پروکش گیان ہے۔ پروکش کہتے ہیں بعید اور دُور کو۔ کسی چیز کے ترک بیان ہو جانے کو پروکش کہتے ہیں اور جب کنگن ہاتھ میں نظر آگیا تو اس علم کو اپروکش گیان کہتے ہیں۔ اپروکش نام ہے قریب اور نزدیک کا۔ اسی طرح جب یہ یقین آجاتا ہے کہ برہم ہے اور اُسکی ہستی اور اقرار کا یقین ہو جاتا ہے تو یہ پروکش ہے اور جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ برہم میں آپ ہی ہوں تب اس کو اپروکش کہا جاتا ہے

ویدانت کی کتابوں میں دونوں طرح کے گیان کی بحثیں آتی ہیں۔ اور چونکہ ہمدرد مصنف ہر پہلو سے تتو کے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ بحث مطول ہو جاتی ہے اور خیالات کے تمام شعبوں اور تمام شاخوں کو زیر نظر لانے کی ضرورت پڑتی ہے ۔

اُتم ادھکاری کیلئے صرف اُپنشد کا مطالعہ گورو مکھ دوارا کافی ہے۔ مدھیم ادھکاری کے لئے اُس کے ہمراہ گیتا اور ویدانت سوتر کے سوادھیا کی ضرورت ہے۔ اِن ہر دو لاثانی اور قیمتی کتابوں میں بہت وسعت کے ساتھ سوچنے اور سمجھنے کا سامان بھرا پڑا ہوا ہے۔ مگر کنشٹ اور کنشٹ ادھکاری اِن سے مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ کچھ اور بھی چاہتا ہے جس میں فلسفانہ دلائل اور منطقی بحثیں وغیرہ بھی ہوں۔ اس لئے اُپکار کی غرض سے لوگوں نے بہت بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ مگر چونکہ وہ سنسکرت میں ہیں۔ اور سنسکرت کا علم ہر کس و ناکس کو نہیں ہوتا۔ اسلئے ہندی زبان

روزانہ زندگی میں بلاناغہ سُوشُپتی کی اَوستھا میں اپنا نکسی سُکھ بھوگتے ہیں۔ مگر من وچار نے
کی طرف رجوع نہیں ہوتا۔ اور نہ اپنے میں سُکھ کی تلاش کرتا ہے۔ بلکہ بھرم میں پڑا ہوا ہر قسم کی
محنت اور مشقت کی تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور جنم مرن۔ تبدیل حالت اور
چڑھاؤ اُتار کے ہنڈولے میں پینگ مارتا رہتا ہے ٭

جب ان جھگڑوں سے اُس کے تجربہ میں وسعت آجاتی ہے تب اُن کی طرف سے متنفر ہونے
لگتا ہے۔ اسی کا نام ویراگ ہے اور اس حالت کے آتے ہی جب اُس کو من اور اندریوں پر قابو
کرنیکا خیال ہوتا ہے تب ویدانت کے وچار کا ادھکار شروع ہوتا ہے۔ اور ادھکاری ہونے پر پھر وہ
برہم کی جگیاسا یعنی ذات کی تحقیقات کی جانب مائل ہوتا ہے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو اور انسان
مموکشو نہ بن جائے تب تک ویدانت کا مطالعہ بالکل بےمعنی اور لایعنی شغل ہے۔ ادھکاری کیلئے
گورو کی زبان سے صرف ایک تتوامسی کے شبد کا سُن لینا ہی کافی ہے۔ کیونکہ گورو کا شبد جو تکمیل
کمائی کیا ہوا ہے وہ اپنی تمام کمائی۔ سوچ وچار اور پوتر سنسکاروں کو لئے ہوئے شش کے اندر
دھنس جائیگا۔ اور ذات کا درشن کرادیگا۔ تتوامسی تیر بہدف کا کام ہے مگر کس کیلئے اور کس کے
منہ سے؟ گورو سچا برہم نشٹھی ہو۔ اور شش سچا مموکشو ہو۔ ورنہ پتھر میں لاکھ تیر مارا جائے وہ
بیمصرف اور بغیر نتیجہ کا ثابت ہوگا۔ بلکہ تیر کی نوک بھی کُند اور ٹیڑھی ہو جائیں گے ٭

جو کچھ ویدانت کی کتابوں میں پربحث مضامین لئے ہیں سب کے سب انتہا اسی تتوامسی یا اہم برہم آسمی کی وضاحت
کی تشریح میں ہیں۔ اسکے سوا اور کچھ اُنکی حیثیت نہیں ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ ادھکاری بھی ایک طرح کے نہیں ہوتے بلکہ
کار بلحاظ تین طرح کے ادھکاری بتلائے ہیں۔ اُتّم۔ مدھیم۔ کنشٹھ۔ یا کنشٹ۔ اُتّم ادھکاری کیواسطے صرف مہاواکیہ کا
اشارہ کافی ہے اُسکے من کی ورتی برہماکار ہوکر ذات کو ساکشات کرنے لگتی ہے اور اُسکے اندر پھر کوئی سوال
نہیں اُٹھتا۔ مدھیم ادھکاری کو صرف کچھ ہی سمجھانا بجھانا پڑتا ہے۔ مگر سب سے نیچے درجہ کا کنشٹ ادھکاری جو درجہ کا
کج بحث۔ کوتکی۔ اور منطقی دلائل سے کام لینے والا ہوتا ہے۔ اور یہ ویدانت کی لمبی چوڑی کتابیں لکھی گئی ہیں
صرف اسی کی تشفی اور تسلی دلانے کیلئے ہیں۔ تاکہ کسی طرح تو اسکی نظر اونچی ہو جائے ٭

اور ایسی محتاجگی کا دُور ہونا۔ نورتی مکتی۔ اور کیول تیہ پرم پد ہے۔ جو ہم کو اب بھی ہر وقت پراپت ہے۔ مگر ہم اگیان کے زیر اثر ناحق اُس کے شکار ہو رہے ہیں۔ اور دُکھ میں گرفتار ہیں ◆

محتاجگی بھرم ہے۔ یہ کیوں اور کیسے پیدا ہوئی؟ اس کی پیدائش۔ باسنا۔ اور خواہش اور غرض سے ہوتی ہے۔ جیسے سنسار کی طرف نظر کی۔ اونچے نیچے مراتب اور مدارج دیکھنے لگا نگاہ اپنی ذاتی اصلیت کی طرف سے تو ہٹتی گئی۔ اور اونچے نیچے پنے کا خیال مسلط ہوتا گیا۔ پھر کیا تھا۔ ریشم کے کیڑے نے اپنے ارد گرد اپنے ہی اندر سے خیالی رشتے نکالنے شروع کئے۔ اور ان کا غلاف بنا کر خود اُن کے اندر پھنس پھنسا کر رہ گیا۔ کبھی وہ لوک کو دیکھتا ہے کبھی پرلوک کو۔ کبھی راجہ کے دھن دولت کی ہوس کرتا ہے کبھی ایشور کی طاقت کو دیکھ کر اُس کی خواہش میں اُس ایشور کی پرستش کا دم بھرنے لگتا ہے۔ اس خیالی گورکھ دھندے سے بھرم کی ترقی ہونے لگتی ہے۔ اور چونکہ ان کے ذیل میں ہر جگہ محتاجگی کا سوال رہتا ہے۔ وہ دنوں دن محتاج ہوتا جاتا ہے۔ اور شیر سے لومڑی بن جاتا ہے۔ بادشاہ تک کے نائب کو بھی سچی خوشی نہیں ملتی۔ اور اگر ہم سے پوچھا جائے۔ تو ہم ایشور کے عقیدہ تک کو بھی دُکھ کا باعث بتائیں گے۔ کیونکہ ہزار فوق البھڑک ساز و سامان ہوں۔ مگر ماتحتی میں کبھی کسی کو نہ آج تک سکھ ملا ہے نہ آئندہ کبھی ملیگا۔

پرادھین۔ سپنے۔ سکھ۔ ناہیں

یہ گوسوامی تلسی داس جی کا کلام موتیوں میں تولنے کے قابل ہے۔ دیوتاؤں کی ماتحتی غلامی ہے۔ مذہب کی ماتحتی مہا بندھن کا کارن ہے۔ لوک لاج اور برادری کی ماتحتی ہمیشہ بد نامی کھٹائی میں رہتی ہے۔ ان میں سُکھ کہاں ہے؟ ان میں سُکھ کی تلاش کرنا بالکل وہم خام خیالی فاسد ہے۔ سُکھ اگر کہیں ہے تو وہ اپنے ہی اندر ہے باہر سُکھ کیسا! اور باوجودیکہ ہم اپنے

منہ کی کھانی پڑی ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی تتو کو نہ سمجھتا ہوا اپنے کو ہندوستان کا
بادشاہ مشہور کرے۔ تو وہ بغاوت کے الزام میں پکڑا جائے گا۔ اور یا تو پھانسی پائے
یا جلاوطن کیا جائے۔ اسی طرح جو جیو بغیر سمجھے بوجھے بیوہارک جگت کی ستا کو نظر انداز
کرتا ہوا ایشور بننے کا دعویدار ہوتا ہے وہ اس جگت کے مالک کا باغی ہے۔ اور وہ بغیر
سزایاب ہوئے نہیں رہیگا +

برہم نام ہے ذات کا۔ حقیقت کا اور تتو کا۔ تتو ہمیشہ ایک ہے۔ اس کے ایک
اور محیط ہونے میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ گو پرپنچ میں جُدا جُدا صورتیں بنی ہوئی ہیں سونا
ایک ہے۔ مگر زیور کی صورت میں وہی سونا کسی حسین کے کان کا کُنڈل ہو کر لٹکتا ہے
اور کسی عورت کی نتھ ہوتا ہے۔ سونا سونا ایک ہے مگر نتھ اور کُنڈل ایک نہیں ہیں۔
کیونکہ بیوہار میں اُن کی شکلیں جُدا جُدا ہیں۔ یہی حال بیوہارک پینا کے درجات اور
امتیازی حالات کا ہے۔ ویدانت کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بیوہار کے کاروبار میں مخل
ہو کر اُس میں گپل پیدا کرے۔ بلکہ اُس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب انسانی عقل کو اس
درجہ تک شدھ بنا ہو جائے۔ کہ وہ حقیقت کے جذب کرنے کے قابل بنے تو اُس کو بلند نظر
بنا کر ذات کی طرف مائل کیا جائے۔ اور شانتی پد کی طرف پہنچا دیا جائے۔ جیو ذات
سے جُدا نہیں ہیں۔ شانتی اُن کا اصلی سروپ بھی ہے۔ مگر پرپنچ کے بیوہار میں پڑے
رہتے اور اسی کے اثرات رات دن قبول کرتے رہنے سے اُس طرف توجہ نہیں جاتی۔
اور اپنی ہی عدم توجہی سے سب آپ اپنے اگیان کا دکھ بھوگ رہے ہیں۔ یہ سنسار
بھرم ہے۔ کیونکہ یہ دائمی نہیں بلکہ عارضی ہے۔ اور جو عارضی اور چند روزہ ہو اُس سے
دل لگانا نادانی ہے۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن اُس کے رشتہ تعلق کو ٹوٹنا ہی ہے۔
ذات دائمی ہے۔ اور وہ اپنا سروپ ہے۔ وہی اصلی اور حقیقی شے ہے۔ اور گیان ہستی
اور سرور سب کچھ اسی میں ہے۔ ادھر توجہ کر لینے سے پھر جیو کی محتاجگی جاتی رہتی ہے

نہیں کہا۔ بلکہ ویدانت کے مہا واکیہ کی صورت "اہم برہم اسمی" ہے۔ جیو صفت اور
حقیقت کی نظر سے برہم ہے۔ اور گو ایشور بھی اس نظر سے برہم ہے۔ مگر جیو و ایشور کے
درمیان بیوہارک ستّا کی درشٹی سے بھید ہے۔ اور وہ بھید اس وقت تک برابر بنا رہتا
ہے جب تک کہ بیوہار اور بیوہار کے پرپنچ کے سلسلے نظام کائنات میں موجود ہیں۔
انسان انسان ایک ہیں۔ اور انسانیت کے خیال سے ان میں یکسانیت ہے۔ مگر فرق دیکھا
جائے تو ایک نسل سے بڑے ہیں۔ حیوان حیوان ایک ہیں۔ شیر اور کتے میں حیوانیت کے خیال
سے یکسانیت ہے۔ مگر کتے تو سوا استعارہ پسند اور مبالغہ پسند شاعروں کے شیر کہیں کے
کہیں بڑی حیثیت کے نقطۂ نگاہ سے برف پانی کہلاتا ہے یکساں ہیں۔ مگر پانی سے درخت
سینچے جاتے ہیں۔ اور برف کے گرنے سے کھیت جل جاتے ہیں۔ پہاڑ
اور پہاڑ کی معدنی چیزیں لعل، زمرد، پکھراج، بیش قیمت ہیں۔ کنکر سب مٹی ہی کی صورتیں
ہیں مگر ہیرا لاکھوں کو بکتا ہے۔ اور کنکر یا سنگریزہ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ آگ آگ سب
ایک سی ضرور ہے۔ مگر ایک آگ تو لکڑی کے ذرّوں کے اندر دبی پڑی رہتی ہے۔ دوسری
مشتعل آگ اس لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔ ہوا ہوا ایک ہے۔ اس میں شک بھی کیا ہے
مگر صبح کی ہوا کتنی خوشگوار رہتی ہے۔ اور گرم ہوا کے جھونکے کیسے طبیعت کو نڈھال کرتے
ہیں۔ اسی طرح چیتن کی درشٹی سے جیو اور ایشور ابھید ہیں۔ مگر بیوہار میں تو ان کے

درمیان فرق ہے۔ اور وہ رہیگا۔ اس نظریہ سے جنہوں نے بچ سادھن نہیں کئے
یوں ہی ویدانت کے گرنتھ پڑھ کر گیانی ہو گئے ہیں وہ پنت آتما بن گیا۔ اور
اپنے آپ کو ایشور سمجھتے ہوئے اور دنیا کے بیوہار کرتے ہوئے ایسے ہی ناکس ہیں
سامنے دست سوال دراز کرتے رہتے ہیں۔ ویدانت کے ادھکاری وہ ہیں جو سادھن
کر چکے ہیں۔ اور گورو کی مدد سے مہا واکیہ سننے پر ان کے رگ خیال کا بتدریج حصہ ہے۔ اور
وہ اپنے آتم ورتی سے چیتن کا ساکشاتکار کر لیتے ہیں۔ اور جنہوں نے ایسا نہیں کیا تو

دیباچہ

ویدانت وید کے انت کو کہتے ہیں۔ جہاں تمام ظاہری علوم و فنون کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اور صرف ذات حقیقت۔ سچ رُوپ اور گیان کا وچار ہوتا ہے۔ وہی ویدانت ہے۔ کہنے کو تو ویدانت کے تین مستند ماخذ مانے گئے ہیں۔ اُپنشد برہم سوتر۔ اور گیتا۔ مگر ظاہری نظر سے یہ تینوں ویدوں کے اندر نہیں ہیں۔ اور اس لئے ہم یہاں پر وید کی جو انتم اور آخری تعلیم ہے اُسی کو ویدانت کہتے ہیں۔ اور ویدانت کو وید کے ماتحت تسلیم کرتے ہیں۔

ویدانت فلسفہ کی روح۔ علم و حکمت کا جوہر۔ اور جہاں تک انسانی وچار کا تعلق ہے سب کا عطر اور خلاصہ ہے۔ جو لوگ ویدانت کو اصلی اور سچے معنی میں نہیں سمجھتے وہ ممکن نہیں ہے کہ کسی طرح روحانیت کے دقیق اور باریک عقدوں کی گرہ کشائی کرسکیں۔ بغیر اس کے وچار کے دلی اطمینان اور روحانی تشفی کا امکان نہیں ہوتا۔ اور تمام سمجھا بوجھا پڑھا لکھا اکارت جاتا ہے۔ آج سے نہیں بلکہ جب سے مذہبی خیالات کے ارتقائی اصول نے نشوونما پاکر اپنے دلکش اور دلچسپ ظہور کا تماشا دکھایا ہے۔ تب سے ویدانت مجبور کن ہو رہا ہے۔ اور کوئی طریق ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جو اس کے زیر اثر نہ آیا ہو۔ مگر ہاں۔ بات کہنے میں اور بات سمجھنے میں اور بات سمجھانے میں فرق ہوا کرتا ہے۔ جو شخص وا یک گیانی اور زبانی جمع خرچ سے ہی تعلق رکھنے والے تھے۔ اُنہوں نے ویدانت کو تو سمجھا نہیں۔ ایشور اور خدا بن بیٹھے آپ گمراہ ہوئے۔ اور دوں کو بھی گمراہ کردیا۔ ویدانت نے کبھی آج تک ہم ایشور آسمی

فہرست مضامین

ویدانت کی دوسری کتاب

شیوبرت لال